باب خروج النسآء في العيدين و رؤية الهلال!

۲۰۴. محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة عن عبدالكريم بن أبي المخارق عن أم عطية رضي الله عنها قالت كان يرخص للنسآء في الخروج في العيدين: الفطر و الأضحى. قال محمد: لا يعجبنا خروجهن في ذلك إلا العجوز الكبيرة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

عورتوں کا نماز کے لئے جانا اور چاند دیکھنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ عبدالکریم بن ابی المخارق ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ام عطیہ ''رضی اللہ عنہا'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عورتوں کو دونوں عیدوں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لئے جانے کی اجازت دیتے تھے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہمیں اس مقصد کے لئے بوڑھی عورتوں کے علاوہ عورتوں کا جانا اچھا معلوم نہیں ہوتا۔'' (یعنی مکروہ ہے) حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۲۰۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم في قوم شهدوا انهم رأوا هلال شوال، فقال حماد: سألت إبراهيم عن ذلك، فقال: إن جاء وا صدر النهار فليفطروا وليخرجوا، وإن جآء وا آخر النهار فلا يخرجوا، ولا يفطروا حتى الغد. قال محمد: وبه نأخذ. إلا في خصلة واحدة، يفطرون و يخرجون من الغد إذا جاء وا من العشي. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے ان لوگوں کے بارے میں روایت کرتے ہیں جنہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے شوال کا چاند دیکھا حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں میں نے اس سلسلے میں حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اگر دن کے شروع میں گواہی دیں تو روزہ توڑ دیں اور نماز عید کے لئے جائیں اور اگر دن کے آخر میں گواہی دیں تو نہ نماز کے لئے جائیں نہ روزہ توڑیں حتی کہ دوسرے دن نماز پڑھیں۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم بھی اس پر عمل کرتے ہیں لیکن ایک بات کو نہیں مانتے ہمارے نزدیک وہ روزہ توڑ دیں البتہ نماز دوسرے دن پڑھیں جب شہادت دن کے آخر میں ملے۔ [۱]

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

---

[۱] چونکہ ماہ رمضان ختم ہوگیا اور یہ عید کا دن ہے اور عید کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں لہٰذا روزہ توڑ دیں البتہ نماز عید کا وقت باقی نہیں لہٰذا دوسرے دن پڑھیں۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

باب من يطعم قبل أن يخرج إلى المصلیٰ!

٢٠٦۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه كان يعجبه أن يطعم شيئا قبل أن ياتي المصلي. يعني يوم الفطر.

عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھانا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتی ہیں کہ انہیں (حضرت ابراہیم کو) یہ بات پسند تھی کہ عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھائیں یعنی عید الفطر کے دن۔"

٢٠٧۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم إنه كان يطعم يوم الفطر قبل أن يخرج، ولا يطعم يوم الأضحى حتى يرجع. قال محمد: وبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عید الفطر کے دن عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھاتے اور عید الاضحیٰ کے دن واپسی تک کچھ نہ کھائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب التكبير في أيام التشريق! — ایام تشریق میں تکبیر کہنا!

٢٠٨۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أنه كان يكبر من صلوٰة الفجر من يوم عرفة إلىٰ صلوٰة العصر من آخر أيام التشريق. قال محمد: وبه ناخذ، ولم يكن ابو حنيفة ياخذ بهٰذا، ولكنه كان ياخذ بقول ابن مسعود رضي الله عنه، يكبر من صلوٰة الفجر يوم عرفة إلىٰ صلوٰة العصر من يوم النحر، يكبر في العصر ثم يقطع.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نو ذوالحجہ کی نماز فجر تشریق کے آخری دن کی نماز عصر تک تکبیر کہتے تھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں لیکن حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" اس بات کو اختیار نہیں کرتے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں وہ نو ذوالحجہ کی نماز

marfat.com

فجر سے قربانی کے دن عصر کی نماز تک تکبیر کہتے تھے۔ نماز عصر کے بعد تکبیر کہتے پھر چھوڑ دیتے۔‘‘ [1]

باب السجود في ص! سورة ص کا سجدہ!

۲۰۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه لم يكن يسجد في ص. وعن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه أنه لم يكن يسجد فيها. قال محمد: ولكنا نرى السجود فيها، ونأخذ بالحديث الذي روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد ’’رحمہ اللہ‘‘ فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ’’رحمہ اللہ‘‘ نے خبر دی‘ وہ حضرت حماد ’’رحمہ اللہ‘‘ سے اور وہ حضرت ابراہیم ’’رحمہ اللہ‘‘ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (حضرت ابراہیم رحمہ اللہ) سورۃ ص میں سجدہ نہیں کرتے تھے اور حضرت عبداللہ بن مسعود ’’رضی اللہ عنہ‘‘ کے بارے میں بھی یہی منقول ہے کہ آپ اس میں سجدہ نہیں کرتے تھے۔‘‘

حضرت امام محمد ’’رحمہ اللہ‘‘ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس میں سجدہ ہوگا اور ہم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں جو حضور ’’علیہ السلام‘‘ سے مروی ہے۔‘‘ (حدیث نمبر ۲۱۰ ملاحظہ کریں)

۲۱۰. محمد قال: أخبرنا عمر بن ذر الهمداني عن ابيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال في سجدة ص: سجدها داؤد توبة، و نحن نسجدها شكرا. وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ’’رحمہ اللہ‘‘ فرماتے ہیں! ہمیں عمر بن ذو الہمدانی ’’رحمہ اللہ‘‘ نے خبر دی‘ وہ اپنے دادا سے وہ حضرت سعید بن جبیر ’’رضی اللہ عنہ‘‘ سے وہ حضرت ابن عباس ’’رضی اللہ عنہ‘‘ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا سورۃ ص میں سجدہ ہے حضرت داؤد ’’علیہ السلام‘‘ نے یہ سجدہ توبہ کے طور پر اور ہم شکر کے طور پر کرتے ہیں‘ حضرت امام ابوحنیفہ ’’رحمہ اللہ‘‘ کا بھی یہی قول ہے۔‘‘

باب القنوت في الصلاة! نماز میں قنوت!

۲۱۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن ابن مسعود رضي الله عنه كان يقنت السنة كلها في الوتر قبل الركوع. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ’’رحمہ اللہ‘‘ فرماتے ہیں! ہم سے حضرت امام ابوحنیفہ ’’رحمہ اللہ‘‘ نے بیان کیا‘ وہ حضرت حماد ’’رحمہ اللہ‘‘ سے اور وہ حضرت ابراہیم ’’رحمہ اللہ‘‘ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود ’’رضی اللہ عنہ‘‘ پورا سال وتر

---

[1] ہمارا عمل حضرت امام محمد ’’رحمہ اللہ‘‘ کے قول پر ہے اس لئے ہم تیرہ ذوالحجہ کی عصر تک تکبیر پڑھتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

نماز میں رکوع سے پہلے دعاءقنوت پڑھتے تھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۱۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم. أن القنوت في الوتر واجب في شهر رمضان وغيره قبل الركوع فإذا أردت أن تقنت فكبر، وإذا أردت أن تركع فكبر ايضا. قال محمد: وبه نأخذ، و يرفع يديه في التكبيرة الأولى قبل القنوت كما يرفع يديه في افتتاح الصلوٰة ثم يضعهما و يدعو، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وتر نماز میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا ماہ رمضان اور اس کے علاوہ (مہینوں میں) واجب ہے جب تم قنوت پڑھنا چاہو تو تکبیر کہو اور جب رکوع کرنا چاہو تو پھر بھی تکبیر کہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور قنوت سے پہلے والی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے جس طرح نماز کے شروع میں ہاتھ اٹھاتے ہیں پھر ان کو باندھ کر دعاء مانگے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۱۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن ابن مسعود رضي الله عنه لم يقنت هو ولا احد من أصحابه حتىٰ فارق الدنيا، يعني في صلوٰة الفجر.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" اور کسی دوسرے صحابی نے بھی دنیا سے رخصت ہونے تک (فجر کی نماز میں) قنوت نہیں پڑھی۔"

۲۱۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الصلت بن بهرام عن أبي الشعثآء عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه قال: أحق ما بلغنا عن إمامكم أنه يقوم في الصلوٰة، ولا يقرأ القرآن، ولا يركع؟ قال محمد: يعني بذلك ابن عمر رضي الله عنهما القنوت في صلوٰة الفجر.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے صلت بن بہرام "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ابوالشعثاء "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا تمہارے امام کے بارے میں جو بات ہم تک پہنچی کہ وہ (فجر کی) نماز (کی دوسری رکعت) میں کھڑا رہتا ہے اور قرآن پاک کی قرات بھی نہیں کرتا رکوع بھی نہیں کرتا کیا یہ بات سچ ہے؟

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہ کی مراد نماز فجر میں قنوت پڑ
ہے۔"

۲۱۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: النبي صلى الله عليه وسلم لم ير قانتا في الفجر حتى فارق الدنيا، إلا شهرا واحدا قنت (فيه) يدعو على حي من المشركين، لم ير قانتا قبل ولا بعده، وأن ابا بكر رضي الله عنه لم ير قانتا بعده حتى فارق الدنيا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "ر
اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو وصال تک نماز فجر میں قنو
پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا گیا البتہ ایک مہینہ قنوت پڑھی جس میں آپ نے مشرکین کے ایک قبیلے کے خلاف دع
فرمائی اس سے پہلے اور اس کے بعد آپ کو قنوت پڑھتے نہیں دیکھا گیا اور حضرت ابوبکر صدیق "رضی اللہ عنہ" کو بھ
قنوت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا گیا حتی کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔"

۲۱۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن الأسود بن يزيد عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه أنه صحبه سنتين في السفر والحضر، فلم يره قانتا في الفجر حتى فارقه. قال إبراهيم وإن أهل الكوفة إنما اخذوا القنوت عن على رضي الله عنه قنت يدعو على معاوية حين حاربه أما أهل الشام فإنما اخذوا القنوت عن معاوية رضي الله عنه قنت يدعو على على رضي الله عنه حين حاربه. قال محمد: وبقول إبراهيم نأخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ اسود بن یزید "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے دو سال تک حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر و حضر میں رفاقت اختیار کی لیکن ان کو فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا حتی کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔"

حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اہل کوفہ نے قنوت، حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" سے حاصل کی آپ نے حضرت معاویہ "رضی اللہ عنہ" کے خلاف دعاء کرتے تھے جب ان کے ساتھ لڑائی ہوئی اور اہل شام نے حضرت معاویہ "رضی اللہ عنہ" سے قنوت کو اختیار کیا وہ قنوت پڑھ کر اس میں حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" کے خلاف دعاء کرتے تھے جب ان سے لڑائی ہوئی۔"

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کے قول کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

marfat.com

باب المرأة تؤم النسآء و كيف تجلس في الصلوٰة!

۲۱۷. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن عائشه ام المومنين رضي اللّٰه عنها أنها كانت تؤم النسآء في شهر رمضان فتقوم وسطا. قال محمد: لا يعجبنا أن تؤم المرأة فإن فعلت قامت في وسط الصف مع النسآء كما فعلت عائشة رضي الله عنها، وهو قول ابى حنيفة.

عورت کا عورتوں کی امامت کرانا اور بیٹھنے کی کیفیت!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام بوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ ام المومنین حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رمضان شریف میں عورتوں کی امامت کرتی تھیں اور آپ درمیان میں کھڑی ہوتیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں عورتوں کی امامت پسند نہیں اور اگر وہ امامت کروائے تو دوسری عورتوں کے ساتھ صف کے درمیان میں کھڑی ہو جس طرح حضرت عائشہ صدیقہ "رضی اللہ عنہا" نے کیا۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۱۸. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في المرأة تجلس في الصلوٰة، قال تجلس كيف شآء ت قال محمد: أحب الينا أن تجمع رجليها في جانب، ولا تنصب انتصاب الرجل.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے عورت کے نماز میں بیٹھنے کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جیسے چاہے بیٹھے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں یہ بات زیادہ پسند ہے کہ دونوں پاؤں کو ایک ہی طرف جمع کرے اور مرد کی طرح (پاؤں کو) کھڑا نہ کرے۔

باب صلوٰة الأمة!

لونڈی کی نماز!

۲۱۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنية عن حماد عن إبراهيم في الأمة قال: يصلي بغير قناع ولا خمار، وإن بلغت مائة، وإن ولدت من سيدها.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ

maifat.com

اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے لونڈی کے بارے میں روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ وہ دوپٹے کے بغیر نماز پڑھ سکتی ہے اگرچہ سو سال کی ہو جائے اور اگرچہ اپنے آقا سے بچہ جنے۔"

٢٢٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم بن الخطاب رضي الله عنه كان يضرب الإمآء أن يتقنعن، يقول: لا تتشبهين بالحرائر. قال محمد: وبه نأخذ، لا نرىٰ على الأمة قناعا في صلوٰة ولا غيرها، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" لونڈیوں کو دوپٹہ اوڑھنے پر سزا دیتے تھے اور فرماتے کہ آزاد عورتوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم نماز میں اور اس کے علاوہ لونڈی پر دوپٹہ لینا ضروری نہیں سمجھتے، حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٢٢١. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في المرأة تكون في الصلوٰة فتريد الحاجة: جوابها أن تصفق. قال محمد: و ترک ذٰلک منها أحب إلينا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے عورت کے بارے میں بتاتے ہیں جو نماز میں ہو اور کسی بات سے آگاہ کرنا چاہتی ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ پر ہاتھ مارے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس طریقہ کو چھوڑنا زیادہ پسندیدہ ہے۔ (کیونکہ اس سے خشوع و خضوع میں فرق پڑتا ہے)

باب الصلوٰة في الكسوف! سورج گرہن کی نماز!

٢٢٢. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهم قال: انكسفت الشمس علىٰ عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم مات إبراهيم بن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الناس: انكسفت الشمس لموت إبراهيم، فبلغ ذٰلک النبي صلى الله عليه وسلم فخطب الناس، فقال: إن الشمس والقمر ايتان من آيات الله، لا ينكسفان لموت أحد (ولا لحياته) ثم صلى ركعتين. ثم كان الدعآء حتىٰ انجلت. قال محمد: وبه نأخذ، ولا نرىٰ إلا ركعة واحد في كل ركعة، و سجد تين علىٰ صلوٰة الناس في غير ذٰلک. و نرىٰ أن يصلوا جماعة في كسوف الشمس، ولا يصلي جماعة إلا الإمام الذي يصلي بهم الجمعة، فأما أن يصلي الناس في مساجد جماعة فلا واما الجهر بالقراء ة فلم يبلغنا أن النبي صلى الله عليه وسلم جهر بالقراء ة

marfat.com

فيها، و بلغنا أن علي بن أبي طالب رضي الله عنه جهر فيها بالقراءة بالكوفة، وأحب إلينا أن لا يجهر فيها بالقراءة. وأما كسوف القمر فإنما يصلي الناس وحدانا، ولا يصلون جماعة، لا الإمام ولا غيره و كذٰلك الأفزاع كلها. وإذا انكسفت الشمس في ساعة لا يصلي فيها: عند طلوع الشمس، ونصف النهار، أو بعد العصر، فلا صلٰوة في تلك الساعة، ولكن الدعآء حتٰی تنجلي، أو تحل الصلٰوة فيصلي وقد بقي من الكسوف شئ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہوا اور اسی دن آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم ''رضی اللہ عنہ'' کا انتقال ہوا تھا لوگوں نے کہا حضرت ابراہیم ''رضی اللہ عنہ'' کے وصال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے صحابہ کرام کو خطبہ دیا اور فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت (یا زندگی) کی وجہ سے ان کو گرہن نہیں لگتا۔''

پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھانے کے بعد دعا فرمائی حتیٰ کہ سورج روشن ہو گیا۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک ایک رکعت میں ایک ہی رکوع اور دو سجدے ہیں جس طرح دوسری نمازوں میں ہوتا ہے اور ہمارے نزدیک با جماعت نماز پڑھیں جب سورج گرہن ہو اور وہی شخص نماز پڑھائے جو جمعہ کا امام ہے جہاں با جماعت نماز ہوتی ہے ان مساجد میں پڑھنا ٹھیک نہیں (البتہ بڑا خطیب اجازت دے تو ٹھیک ہے) جہاں تک بلند آواز سے قرات کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں ہمیں نبی اکرم ﷺ کی طرف سے کوئی بات نہیں پہنچی کہ آپ نے اس میں جہری قرات کی ہو۔''

البتہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت علی بن طالب ''رضی اللہ عنہ'' نے کوفہ میں اس نماز میں جہری قرات فرمائی ہے اور ہمارے نزدیک پسندیدہ ترین بات یہ ہے کہ قرات اونچی آواز سے نہ ہو۔''

جہاں تک سورج گرہن کا تعلق ہے تو لوگ الگ الگ نماز پڑھیں جماعت سے نہ پڑھیں نہ امام اور نہ دوسرے لوگ' اسی طرح جب کسی بھی خوف کی حالت میں نماز پڑھیں تو اکیلے اکیلے پڑھیں' اگر سورج گرہن طلوع یا دوپہر کے وقت یا عصر کے بعد ہو تو اس وقت نماز جائز نہیں صرف دعا کریں حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے یا نماز پڑھنا جائز ہو جائے اور ابھی گرہن باقی ہو تو اب پڑھ سکتے ہیں۔''

باب الجنائز و غسل الميت! — جنازہ اور غسل میت!

۲۲۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: يغسل الميت وترا: اثنتين بمآء، وواحدة بالسدر وهي الوسطٰى، و يجمر وترا، ولا يكون آخر زاده إلى القبر نارا يتبع

marfat.com

بها، و يكون كفنه وترا. قال محمد: وبه نأخذ إلا في خصلة واحدة، إن شئت جعلت كفنه وترا، وأن شئت مثفعا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میت کو غسل طاق بار دیا جائے ایک دو بار پانی سے اور ایک بار بیری کے پتوں سے اور یہ درمیان والا ہو طاق بار (خوشبو کی) دھونی دی جائے اور قبر کی طرف اس کا آخر سامان آگ نہ ہو جو اس کے ساتھ لے جائیں اور کفن طاق کپڑوں پر مشتمل ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں البتہ کفن کے بارے میں یہ ہے کہ چاہیں تو طاق رکھیں اور چاہیں تو جفت۔"

۲۲۴. بلغنا عن ابی بکر الصديق رضي الله عنه أنه قال: اغسلوا ثوبي هذين و كفنوني فيهما. فهذا شفع، وهو قول ابی حنیفة رحمه الله تعالیٰ.

ترجمہ! ہمیں یہ بات حضرت ابوبکر صدیق "رضی اللہ عنہ" سے پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا میرے ان دونوں کپڑوں کو دھو کر مجھے ان کا کفن پہنانا تو یہ جفت کپڑے ہیں۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۲۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عاصم بن سليمان عن ابن سيرين عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: سأله عن المسک يجعل في حنوط الميت قال: أوليس من أطيب طيبكم؟ قال محمد: وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عاصم بن سلیمان "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ابن سیرین "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں کہ کسی شخص نے ان سے (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے) کستوری کے بارے میں پوچھا جو میت کی خوشبو میں رکھی جائے تو آپ نے فرمایا کیا وہ تمہاری عمدہ ترین خوشبو نہیں؟ (یعنی رکھ سکتے ہیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

۲۲۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كان يكره أن يجعل في حنوط الميت زعفران، أو ورس، قال: واجعل فيه من الطيب ما أحببت. قال محمد: وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میت کی خوشبو میں زعفرانی یا ورس

marfat.com

رکھنا مکروہ ہے اور فرمایا جو خوشبو تمہیں پسند ہو اس میں رکھ دو۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

۲۲۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها رأت ميتا يسرح رأسه، فقالت: علام تنصون ميتكم؟ قال محمد: وبه نأخذ، لا نرىٰ أن يسرح رأس الميت، ولا يؤخذ من شعره، ولا يقلم أظفاره، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں، کہ ام المومنین حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" نے ایک میت کو دیکھا جس کے بالوں میں کنگھی کی گئی تھی، تو فرمایا میت کی پیشانی کو کیوں پکڑتے ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور میت کے بالوں میں کنگھی کرنے کو پسند نہیں کرتے نہ اس کے بال کاٹے جائیں اور نہ ہی اس کے ناخن تراشے جائیں۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۲۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن النبي صلى الله عليه وسلم كفن في حلة يمانية و قميص. قال محمد: وبه نأخذ، نرىٰ كفن الرجل ثلثة أثواب، والثوبان يجزيان، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو یمنی جوڑے (چادروں) اور قمیض کا کفن پہنایا گیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں، ہمارے نزدیک تین کپڑے ہونے چاہئے اور دو کپڑے بھی جائز ہیں، حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب غسل المرأة و كفنها! عورت کو غسل دینا اور اس کا کفن!

۲۲۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في المرأة تموت مع الرجال، قال: يغسلها زوجها، وكذٰلك إذا مات الرجل مع النسآء غسلته امرأته. قال أبو حنيفة: لا يجوز أن يغسل الرجل امرأته. قال محمد: و بقول أبي حنيفة نأخذ. إن الرجل لاعدة عليه، و كيف يغسل امرأته وهو يحل له أن يتزوج أختها، و يتزوج إبنتها إن لم يكن دخل بأمها.

[1] ورس ایک زرد رنگ کی بوٹی ہے جس کی خوشبو اچھی ہے اور اس سے رنگ لگایا جاتا ہے۔ جو نہ تو خالص سرخ ہوتا ہے اور نہ ہی بالکل زرد، بلکہ درمیان میں ہوتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جو عورت مردوں کے درمیان فوت ہو جائے' تو اس کا خاوند غسل دے اسی طرح جب عورتوں کے درمیان مرد فوت ہو جائے تو اس کی بیوی غسل دے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے' خاوند کا بیوی کو غسل دینا جائز ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہی اختیار کرتے ہیں' کیونکہ خاوند پر عدت نہیں ہوتی اور وہ اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے' جب کہ اس کے لئے اس کی بہن سے نکاح کرنا جائز ہوتا ہے۔"

اسی طرح اگر عورت سے جماع نہ کیا ہو تو اس کی بیٹی (جو پہلے خاوند سے ہے) سے بھی نکاح کر سکتا ہے (لہٰذا خاوند کا اس سے تعلق ختم ہو گیا البتہ عورت جب تک عدت میں ہو اس کا تعلق باقی ہے)

۲۳۰. بلغنا عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه انه قال: نحن كنا أحق بها إذا كانت حية. فأما إذا ماتت فانتم أحق بها. قال محمد، وبه نأخذ.

ہمیں حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا جب تک وہ عورت زندہ ہو ہم اس کا زیادہ حق رکھتے ہیں اور جب مر جائے تو تمہیں اس کا زیادہ حق ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

۲۳۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في كفن المرأة: إن شئت ثلثة أثواب، وإن شئت أربعا، وإن شئت شفعا، وإن شئت وترا. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے عورت کے کفن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو تین کپڑوں کا کفن پہناؤ اور اگر چاہو تو چار کپڑے اختیار کرو' جفت ہوں یا طاق۔" (تمام صورتیں جائز ہیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الغسل من غسل الميت! میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا!

۲۳۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الاغتسال من غسل الميت قال: كان عبدالله بن مسعود رضي الله عنه يقول: إن كان صاحبكم نجسا فاغتسلوا منه، والوضوء

marfat.com

یجزئ. قال محمد: وإن شاء أیضا لم یتوضأ، فإن کان أصابه شئ من المآء الذي غسل به المیت غسله، وهو قول ابی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے غسل میت کے بعد غسل کرنے کے بارے میں روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود ''رضی اللہ عنہ'' فرماتے تھے کہ تمہارا ساتھی (میت) ناپاک ہے تم اس کے بعد غسل کرو اور وضو کرنا بھی جائز ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں اگر چاہے تو وضو بھی نہ کرے اور اس کے جسم پر میت کے غسل کا کچھ پانی لگا ہو وہ اسے دھو ڈالے' حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۲۳۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهیم: أن علي بن أبي طالب رضي اللّٰه عنه کان یأمر بالغسل من غسل المیت. قال محمد: ولا نراه أمر بذٰلک أنه رآه واجبا.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب ''رضی اللہ عنہ میت کو غسل دینے کی وجہ سے (غسل دینے والے کو) غسل کا حکم دیتے تھے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہمارے خیال میں آپ نے اسے واجب سمجھ کر اس کا حکم نہیں دیا۔'' (بلکہ محض مستحب ہے)

۲۳۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهیم في رجل تحضره الجنازة وهو علیٰ غیر وضوء قال: یتیم بالصعید، ثم یصلي ولا تفعل ذٰلک المرأة اذا کانت حآئضا. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو جنازہ حاضر ہوتے وقت بے وضو ہو فرماتے ہیں وہ پاک مٹی سے تیمم کرے پھر نماز پڑھے لیکن عورت حیض والی ہو تو ایسا نہ کرے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب حمل الجنائز! جنازوں کو اٹھانا!

۲۳۵. محمد عن ابی حنیفة قال: حدثنا منصور بن المعتمر عن سالم بن أبي الجعد عن عبید بن نسطاس عن عبداللّٰه بن مسعود رضي اللّٰه عنه قال: إن من السنة حمل الجنازة بجوانب

marfat.com

السرير الأربعة، فمازدت علىٰ ذٰلک فهو نافلة. قال محمد: وبه نأخذ، يبدأ الرجل فيضع يمين الميت المقدم علىٰ يمينه، ثم يضع يمين الميت المؤخر علىٰ يمينه، ثم يعود إلىٰ المقدم الأيسر فيضعه علىٰ يساره، ثم يأتي المؤخر الأيسر فليضعه علىٰ يساره، وهذا قول ابی حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں! وہ فرماتے ہیں ہم سے منصور بن معتمر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت سالم بن ابی الجعد "رحمہ اللہ" سے، وہ عبید بن نسطاس "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔"

سنت طریقہ یہ ہے کہ جنازہ چارپائی کے چاروں جانبوں سے اٹھایا جائے اگر اس سے زیادہ اٹھائے تو نفل ہے۔" (زیادہ اجر کا باعث ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں (اٹھانے والا) آدمی آغاز یوں کرے کہ میت کی اگلی دائیں جانب کو اپنے دائیں کاندھے پر رکھے پھر میت کی پچھلی دائیں جانب کو اپنے دائیں کندھے پر رکھے اور پھر اگلے بائیں جانب کی طرف جائے اور اسے اپنے بائیں کاندھے پر رکھے پھر پچھلی بائیں جانب آئے اور اسے اپنے بائیں کاندھے پر رکھے۔" [1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الصلوٰة على الجنازة! نماز جنازہ!

۲۳۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لاقراءة على الجنائز، ولا ركوع ولا سجود، ولكن يسلم عن يمينه و شماله إذا فرغ من التكبير. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابی حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نماز جنازہ میں قرات رکوع اور سجدہ نہیں ہے، البتہ (چوتھی) تکبیر کے بعد دائیں بائیں سلام پھیرنا ہے۔" [2]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

---

[1] بعض مقامات پر امام مسجد اس طریقے پر جنازے کو کاندھا دیتے ہیں جو اوپر مذکور ہے اور یوں چالیس قدم پورے کرتے ہیں اور پھر سب لوگ دعا مانگتے ہیں تو یہ عمل اگرچہ واجب وفرض نہیں لیکن اچھا کام ہے۔ اسے بدعت کہہ کر رد کر دینا جہالت ہے۔ جس طرح فرض واجب سمجھنا غلط ہے۔ نیز ہر شخص چالیس قدم اٹھانے کی کوشش کرے حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص جنازے کو چالیس قدم اٹھائے اس کے چالیس کبیرہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ ۲۱ ہزاروی

[2] لہٰذا سورۃ فاتحہ نماز جنازہ میں نہ پڑھی جائے اور دعا کی نیت سے پڑھیں تو کوئی حرج نہیں ۱۲ ہزاروی۔

marfat.com

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۳۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس في الصلوٰة على الميت شئي موقت، ولٰكن تبدأ فتحمد الله، و تصل على النبي صلى الله عليه وسلم و تدعوا الله لنفسك وللميت بما أحببت.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جنازے میں کوئی چیز (دعاوغیرہ) مقرر نہیں لیکن تم اس طرح ابتداء کرو کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرو (ثناء پڑھو) پھر رسول اکرم ﷺ پر درود شریف بھیجو پھر اپنے لئے اور میت کیلئے جو چاہو دعاء مانگو۔"

۲۳۸۔ قال محمد: وأخبرنا سفيان الثوري عن أبي هاشم عن إبراهيم النخعي قال: الأولى الثنآء على الله، والثانية صلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم، والثالثة دعآء للميت، والرابعة سلام تسلم. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت سفیان ثوری "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ ابوہاشم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم نخعی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں، پہلی تکبیر کے بعد اللہ تعالیٰ کی ثناء، دوسری تکبیر کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود شریف تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۳۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الصلوٰة على الجنائز قال: يصلي عليها أئمة المساجد. وقال إبراهيم: ترضون بهم في صلوٰتكم المكتوبات، ولا ترضون بهم الموتٰى: قال محمد: وبه ناخذ، ينبغي للولي أن يقدم امام المسجد، ولا يجبر علىٰ ذٰلك، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے نماز جنازہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ائمہ مساجد نماز جنازہ پڑھائیں، حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں (وہ امام) جن کی اقتداء میں تم فرض نمازیں پڑھنے پر راضی ہو اور جنازہ پڑھنے پر راضی نہیں ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ولی کو چاہیے کہ امام مسجد کو آگے

marfat.com

کرے لیکن اس (ولی) پر اس معاملے میں جبر نہ کیا جائے۔"[1]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۴۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: إن الناس كانوا يصلون على الجنائز خمسا، و ستا، و أربعا، حتى قبض النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ثم كبروا بعد ذٰلک في ولاية أبي بكر حتى قبض أبوبكر رضي الله تعالىٰ عنه ثم ولي عمر بن الخطاب رضي الله تعالىٰ عنه، ففعلوا ذٰلک في ولايته، فلما رآى ذٰلک عمر بن الخطاب رضي الله تعالىٰ عنه قال: إنكم معشر أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم متىٰ ما تختلفون يختلف من بعد كم، والناس حديث عهد بالجاهلية، فأجمعوا علىٰ شئ يجتمع به عليه من بعد كم، فأجمع رأى أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم أن ينظروا آخر جنازة كبر عليها النبي صلى الله عليه وسلم حين قبض فيأخذون به فيرفضون به ماسوى ذٰلک فنظروا، فوجدوا آخر جنازة كبر عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم أربعا. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "ر اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نماز جنازہ میں پانچ، چھ اور چار تکبیر پڑھتے تھے، رسول اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق "رضی اللہ عنہ" دور خلافت میں اسی طرح کرتے حتی کہ ان کا وصال ہو گیا پھر حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" منصب خلافت پر فائز ہوئے، تو آپ کے دو خلافت میں بھی اسی طرح کرتے تھے، حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" نے یہ عمل دیکھا تو فرمایا!

تم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کی جماعت ہو جب تمہارے درمیان اختلاف ہوگا تو تمہارے بعد والے بھی اختلاف کریں گے کیونکہ لوگ دور جاہلیت کے قریب ہیں، لہٰذا ایک بات پر اتفاق کرو جس پر تمہارے بعد والے متفق ہو جائیں۔

پس صحابہ کرام کا اس بات پر اتفاق ہوا کہ وہ دیکھیں نبی اکرم ﷺ نے وصال سے پہلے سب سے آخری جنازے پر کتنی تکبیرات پڑھی تھیں، اس عمل کو اختیار کریں اور باقی کو چھوڑ دیں، انہوں نے غور کیا تو معلوم ہو کہ حضور "علیہ السلام" نے سب سے آخری جنازے پر چار تکبیرات کہی تھیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

---

[1] اگر امام کے مقابلے میں ولی زیادہ علم والا ہو تو ولی امام پر مقدم ہوگا اور یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ آیا مرنے والا شخص زندگی میں اس امام کی امامت پر راضی تھا ورنہ امام کو حق نہیں ہے۔۱۲ ہزاروی

marfat.com

۲۴۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن ابي يحيىٰ عمير بن سعيد النخعي عن علي بن ابي طالب رضي الله تعالىٰ عنه، انه صلى علىٰ يزيد بن المكفف، فكبر أربع تكبيرات وهو آخر شئ كبره علي رضي الله عنه على الجنائز.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبردی' وہ فرماتے ہیں ہم سے الهیثم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ابویحیٰ' عمیر بن سعید نخعی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یزید مکلف کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے چارتکبیریں کہیں اور یہ تکبیر کا آخری عمل ہے' جو حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" نے نماز جنازہ میں کیا۔"

۲۴۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا سعيد بن المر زبان عن عبدالله بن أبي أو فىٰ رضي الله تعالىٰ عنه أنه كبر على إبنة له اربعا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبردی' وہ فرماتے ہیں ہم سے سعید بن مرزبان "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیٹی کو جنازہ میں چارتکبیریں کہیں۔"

باب إدخال الميت القبر! میت کو قبر میں داخل کرنا!

۲۴۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم من أين يدخل الميت في القبر؟ قال: مما يلي القبلة من حيث يصلىٰ عليه، قال إبراهيم: و حدثني من رآى أهل المدينة يدخلون مو تاهم في الزمن الأول من قبل القبلة، وأن السل شئ صنعه اهل المدينة بعد ذٰلك.

قال محمد: يدخل من قبل القبلة ولا تسله سلامن قبل الرجلين وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبردی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے پوچھا کہ میت کو قبر میں کس طرف سے داخل کیا جائے؟ انہوں نے فرمایا قبلہ کی طرف سے جدھر منہ کر کے اس کی نماز پڑھی جاتی ہے۔"

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں جس نے اہل مدینہ کو دیکھا ہے اس نے مجھے ان لوگوں کا عمل بتایا کہ پہلے پہلے وہ لوگ میت کو قبلہ کی جانب سے (قبر میں) داخل کرتے تھے۔ اسے کھینچ کر قبر میں داخل کرنے کا طریقہ اہل مدینہ نے بعد میں اختیار کیا۔" [1]

[1] اس طریقہ کو "السل" کہا جاتا ہے جس کا معنی کسی چیز کو کھینچ کر نکالنا ہے۔ جس طرح تلوار کو بیان سے نکالا جاتا ہے تو ان لوگوں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ چارپائی قبر کی پاؤں والی جانب رکھ کر ادھر سے کھینچ کر داخل کرتے تھے یہ سنت کے خلاف ہے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں (میت کو) قبلہ کی طرف سے داخل کیا جائے اور پاؤں کی طرف کھینچ کر داخل نہ کیا جائے، حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۴۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: يدخل القبر إن شاء شفعا، وإن شاء وترا، كل ذٰلک حسن: قال محمد، وبه نأخذ، وهوقول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

باب الصلٰوة علىٰ جنائز الرجال والنسآء!

۲۴۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الجنائز إذا اجتمعت قال: تصف صفا، بعضها إمام بعض، وتصفها جميعا يقوم الامام وسطها، فاذا كانوا رجالا ونسآء جعل الرجال هم يلون الإمام، والنسآء أمام ذٰلک يلين القبلة، كما أن الرجال يلون الإمام إذا كانوا في الصلٰوة والنسآء من ورائهم. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

مردوں اور عورتوں کا اجتماعی نماز جنازہ!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جب کئی جنازے جمع ہو جائیں تو ان کو صفوں کی صورت میں رکھا جائے بعض بعض کے آگے ہوں اور ان سب کو صفوں کی شکل میں رکھا جائے اور امام درمیان میں کھڑا ہو جب مرد اور عورتیں (ملے جلے) ہوں تو مردوں کی صفیں (میت مراد ہیں) امام کے قریب ہوں اور ان کے بعد قبلہ کی طرف عورتوں کے جنازے ہوں جس طرح (نماز میں) مرد، امام سے متصل اور عورتیں پیچھے ہوتیں ہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۴۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن سليمان الشيباني عن عامر الشعبي قال: صلىٰ إبن عمر رضي الله عنه علىٰ أم كلثوم بنت علي رضي الله عنهما و زيد بن عمر ابنها فجعل أم كلثوم تلقآء القبلة، و جعل زيدا مما يلي الامام، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ سلیمان شیبانی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عامر شعبی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" نے حضرت ام کلثوم بنت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہا" اور ان کے بیٹے زید بن عمر ("رضی اللہ عنہ" کی نماز جنازہ پڑھی تو

marfat.com

حضرت ام کلثوم "رضی اللہ عنہا" کو قبلہ کی طرف اور حضرت زید "رضی اللہ عنہا" کو امام کے سامنے رکھا۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۴۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عيسى بن عبدالله بن موهب قال: رأيت أبا هريرة رضي الله عنه يصلي على جنائز الرجال والنسآء، فجعل الرجال يلونه، والنسآء يلين القبلة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عیسیٰ بن عبداللہ بن موہب "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ "رضی اللہ عنہ" کو دیکھا آپ مردوں اور عورتوں کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت مردوں کو اپنے قریب اور عورتوں کو قبلہ کی جانب رکھتے تھے۔"

۲۴۸۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن سعيد بن عمرو عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه صلى على إمرأة ولدت من الزنا ماتت هي وابنها فصلى عليها ابن عمر رضي الله عنهما. قال محمد: وبه نأخذ، لا يترك أحد من أهل القبلة إلا يصليٰ عليه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے الہیثم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت سعید بن عمرو "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ایک عورت کا جنازہ پڑھا جس نے حرام کا بچہ جنا اور پھر وہ خود اور اس کا بچہ دونوں مر گئے تو آپ نے اس کا جنازہ پڑھا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ تمام اہل قبلہ (مسلمانوں) کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔" (اگرچہ گناہ گار ہو) حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب المشي مع الجنازة! جنازے کے ساتھ جانا!

۲۴۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: رأيت إبراهيم يتقدم الجنازة، ويتباعد عنها في غير أن يتواري عنها. قال محمد لا نرىٰ بتقدم الجنازة بأسا إذا كان قريبا منها، والمشي خلفها أفضل، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

---

[1] حضرت ام کلثوم "رضی اللہ عنہا" حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہا" کی صاحبزادی تھیں جو حضرت خاتون جنت کے بطن سے نہ تھیں وہ حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کے نکاح میں آئیں یہ ان لوگوں کے درمیان باہمی محبت کی علامت ہے۔ ۲۱ ہزاروی

marfat.com

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' کو دیکھا وہ جنازے کے آگے آگے جا رہے تھے اور اس سے کچھ دور تھے لیکن اس طرح نہیں کہ اس سے پوشیدہ ہوں۔'' (یعنی کچھ فاصلہ تھا)

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہمارے نزدیک جنازے کے آگے چلنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ اس کے قریب ہو البتہ اس کے پیچھے چلنا افضل ہے' حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔

۲۵۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: يكره أن يتقدم الراكب أمام الجنازة. قال محمد وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سوار آدمی کا جنازے کے آگے جانا مکروہ ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۲۵۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم عن المشي أمام الجنازة، قال: امش حيث شئت، إنما يكره أن ينطلق القوم فيجلسون عند القبر و يتركون الجنازة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے جنازے سے آگے چلنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جہاں چاہو چلو۔ یہ بات مکروہ ہے کہ لوگ قبر کے پاس جا کر بیٹھ جائیں اور جنازے کو چھوڑ دیں۔'' (اس کے ساتھ نہ جائیں)

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۲۵۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: كنت اجالس أصحاب عبدالله بن مسعود رضي الله عنه علقمة، والأسود، و غيرهما فتمر عليهم الجنازة وهم محتبون فما يحل أحدهم حبوته. قال محمد: وبه نأخذ، لا نرى أن يقام للجنازة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ

marfat.com

اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" کے شاگردوں حضرت علقمہ "رضی اللہ عنہ" حضرت اسود "رضی اللہ عنہ" اور دوسرے حضرات "رضی اللہ عنہم" کے پاس بیٹھا تھا ان کے پاس سے جنازہ گزرتا اور وہ بطور احتباء بیٹھے ہوتے اور ان میں کوئی بھی اپنی چادر نہ کھولتا۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہمارے نزدیک جنازے کے لئے اٹھنا مناسب نہیں، حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔" [2]

۲۵۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد قال: سألت إبراهیم متٰی یجلس القوم؟ قال: إذا وضعت الجنازة عن مناكب الرجال، وقال: أرایت لو انتهوا إلى القبر ولم یضرب فیه بفاس أكنت قائما حتى یحفر القبر؟ قال محمد: اذا وضعت الجنازة على الارض فلابأس بالقعود، و یكره قبل ذلك، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے پوچھا کہ لوگ کب بیٹھیں؟ فرمایا جب جنازہ لوگوں کے کاندھوں سے (نیچے) رکھ دیا جائے اور فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ قبر تک پہنچ جائیں اور ابھی تک کدال نہ ماری گئی ہو تو کیا قبر کھودے جانے تک کھڑے رہیں گے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں جب جنازہ زمین پر رکھ دیا جائے تو بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں اس سے پہلے مکروہ ہے۔" [3]

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۵۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهیم: أن الحارث بن أبي ربیعة ماتت أمه النصرانیة، فتبع جنازتها في رهط من أصحاب النبي صلى الله علیه وسلم. قال محمد: لا نرىٰ باتباعها بأسا، إلا أنه یتنحى ناحیة عن الجنازة، وهو قول أبي حنیفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حارث بن ابی ربیعہ "رحمہ اللہ" کی عیسائی ماں فوت

---

[1] احتباء کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنی پنڈلیوں کو رانوں کو پیٹ سے ملا کر (پاؤں کھڑے) بیٹھے اور پیٹھ کی طرف لاتے ہوئے چادر کو آگے باندھے۔

[2] دراصل جنازے کے لئے کھڑا ہونے کا مطلب اس کے ساتھ جانا ہوتا ہے لہٰذا جہاں سے جنازہ گزر رہا ہو تو کھڑا ہونا ضروری نہیں البتہ ساتھ جانا ہو تو کھڑے ہوں (بہار شریعت حصہ ۴ صفحہ ۱۱۷)

[3] کیونکہ ہو سکتا ہے میت کی چارپائی رکھنے میں مدد کی ضرورت ہو۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

ہوگئی تو وہ چند صحابہ کرام کے ہمراہ اس کے جنازے کے ساتھ گئے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم جنازے کیساتھ جانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے مگر اس کے جنازہ سے دور رہے' حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب تسنيم القبور و تجصيصها!

۲۵۵ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أخبرني من رآى قبر النبي صلى الله عليه وسلم و قبر أبي بكر رضي الله عنه، و قبر عمر رضي الله عنه، مسنمة ناشزة من الأرض، عليها فلق من مدر أبيض. قال محمد: وبه نأخذ: يسنم القبر تسنيما، ولا يربع، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

قبروں کو کوہان نما بنانا اور چونا کرنا (پکا کرنا)!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے رسول اکرم ﷺ کی قبر انور، حضرت ابوبکر صدیق ''رضی اللہ عنہ'' کی قبر شریف اور حضرت عمر فاروق ''رضی اللہ عنہ'' کی قبر مبارک دیکھی کہ وہ کوہان نماز میں سے اٹھی ہوئی تھی' اور اس پر سفید سنگریزے تھے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں قبر کو اونٹ کے کوہان کی طرح بنایا جائے اور مربع شکل میں نہ بنایا جائے۔''[1]

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۲۵۶ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كان يقال: ارفعوا القبر حتیٰ يعرف أنه قبر فلا يوطا. قال محمد: وبه نأخذ، ولا نریٰ أن يزاد علیٰ ما خرج منه، ونكره أن يجصص أو يطين، أو يجعل عنده مسجد أو علم، أو يكتب عليه، ويكره الآجر أن يبنى به، أو يدخل القبر، ولا نریٰ برش المآء عليه بأسا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہا جاتا تھا کہ قبر کو بلند رکھو حتی کہ پہچانی جائے کہ یہ قبر ہے اور اسے روندا نہ جائے۔''

---

[1] قبر اندر سے کچی ہونی چاہئے باہر سے پکی بھی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح اونچی بھی ہو سکتی ہے زیادہ اونچی نہ ہو نجدیوں نے جنت معلیٰ اور جنت البقیع میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مبارک قبروں کے نشانات مٹادئے یہ کونسا دین ہے؟ مسلمانوں کو ان لوگوں کی یہ غیر شرعی حرکات سامنے رکھنی چاہئیں۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور جو کچھ اس میں سے نکلا ہے (مٹی مراد ہے) اس سے زیادہ نہ کیا جائے لیکن ہم اسے چونا کرنا یا لپائی کرنا مکروہ جانتے ہیں اسی طرح اس کے پاس کوئی مسجد یا نشان بنانا یا اس پر لکھنا بھی مکروہ سمجھتے ہیں قبر کے اوپر یا اس کے اندر پکی اینٹیں لگانا بھی مکروہ جانتے ہیں اور قبر پا پانی چھڑکنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔" [1]

۲۵۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا شيخ لنا يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم: أنه نهىٰ عن تربيع القبور و تجصيصها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے ہمارے ایک شیخ نے بیان کیا وہ رسول اکرم ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ آپ نے قبر کو مربع شکل میں بنانے اور چونا کرنے سے منع فرمایا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۵۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: كان عبدالله بن مسعود رضي الله تعالىٰ عنه يقول: لأن أطأ علىٰ جمرة أحب الى من أن أطأ علىٰ قبر متعمدا. قال محمد: وبه نأخذ، يكره الوطأ على القبور متعمدا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" فرماتے تھے، کہ میرا پاؤں چنگاری پہ آئے یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں جان بوجھ کر کسی قبر پر قدم رکھوں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں قبر پر جان بوجھ کر قدم رکھنا (یا چلنا) مکروہ ہے، حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من أولىٰ بالصلوٰة على الجنازة!

۲۵۹.۲۶۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم، و عن عون بن عبدالله عن الشعبي أنهما قالا: الزوج أحق بالصلوٰة على الميت من الأب.

---

[1] تمام لوگوں کی قبریں برابر ہوتی ہیں لہٰذا وہاں کوئی ایسی علامت بنانا جس سے امتیاز پیدا ہو صحیح نہیں البتہ بزرگان دین کی شخصیات ممتاز ہوتی ہیں وہاں مسجد اس لئے بنانا کہ یہاں زائر نماز پڑھیں گے کوئی حرج نہیں نیز قبر پر نشان اس لئے لگانا کہ معلوم رہے فلاں کی قبر ہے۔ یا باہر سے پکا کرنا تاکہ محفوظ رہے اس میں کوئی حرج نہیں تفصیل کیلئے "جاء الحق"، تصنیف حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی کا مطالعہ کیجئے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق کس کو ہے؟

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں نیز عون بن عبداللہ "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت شعبی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں فرماتے ہیں باپ کے مقابلے میں خاوند بیوی کا جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔"

٢٦١. قال أبو حنيفة، اخبرني رجل عن الحسن عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه قال: الأب أحق بالصلوٰة على الميت من الزوج. قال محمد: وبه نأخذ وبه كان يأخذ أبو حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! مجھے ایک شخص نے حضرت حسن بصری "رحمہ اللہ" سے خبر دی، وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ خاوند کے مقابلے میں باپ کو نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"[1]

باب استهلال الصبى والصلوٰة عليه!

٢٦٢. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في السقط: إذا استهل صلى عليه، و ورث، وإذا لم يستهل لم يصل عليه، ولم يورث قال محمد: وبه نأخذ، والاستهلال أن يقع حيا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

بچے کا آواز نکالنا اور اس کی نماز جنازہ!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نامکمل پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں فرمایا اگر وہ آواز نکالے تو اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے اور اس کی وراثت بھی ہوگی اور اگر وہ آواز نہ نکالے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے نہ ہی وراثت تقسیم ہوگی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں استہلال (آواز نکالنے) کا مطلب یہ

---

[1] جنازہ پڑھانے کے سلسلے میں باپ عالم ہو تو میت کے بیٹے کے مقابلے میں زیادہ حق رکھتا ہے اور بیٹا عالم ہو تو باپ سے مقدم ہے خاوند کا نمبر بعد میں آتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

ہے کہ زندہ پیدا ہو۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۶۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الصبي يقع ميتا وقد كمل خلقه قال: لا يحجب، ولا يرث، ولا يصلي عليه. قال محمد: وبه نأخذ، ولكنه يغسل و يكفن ويدفن، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی! وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس بچے کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو مردہ پیدا ہوا اور اس کے اعضاء مکمل ہو چکے ہیں وہ نہ وراثت میں رکاوٹ بنے گا اور نہ ہی وارث ہوگا اور نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں لیکن اسے غسل دیا جائے، کفن پہنایا جائے اور دفن کر دیا جائے' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب غسل الشهيد! شہید کا غسل!

۲۶۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يستشهد، فيموت مكانه الذي قتل فيه قال: ينزع عنه خفاه و قلنسوته، و يكفن في ثيابه التي كانت عليه. قال محمد: وبه نأخذ، و ينزع عنه أيضا كل جلد و سلاح و يزيدون ما أحبوا من الأكفان، ولا يغسل، ولكن يصلي عليه، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں جس کو شہید کیا جائے اور وہ ایسی جگہ انتقال کر جائے جہاں اس کو قتل کیا گیا انہوں نے فرمایا اس کے موزے اور ٹوپی اتاری جائے اور جو کپڑے پہنے ہوئے ہیں ان ہی میں کفن دیا جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اسی طرح اس سے ہر قسم کا چمڑا اور اسلحہ وغیرہ اتار لیا جائے اور جو کفن پسند کریں اس کا اضافہ کیا جائے۔ اسے غسل نہ دیا جائے لیکن اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۶۵۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يقتل في المعركة قال: لا يغسل، والذي يضرب فيتحامل إلى أهله قال: يغسل. قال محمد وبه نأخذ، وإذا حمل أيضا

marfat.com

علٰى أيدى الرجال حيا فمات غسل، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالٰى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں جو میدان جنگ میں شہید ہو جائے فرمایا کہ اسے غسل نہ دیا جائے اور جسے مارا گیا اور وہ اٹھا کر گھر والوں کے پاس لایا گیا (بعد میں فوت ہوا) اسے غسل دیا جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اسی طرح جب لوگوں کے ہاتھوں میں اٹھایا جائے اور ابھی زندہ ہو پھر فوت ہو جائے تو اسے بھی غسل دیا جائے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"[1]

٢٦٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا سالم الأفطس قال: ما من نبي إلا و يهرب من قومه إلٰى الكعبة يعبد ربها، وإن حولها لقبر ثلاثمائة نبي.[2]

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے سالم بن الافطس "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہر نبی اپنی قوم سے الگ ہو کر کعبہ شریف کی طرف جاتا ہے اور اس کے رب کی عبادت کرتا ہے اور خانہ کعبہ کے گرد تین سو انبیاء کی قبریں ہیں۔"

٢٦٧. محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطاء بن السائب قال: قبر هود، و صالح، و شعيب (عليهم السلام) في المسجد الحرام.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عطاء بن سائب "رضی اللہ عنہ" نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت ہود، حضرت صالح اور حضرت شعیب "علیہم السلام" کی قبریں مسجد حرام میں ہیں۔"

٢٦٨. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا زياد بن علاقة عن عبدالله بن الحارث عن أبي موسٰى الأشعري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فنآء امتي بالطعن والطاعون، قيل يارسول الله: الطعن قد عرفناه، فما الطاعون؟ قال: وخز أعدائكم من الجن، وفي كل شهداء.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم

---

[1] مطلب یہ ہے کہ جب زخمی ہو جائے اس کے بعد دوائی یا غذا استعمال ہوئی پھر فوت ہوا یا گھر لایا گیا یا خیمے وغیرہ میں اور ابھی زندہ تھا پھر فوت ہو تو وہ فقہی شہید نہیں لہذا اسے غسل دیا جائے گا۔ ۱۲ ہزاروی

[2] قبر مبسوط کی عبارت کی طرح ہے۔ جامع الصغیر میں قبر کی جمع قبور ذکر کیا گیا ہے کیونکہ انبیاء کی قبریں خانہ کعبہ کے ارد گرد تھیں انہوں نے وہاں قیام کیا وہیں انتقال ہوا اور وہاں ہی مدفن بنائے گئے اور قبور ہی نسخہ درست ہے۔ (خلیل قادری غفرلہٗ)

marfat.com

سے زیاد بن علاقہ ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ حضرت عبداللہ بن حارث ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت نیزہ زنی اور طاعون سے فنا ہوگی عرض کیا گیا یارسول اللہ ''صلی اللہ علیک وسلم''! نیزہ کو تو ہم جانتے ہیں طاعون کیا ہے؟ فرمایا وہ تمہارے دشمنوں جنوں کی نیزہ زنی ہے (جو نظر نہیں آتی) اور دونوں صورتوں میں شہادت کا مقام ملتا ہے۔''

باب زيارة القبور! زیارت قبور!

۲۶۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا علقمة بن مرثد عن أبي بريدة الأسلمي عن أبيه رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: نهينا كم عن زيارة القبور، فزوروها، ولا تقولوا هجرا فقد أذن لمحمد في زيارة قبر أمه و عن لحم الأضاحي أن تمسكوه فوق ثلثة أيام فامسكوه ما بدالكم، و تزودوا فإنا أنما نهينا كم ليتسع موسعكم علىٰ فقيركم وعن النبيذ في الدبآء، والحنتم والمزفت، فانتبذوا في كل ظرف، فإن ظرفا لا يحل شيئا ولا يحرمه، ولا تشربوا المسكر. قال محمد و بهٰذا كله نأخذ، لابأس بزيارة القبور للدعآء للميت ولذكر الآخرة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے علقمہ بن مرثد ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ ابن بریدہ اسلمی ''رحمہ اللہ'' سے وہ اپنے باپ (حضرت بریدہ سلمیٰ ''رضی اللہ عنہ'') سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہم نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا پس زیارت کرو لیکن فحش کلامی نہ کرو' حضرت محمد ﷺ کو والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دی گئی اور ہم تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کرتے تھے اب جب تک چاہو دھو کر جمع کر سکتے ہو ہم نے تمہیں اس لئے منع کیا تھا کہ خوشحال آدمی فقیر کو دے اور ہم نے تمہیں دباء، حنتم اور مزفت (برتنوں میں) نبیذ (پھلوں کا رس) بنانے سے منع کیا تھا (اب) ہر برتن میں بنا سکتے ہو کیونکہ برتن کسی چیز کو حلال وحرام نہیں کرتے اور نشہ آور مشروب نہ پیو۔'' [1]

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہم ان سب بات کو اختیار کرتے ہیں میت کیلئے دعا کرنے اور آخرت کی یاد کے لئے زیارت قبور میں کوئی حرج نہیں۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

---

[1] دور جاہلیت کے قرب کی وجہ سے زیارت قبور سے منع کیا گیا اب اجازت ہے۔ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ جمع کر سکتے ہیں لیکن غرباء اور احباب میں تقسیم کرنا بہتر ہے' دباء، ختم اور مزفت وغیرہ برتنوں کے نام ہیں جن میں دور جاہلیت میں شراب بناتے تھے شراب حرام ہوئی تو ان برتنوں کا استعمال بھی منع کر دیا گیا تا کہ شراب کی محبت پیدا نہ ہو جب یہ خطرہ ٹل گیا تو ان کے استعمال کی اجازت دے دی گئی۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

باب قراءة القرآن! قرآن مجید کا پڑھنا!

٢٧٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا يحي بن عمرو بن سلمة عن أبيه عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: من قرأ منكم بالثلاث الآيات اللاتي في آخر سورة البقرة في ليلة فقد أكثر و أطاب.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے یحییٰ بن عمرو بن سلمہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ اپنے والد سے اور حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات رات کے وقت پڑھے اس نے بہت بھلائی حاصل کی اور اس کا معاملہ خوب پاکیزہ ہوا۔"

٢٧١. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: قال عبدالله بن مسعود رضي الله عنه: لا تهذوا القرآن كهذ الشعر، ولا تنثروه كنثر الدقل. قال محمد: وبه نأخذ، ينبغي للقاري أن يفهم ما يقرأ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا اشعار کی طرح قرآن مجید کو جلدی جلدی نہ پڑھو اور ردی کھجور کی طرح نہ پھینکو۔" (کوئی حرف چھوڑ نہ دو)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں قاری کو چاہیے کہ اس طرح پڑھے کہ جو جو کچھ پڑھ رہا ہے اسے سمجھے، حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٢٧٢. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عاصم بن أبي النجود عن أبي الأحوص عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه أنه قال: أما إن بكل حرف يتلو تال عشر حسنات، أما إني لا أقول لكم: الٓمٓ حرف ولكن الف ولام و ميم ثلثون حسنة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے عاصم بن ابی النجود "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ابوالاحوص "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں تلاوت کرنے والے کو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں سنو میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف، لام، میم پڑھنے پر تیس نیکیاں ملتی ہیں۔"

٢٧٣. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا يحتول الرجل من قراءة إلىٰ قراءة. قال أبو حنيفة: يعني حرف عبدالله و حرف زيد وغيره.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ابراہیم

marfat.com

"رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں آدمی قرات سے قرات کی طرف نہ پھرے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ایسا نہ کرے کہ ایک رکعت میں حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" کی قرات پڑھے اور دوسری صورت میں حضرت زید بن ثابت "رضی اللہ عنہ" کی قرات پڑھے۔"

۲۷۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن ابن مسعود رضي الله عنه كان يقرئ رجلا أعجميا: إن شجرة الزقوم طعام الأثيم، فلما أن أعياه قال له عبدالله: أما تحسن أن تقول: طعام الفاجر؟ وقال عبدالله بن مسعود رضي الله عنه إن الخطأ في كتاب الله ليس أن تقرأ بعضه في بعض، تقول: الغفور الرحيم، والغفور الحكيم، العزيز حكيم، والعزيز الرحيم، وكذلك الله تبارك و تعالىٰ، ولكن الخطأ أن تقرأ آية العذاب آية الرحمة، وآية الرحمة آية العذاب، وأن تزيد في كتاب الله ما ليس فيه. قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" ایک عجمی شخص (غیر عربی) کو یوں پڑھا رہے تھے۔ "اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمُ طَعَامُ الْاَثِیْمِ" بے شک تھوہڑ کا پیڑ گناہ گاروں کی خوراک ہے (سورۃ دخان آیت ۴۳) جب وہ نہ پڑھ سکا تو حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا کیا تو "طعام الفاجر" (کے الفاظ) اچھی طرح نہیں پڑھ سکتا؟

حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا اللہ کی کتاب میں خطا یہ نہیں کہ تو اس کے بعض کو بعض کی جگہ پڑھے مثلاً اَلْغَفُوْرُ الرَّحِیْمِ اَلْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اَلْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ

خطا یہ ہے کہ تو آیت عذاب کو آیت رحمت کے طور پڑھے اور آیت رحمت کو آیت عذاب کے طور پر پڑھے اور اللہ کی کتاب میں اس بات کا اضافہ کرے جو اس میں نہیں ہے۔" [1]

۲۷۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه كان يقول: حسنوا أصواتكم بالقرآن. قال محمد: وبه نأخذ، والقراءة عندنا كما روي طاؤوس قال: إن من أحسن الناس قراءة الذي إذا سمعته يقرأ حسبته أنه يخشى الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے

[1] اگر قرآن مجید پڑھتے ہوئے ایسا لفظ پڑھا جس سے معنی بدل جاتا ہے تو نماز نہیں ہوگی اور اگر معنی نہ بدلے تو نماز جائز ہو جائے گی بہار شریعت میں ہے کہ کوئی کلمہ زیادہ کر دیا تو وہ کلمہ قرآن میں ہے یا نہیں اور ہر صورت معنی فاسد ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر معنی تبدیل نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی اگر چہ قرآن میں اس کی کوئی مثل نہ ہو۔ ۱۲ ہزاروی (بہار شریعت حصہ ۳ ص ۷۹)

marfat.com

روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے اچھی آواز میں قرآن پڑھو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک قرات اس طرح ہے جس طرح حضرت طاؤس "رضی اللہ عنہ" سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں سب سے اچھی قرات اس شخص کی ہے کہ جب تم اس کو پڑھتا ہوا سنو تو تم اسے یوں خیال کرو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔"

۲۷۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال: كان يقال: إن الله تبارك و تعالىٰ لم يأذن لشئي إذنه للصوت الحسن بالقرآن.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جس قدر اچھے انداز سے قرآن مجید پڑھنے کی اجازت دی ہے اس قدر کسی بات کی اجازت نہیں دی۔"

باب القرآءة في الحمام و الجنب!

۲۷۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم و عن سعيد بن جبير، إن أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم كان يقرأ أحدهم جزاءه من القرآن وهو علىٰ غير وضوء. قال محمد: وبه نأخذ لا نرىٰ به بأسا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

حمام میں اور حالت جنابت میں قرأت کرنا

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام قرآن پاک کا ایک جزء وضو کے بغیر بھی پڑھ لیتے تھے۔" (یعنی زبانی پڑھتے تھے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۷۸. محمد قال: أخبرنا شعبة بن الحجاج عن عمرو بن مرة الجملي عن عبدالله بن سلمة قال: دخلت أنا ورجل من بني أسد احسب، علىٰ علي بن أبي طالب رضي الله عنه، فأراد أن يبعثنا في حاجة له، فقال لنا: إنكما علجان فعالجا عن دينكما، قال: ثم دخل الخلاء و خرج، فأخذ من المآء شيئا فمسح وجهه و كفيه، ثم رجع يقرأ القرآن، فكأنا أنكرنا ذٰلك، فقال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرء القرآن ولايحجزه عن ذٰلك وربما قال: لا يحجبه عن ذٰلك شئ ليس الجنابة. قال محمد: وبه نأخذ. لا نرىٰ بأسا بقراءة القرآن علىٰ كل حال

marfat.com

إلا أن يكون جنبا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں شعبہ بن الحجاج "رحمہ اللہ" نے عمرو بن مرہ الجملی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے خبر دی، وہ حضرت عبداللہ بن سلمہ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور ایک شخص جو میرے خیال میں بنو اسد سے تعلق رکھتے تھے حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے ہمیں اپنے ایک کام کے لئے بھیجنا چاہا تو ہم سے فرمایا تم دونوں مضبوط ہو پس اپنے دین کی حفاظت کرو، فرماتے ہیں پھر بیت الخلاء میں داخل ہوئے اور باہر تشریف لائے کچھ پانی لیا اور اسے اپنے چہرے اور ہتھیلی پر ملا پھر قرآن پاک پڑھنے لگے گو ہم نے اس بات کو عجیب سمجھا (یعنی بے وضو پڑھنا) تو آپ نے فرمایا رسول اکرم ﷺ قرآن پاک پڑھتے اور آپ کی کوئی بات نہ روکتی ان الفاظ میں بھی انہوں نے فرمایا جنابت کے علاوہ کوئی بات ان کو اس سے نہ روکتی۔" (یعنی وضو کا نہ ہونا تلاوت میں رکاوٹ نہ ہوتا)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم ہر حال میں قرآن پاک پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے مگر یہ کہ وہ جنبی ہو، حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٢٧٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد قال: سألت إبراهيم عن القراءة في الحمام، قال: ليس لذلك بني. قال محمد: وإن شئت فاقرأ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے حمام میں قرات کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ اس مقصد کے لئے نہیں بنایا گیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اگر تم چاہو تو قرات کر سکتے ہو۔"

٢٨٠. قد بلغنا عن الضحاک بن مزاحم أنه قرأ في الحمام.

ترجمہ! ہمیں ضحاک بن مزاحم "رحمہ اللہ" سے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے حمام میں قرات کی۔

٢٨١. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أربعة لا يقرؤون القرآن إلا الاية و نحوها: الجنب، والحائض، والذي يجامع أهله، وفي الحمام.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں چار قسم کے لوگ قرآن مجید ایک ایک آیت کر کے ہی پڑھ سکتے ہیں، جنبی، حیض والی عورت، جو اپنی بیوی سے جماع کرے (اور جنبی ہو جائے) اور حمام میں۔"[1]

٢٨٢. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: اذكر الله علىٰ كل حال، في

[1] ایک ایک آیت سے مراد ایک ایک لفظ ہوگا کیونکہ جنبی آدمی یا حیض والی عورت پوری آیت نہیں پڑھ سکتی۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

الحمام وغيره إذا عطست. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوں حمام وغیرہ میں جب چھینک آ جائے (تو الحمد للہ) کہتا ہوں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٢٨٣. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: احمد الله علىٰ اي حال كنت، في خلآء أو غيره. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں جس حالت میں ہوں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں (الحمد للہ کہتا ہوں) بیت الخلاء میں ہوں یا دوسری جگہ پر۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الصوم في السفر والافطار!

٢٨٤. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا إبراهيم بن مسلم عن رجل من بني سوآءة قال: خرجت أريد مكة، فلقيت رفقتين: في إحداهما حذيفة رضي الله عنه، وفي الأخرىٰ أبو موسىٰ رضي الله عنه، قال: فكنت في أصحاب حذيفة، قال: فصام حذيفة وأصحابه و أبو موسىٰ وأصحابه فكان حذيفة رضي الله عنه يعجل الإفطار و يؤخر السحور، وكان أبو موسىٰ رضي الله عنه يؤخر الافطار و يعجل السحور. قال محمد: و بقول حذيفة رضي الله عنه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

روزوں کا بیان/سفر میں روزہ اور افطاری!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے ابراہیم بن مسلم "رحمہ اللہ" نے بنوسواۃ قبیلہ کے بارے میں بیان کیا اس نے کہا مکہ مکرمہ کے ارادے سے نکلا تو میری ملاقات دو جماعتوں سے ہوئی ایک جماعت میں حضرت حذیفہ "رضی اللہ عنہ" تھے اور دوسری میں حضرت ابوموسیٰ "رضی اللہ عنہ" کہتے ہیں میں حضرت حذیفہ "رضی اللہ عنہ" کے ساتھیوں میں شامل ہوا' اب حضرت حذیفہ "رضی

marfat.com

اللہ عنہ'' اور آپ کے ساتھیوں اور حضرت ابوموسیٰ ''رضی اللہ عنہ'' اور آپ کے ساتھیوں سب نے روزہ رکھا حضرت حذیفہ ''رضی اللہ عنہ'' افطار میں جلدی کرتے اور سحری میں تاخیر کرتے تھے۔ اور حضرت ابوموسیٰ ''رضی اللہ عنہ'' افطار میں تاخیر کیا کرتے تھے اور سحری میں جلدی کرتے تھے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہم حضرت حذیفہ ''رضی اللہ عنہ'' کے قول کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۲۸۵ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: أفطر عمر بن الخطاب وأصحابه في يوم غيم، ظنوا أن الشمس قد غابت، قل: فطلعت الشمس، فقال عمر رضي الله عنه: ما تعرضنا لجنف، نتم هذا اليوم ثم نقضي يوما مكانه. قال محمد: وبه ناخذ، أيما رجل أفطر في سفر في شهر رمضان، أو حائض أفطرت ثم طهرت في بعض النهار، أو قدم المسافر في بعض النهار إلى مصره، أتم ما بقي من يومه، فلم يأكل ولم يشرب، وقضي يوما مكانه، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب ''رضی اللہ عنہ'' اور آپ کے اصحاب نے بادلوں والے دن روزہ افطار کیا ان کا خیال تھا کہ سورج غروب ہو چکا ہے، فرماتے ہیں پھر سورج ظاہر ہو گیا حضرت عمر فاروق ''رضی اللہ عنہ'' نے فرمایا ہم نے یہ کام کسی گناہ کے لئے نہیں کیا (جان بوجھ کر افطار نہیں کیا) ہم اس دن کا روزہ پورا کریں گے اور پھر اسے افطار کریں گے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جو شخص ماہ رمضان میں حالت سفر میں روزہ افطار کر لے یا حیض والی عورت روزہ نہ رکھے پھر دن کے کسی حصے میں پاک ہو جائے یا مسافر دن کے کسی حصے میں اپنے شہر میں آئے تو باقی دن مکمل کرے اس میں کھائے نہ پئے اور اس کی جگہ ایک دن کی قضاء کرے۔''[1]

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب قبلة الصائم و مباشرته!

۲۸۶ . محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل وهو صائم.

[1] اس دن کے احترام میں دن کا باقی حصہ کھانے پینے سے اجتناب کریں قضا تو بہر حال ان پر ہوگی۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

روزہ دار کا بوسہ لینا اور عورت کے ساتھ لیٹنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔"

۲۸۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا زياد بن علاقة عن عمرو بن ميمون عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل وهو صائم.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے زیاد بن علاقہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ عمرو بن میمون "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ بوسہ لیتے حالانکہ آپ روزے سے ہوتے تھے۔"

۲۸۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا رجل عن عامر الشعبي، عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصيب من وجهها وهو صائم. قال محمد. لا نرىٰ بذٰلك باسا إذا ملك الرجل نفسه عن غير ذٰلك، أي الإنزال، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے ایک شخص نے حضرت عامر بن شعبی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت عروق "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ ان کا بوسہ لیتے اور وہ روزہ دار ہوتے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی میں کوئی حرج نہیں سمجھتے بشرطیکہ آدمی اپنے نفس کو قابو میں رکھ سکتا ہو یعنی انزال سے بچ سکتا ہو، حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۸۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يباشر وهو صائم. قال محمد: لا نرىٰ بذٰلك باسا ما لم يخف علىٰ نفسه غير المباشرة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ مباشرت فرماتے، حالانکہ آپ روزہ دار ہوتے۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جب تک اسے مباشرت سے

---

[1] مباشرت کا مطلب عورت مرد کا ساتھ لیٹنا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

کسی بات (انزال) کا ڈر نہ ہو۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب ما ینقض الصوم! روزہ توڑنے والی باتیں!

۲۹۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في الرجل يمضمض أو يستنشق وهو صائم، فيسبقه المآء فيدخل حلقه، قال: يتم صومه، ثم يقضي يوما مكانه. قال محمد: وبه نأخذ، إن كان ذاكرا لصومه، فإذا كان ناسيا للصوم فلا قضاء عليه، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جو کلی کرتا یا ناک میں پانی چڑھاتا ہے تو پانی سبقت کر کے حلق میں چلا جاتا ہے، فرمایا وہ اپنے روزے کو پورا کرے پھر اس کی جگہ ایک دن قضا کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اگر اسے روزہ یاد ہو، اور اگر وہ بھول کر ایسا کرے تو اس پر قضا نہیں۔ حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۹۱۔ محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال في القيئ: لاقضآء عليه، إلا أن يكون تعمده فيتم صومه، ثم يقضيه بعد. قال محمد، وبه نأخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے قے کے بارے میں فرمایا کہ اس میں قضا نہیں البتہ جان بوجھ کر قے کرے تو روزہ پورا کرے پھر بعد میں قضا کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

۲۹۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يصيب أهله وهو صائم في شهر رمضان، قال: يتم صومه، و يقضي ما أفطر، و يتقرب إلى الله تعالىٰ بما استطاع من خير، ولو علم به الامام عزره. قال محمد: وبه نأخذ، و نرىٰ مع ذٰلك أن عليه الكفارة: عتق رقبة، فإن لم يجد فصيام شهرين متتابعين، فإن لم يستطع فإطعام ستين مسكينا، لكل مسكين نصف صاع من حنطة، أو صاع من تمر او شعير، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

marfat.com

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو ماہ رمضان میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے وہ اس روزے کو پورا کرے پھر اس کی قضا کرے اور جس قدر ممکن ہو بھلائی وغیرہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے اور اگر حکمران کو معلوم ہو جائے تو وہ اسے سزا دے۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار کرتے ہیں لیکن ہمارے نزدیک اس کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی لازم ہے ایک غلام آزاد کرے اگر نہ پائے تو دو مہینے مسلسل روزے رکھے اگر یہ بھی نہ کر سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے ہر مسکین کو نصف صاع گندم (دو کلو گندم) یا ایک صاع کھجور یا جو (چار کلو) ہے

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب فضل الصوم! روزے کی فضیلت!

۲۹۳. محمد قال: اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير قال: صوم يوم عاشوراء يعدل بصوم سنة، وصوم يوم عرفة بصوم سنتين، سنة قبلها و سنة بعدها.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عاشورہ (دسویں محرم) کا روزہ ایک سال کے روزے کے برابر ہے (یعنی ثواب میں) عرفہ (نو ذوالحجہ) کا روزہ دو سال کے روزوں کے برابر ہے اور ایک سال اس سے پہلے اور ایک سال اس کے بعد۔"

۲۹۴. محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا علي بن الأقمر: أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يظل صائما، و يبيت طاويا قائما، ثم ينصرف إلى شربة من لبن قد وضعت له فيشربها، فتكون فطره و سحوره إلى مثلها من القابلة قال: فانصرف إلى شربته، فوجد بعض أصحابه قد بلغ مجهوده فشربها، فطلب له في بيوت أزواجه طعام أو شراب، فلم يوجد، فطلبوا عند أصحابه فلم يجدوا عندهم شيئا، فقال: ومن يطعمني أطعمه الله. مرتين. فلم يجدوا شيئا يطعمونه إياه، قال: فأقبلوا على العنز، فوجدوها كأحفل ما كانت فحلبوا منها مثل شربة رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے علی بن اقمر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو خالی پیٹ قیام فرماتے پھر واپس تشریف لاتے تو دودھ نوش فرماتے جو آپ کے لئے رکھا جاتا اور وہ اتنا ہوتا جسے صرف ایک ہی مرتبہ پیا جاتا

marfat.com

(یعنی کم ہوتا) تو آپ کی افطاری اور سحری ایک جیسی ہوتی حتیٰ کہ دوسری رات آجاتی۔"

ایک رات آپ اس دودھ کی طرف تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ کسی صحابی نے سخت بھوک میں اسے پی لیا ہے آپ کیلئے ازواج مطہرات کے گھروں میں کھانے پینے کی کوئی چیز تلاش کی گئی لیکن نہ ملی صحابہ کرام کے ہاں تلاش کی گئی تو نہ ملی آپ نے دو مرتبہ فرمایا جو مجھے کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے کھلائے گا تو انہوں نے کچھ نہ پایا جو آپ کو کھلائے تو وہ ایک بکری کے پاس گئے پس اس میں پہلے سے زیادہ دودھ پایا چنانچہ اس سے رسول اکرم ﷺ کی خوراک کے مطابق دودھ دوہا گیا۔" [1]

باب زكوٰة الذهب والفضة ومال اليتيم!

۲۹۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس في أقل من عشرين مثقالا من الذهب زكوٰة، فاذا كان الذهب عشرين مثقالا ففيها نصف مثقال. فما زاد فبحساب ذٰلك وليس فيما دون مائتي درهم صدقة، فإذا بلغت الورق مائتي درهم ففيها خمسة دراهم، فما زاد فبحساب ذٰلك قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ، وكان أبو حنيفة يأخذ بذٰلك كله إلا في خصلة واحدة، فما زاد. علىٰ مائتي درهم فليس في الزيادة شئ حتىٰ تبلغ أربعين درهما، فيكون فيها درهم، فما زاد على العشرين مثقالا من الذهب فليس فيه شئ حتىٰ يبلغ أربع مثاقيل، فيكون فيه بحساب ذٰلك.

زکوۃ کا بیان/سونے اور چاندی نیز مال یتیم کی زکوۃ!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں بیس مثقال (ساڑھے سات تولے) سے کم سونے میں زکوۃ نہیں جب سونا بیس مثقال کی مقدار کو پہنچ جائے تو اس میں نصف مثقال ہے اور جو اس سے زائد ہو تو اس کے حساب سے ہے اور دو سو درہم سے کم میں زکوۃ نہیں جب چاندی دو سو درہموں کو پہنچ جائے تو اس میں پانچ درہم ہیں اس سے زیادہ میں اس حساب سے ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور وہ ان تمام باتوں کو اختیار کرتے تھے البتہ ایک بات میں اختلاف فرمایا کہ آپ کے نزدیک دو سو سے زائد درہموں میں زکوۃ نہیں حتیٰ کہ چالیس درہم ہو جائیں تو مزید ایک درہم ہوگا اور بیس مثقال سے زائد میں کچھ نہیں حتیٰ کہ چار مثقال کو پہنچ جائے پس اس میں حساب

[1] نبی اکرم ﷺ کا معجزہ اور برکت تھی کہ دودھ زیادہ ہو گیا لیکن اس کے باوجود ضرورت کے مطابق دودھا گیا اس سے معلوم ہوا کہ اگر زیادہ دولت حاصل ہو تو اسے بھی کفایت شعاری سے خرچ کرنا چاہیے ۱۲ ہزاروی۔

marfat.com

ہوگا۔"

۲۹۶۔ محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس في مال اليتيم زكوٰة ولا يجب عليه الزكوٰة حتٰى يجب عليه الصلوٰة. قال محمد وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں اور نہ ہی اس (یتیم) پر زکوٰۃ واجب ہے حتیٰ کہ اس پر نماز واجب ہو جائے۔" (بالغ ہو جائے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۲۹۸۔ محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو بكر عن عثمان بن عفان رضي الله عنه أنه كان يقول إذا حضر شهر رمضان: أيها الناس إن هذا شهر زكاتكم قد حضر، فمن كان عليه دين فليقضه، ثم ليزك ما بقي. قال محمد: وبه ناخذ، عليه الزكوٰة بعد قضآء دينه.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے ابوبکر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت عثمان بن عفان "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہوئے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو وہ فرماتے اے لوگو! تمہارا یہ زکوٰۃ کا مہینہ آ چکا ہے پس جب قرض ہو وہ اس کی ادائیگی کرے پھر باقی مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔"

۲۹۹۔ محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن ابن سيرين عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: إذا كان لك دين على الناس فقبضته فزكه لما مضىٰ. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی" وہ فرماتے ہیں ہم سے الھیثم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ابن سیرین "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب لوگوں پر تمہارا قرض ہو پس تم اسے وصول کرو تو گذشتہ (سالوں) کی زکوٰۃ بھی ادا کرو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اس پر ادائیگی قرض کے بعد زکوٰۃ (واجب) ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اس پر ادائیگی قرض کے بعد زکوٰۃ

marfat.com

(واجب) ہے اور

امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۰۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل أقرض رجلا ألف درهم قال زكاتها على الذي يستعملها و ينتفع بها. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكنا نأخذ بقول علي: زكاتها على صاحبها، إذا قبضها زكاها لما مضى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی شخص کو ایک ہزار درہم قرض دیتا ہے وہ فرماتے ہیں اس کی زکوۃ اس پر ہے جو اس رقم کو کام میں لگاتا ہے اور اس سے نفع حاصل کرتا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے اور بلکہ ہم حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" کے قول کو (جو حدیث نمبر ۲۹۹ میں ہے) اختیار کرتے ہیں اس کی زکوۃ اس کے مالک پر ہے جب وہ اس پر قبضہ کرے تو گذشتہ عرصے کی زکوۃ بھی دے۔" (یا ساتھ ساتھ دیتا رہا اگر قرض کی واپسی ممکن ہے)

باب زكوة الحلي! زیورات کی زکوۃ!

۳۰۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه أن امرأة قالت له: إن لي حليا، فهل علي فيه زكوة؟ فقال لها: نعم فقالت: إن لي ابني أخ يتامى في حجري، أفتجزئ عني أن أجعل ذلك فيهما؟ قال: نعم. قال محمد: وبه نأخذ، لا بأس بأن يعطى من الزكوة كل ذي رحم إلا ولدا، ووالدا، وولد ولد، وجدا وجدة، وإن كانوا في عياله، والزوجة لا تعطي من الزكوة، ولا نرى في شئ من الحلي زكوة إلا في الذهب والفضة، وأما في الجوهر واللؤلؤ فلا زكوة فيه إلا أن يكون للتجارة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک خاتون نے ان سے کہا میرے پاس زیورات ہیں کیا مجھ پر ان کی زکوۃ ہے؟ آپ نے اس (عورت) سے فرمایا! "ہاں" اس نے کہا میری پرورش میں میرے دو بھتیجے ہیں تو اگر میں ان پر خرچ کروں میرے طرف سے ادائیگی ہو جائے گی؟ فرمایا! "ہاں"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کسی بھی ذی رحم کو زکوۃ دی جا سکتی ہے لیکن اولاد' والد' اولاد کی اولاد' دادا' دادی' (نانا' نانی) کو نہیں دے سکتے۔ اگرچہ اس کی پرورش میں ہوں اور بیوی کو

marfat.com

زکوۃ نہیں دے سکتے۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں خاوند کو بھی زکوۃ نہ دی جائے لیکن (امام محمد رحمہ اللہ) خاوند کو زکوۃ دینے میں حرج نہیں سمجھتے [1] اور ہمارے نزدیک صرف سونے چاندی کے زیورات میں زکوۃ ہے جواہرات اور موتیوں میں زکوۃ نہیں البتہ تجارت کے لئے ہوں۔"

۳۰۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال ليس في الجوهر واللؤلؤ زكوة إذا لم يكن للتجارة. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جواہرات اور موتیوں میں زکوۃ نہیں جب تجارت کے لئے نہ ہوں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب زكوة الفطر والمملوكين! صدقہ فطر اور غلام لونڈیاں!

۳۰۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم في صدقة الرجل عن كل مملوك أو حر، أو صغير أو كبير: نصف صاع من بر، أو صاع من تمر. قال محمد: وبه ناخذ، فإن أدىٰ صاعا من شعير أجزأه أيضا. وقال أبو حنيفة نصف صاع من زبيب يجزئه، وأما في قولنا فلا يجزئه إلا صاع من زبيب.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا کہ ہر آدمی اپنے غلام آزاد، چھوٹے اور بڑے (تمام زیر کفالت) کی طرف سے (فی کس) نصف صاع گندم دو کلو یا ایک صاع کھجور دے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اگر ایک صاع جو ادا کرے تب بھی جائز ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں نصف صاع کشمش بھی کفایت کرتی ہے لیکن ہمارے نزدیک (امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک) کشمش ایک صاع ہو تو جائز ہے۔

---

[1] حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" کا استدلال ایک حدیث سے ہے حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" کی زوجہ نے ان پر صدقہ کرنے کے بارے میں سوال کیا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تیرے لئے دو اجر ہیں ایک صلہ رحمی کا دوسرا صدقے کا اس حدیث کا جواب یہ ہے کہ اس سے مراد نفلی صدقہ ہے عورت کو زکوۃ نہ دینے کی علت ہی خاوند کو زکوۃ نہ دینے کی علت ہے یعنی دونوں سے منافع مشترک ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

۳۰۴. محمد قال أخبرنا سفيان الثوري عن عثمان بن الأسود المكي عن المجاهد قال: ما سوى البر فصاعا صاعا. قال محمد: وبهٰذا ناخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں سفیان ثوری "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ عثمان بن اسود المکی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت مجاہد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا گندم کے علاوہ ہر چیز ایک ایک صاع ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

۳۰۵. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس في المملوكين والذين يؤدون الضريبة زكٰوة، ولكن إذا كانوا للتجارة كانت الزكٰوة في القيمة. قال محمد: وبه ناخذ. وهو قول ابى حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وہ غلام جو خراج (ٹیکس) ادا کرتے ہیں ان میں زکوۃ نہیں لیکن جب تجارت کے لئے ہوں تو ان کی قیمت میں زکوۃ ہوگی۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۰۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا كان المملوكون للتجارة فالصدقة من القيمة، في كل مأتي درهم خمسة دراهم. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب غلام تجارت کے لئے ہوں تو ان کی قیمت میں زکوۃ (واجب) ہوگی ہر دوسو درہم پر پانچ درہم ہوں گے۔" (کیونکہ وہ مال تجارت ہونگے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب زكوة الدواب العوامل! کام کاج کے جانوروں میں زکوۃ!

۳۰۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في الخيل السائمة التي يطلب نسلها: إن شئت في كل فرس دينار، وإن شئت عشرة دراهم، وإن شئت فالقيمة، ثم كان في كل مأتي درهم خمسة دراهم، في كل فرس ذكر أو أنثى. قال محمد: وبهٰذا كله ياخذ أبو

marfat.com

حنيفة، وأما في قولنا فليس في الخيل صدقة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ان گھوڑوں کے بارے میں جو چر کر گزارہ کرتے ہیں اوران سے نسل مطلوب ہوتی ہے فرمایا اگر تم چاہو تو ایک گھوڑے کے بدلے میں ایک دینار دو اور چاہو تو دس درہم دو اور اگر چاہو تو قیمت لگا کر دو سو درہم کی زکوۃ پانچ درہم دو گھوڑا نر ہو یا مادہ۔" (برابر ہیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔ اور ہمارا یہ کہنا کہ گھوڑوں میں زکوۃ نہیں (تو اس کی دلیل یہ احادیث ہیں)

۳۰۸. بلغنا عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: عفوت لأمتي عن صدقة الخيل والرقيق.

ترجمہ! ہمیں نبی اکرم ﷺ سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا! میری امت سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ معاف کردی گئی۔" (اگر تجارت کے لئے نہ ہوں)

۳۰۹. محمد قال: أخبرنا خيثم بن عراك بن مالك قال: سمعت أبي يقول: سمعت أبا هريرة رضي الله عنه يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ليس على المرء المسلم في فرسه ولا في عبده صدقة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت خیثم بن عراک بن مالک "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے باپ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ "رضی اللہ عنہ" سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا مسلمان پر اس کے گھوڑے اور اس کے غلام کی زکوۃ نہیں۔ [1]

۳۱۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس في الحمر السائمة زكوة.

قال محمد: وبه نأخذ وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں چرنے والے گدھوں میں زکوۃ نہیں۔"

امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۱۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: ليس فيما عمل عليه من

[1] اس سے مراد گھوڑے ہیں جو جہاد میں مجاہد استعمال کرتے ہیں اور غلام سے مراد وہ غلام ہیں جو تجارت کیلئے نہ ہوں۔ ۲۱ ہزاروی

marfat.com

الثيران صدقة، ولا على ما يكون من الإبل الطحانات و العمالات صدقة. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جن بیلوں پر کام کیا جائے ان میں زکوۃ نہیں اور وہ اونٹ جو آٹا پیسنے اور کام کاج کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں ان میں بھی زکوۃ نہیں۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب زكوة الزرع و العشر! کھیتی کی زکوۃ اور عشر!

٣١٢۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: في كل شئ أخرجت الأرض مما سقت السمآء أو سقى سيحا العشر، وما سقى بغرب أو دالية ففيه نصف العشر. قال محمد: وبهذا كان يأخذ أبو حنيفة، وأما في قولنا فليس في الخضر صدقة، والخضر: البقول، والرطاب، وما لم يكن له ثمرة باقية، نحو: البطيخ، والقثآء، والخيار، وما كان من الحنطة، والشعير، والتمر، والزبيب، وأشباه ذٰلک فليس فيه صدقة حتىٰ يبلغ خمسة أوساق والوسق ستون صاعا، والصاع القفيز الحجاجي و ربع الهاشمي، وهو ثمانية أرطال.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں زمین میں سے جو چیز نکلے اسے بارش سے سیراب کیا جائے یا نہر میں سے اس میں عشر (دسواں حصہ) ہے اور جسے ڈولوں یا رہٹ سے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

اور ہمارا یہ قول کہ سبزیوں میں زکوۃ نہیں اور سبزی سے مراد ساگ اور وہ سبزی جو باقی نہیں رہتی اور جس کا پھل باقی نہیں رہتا جیسے خربوزہ کھیرا، ککڑی، اور گندم، جو، کھجوریں، کشمش وغیرہ میں صدقہ نہیں جب تک پانچ وسق کو نہ پہنچے وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع ایک قفیز حجابی اور ہاشمی قفیر کا چوتھا حصہ ہے اور یہ آٹھ رطل (یعنی چار سیر ہے چار کلو سے کچھ کم) تو اس سلسلے میں حدیث ہے۔"

٣١٣۔ محمد قال: اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في قوله تعالىٰ: "وآتوا حقه يوم

---

[1] اس طرح مشینری کی رقم پر زکوۃ نہیں البتہ منافع پر زکوۃ ہوگی دکان کی قیمت پر نہیں نفع پر ہوگی۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

حصاده" قال: منسوخة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ اللہ عزوجل کے قول واتو حقہ یوم حصادہ کے بارے میں فرماتے ہیں یہ منسوخ ہے۔"

۳۱۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن أبي صخرة المحاربي عن زياد بن حدير قال: بعثه عمر بن الخطاب رضي الله عنه مصدقا إلى عين التمر، فأمره أن يأخذ من المصلين من أموالهم ربع العشر، ومن أموال أهل الذمة إذا اختلفوا بها للتجارة نصف العشر، ومن أموال أهل الحرب العشر.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ابوصخرہ محاربی "رحمہ اللہ" سے اور زیاد بن حدیر "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے ایک زکوۃ وصول کرنے والا "عین التمر" مقام کی طرف بھیجا تو اسے حکم دیا کہ مسلمانوں سے چالیسواں حصہ اور ذمیوں کے مال سے بیسواں حصہ وصول کرنا جب وہ وہاں تجارت کے لئے آتے جاتے ہوں اور اہل حرب کے مال سے دسواں حصہ لیں۔" (جن سے مسلمانوں کی جنگ ہو وہ اہل حرب ہیں)

۳۱۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم عن أنس بن سيرين عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: كان عمر بن الخطاب رضي الله عنه يبعث أنس بن مالك رضي الله عنه مصدقا لأهل البصرة، قال: فأرادني أن أعمل له، فقلت: لا، حتى تكتب لي عهد عمر بن الخطاب رضي الله عنه الذى كتب لک، فكتب لي أن آخذ من أموال المسلمين ربع العشر، ومن أموال أهل الذمة إذا اختلفوا بها للتجارة نصف العشر، ومن أموال أهل الحرب العشر.
قال محمد: وبهذا كله نأخذ، فأما ما اخذ من المسلمين فهو زكوة، فيوضع في موضع الزكوة، للفقرآء، والمساكين، ومن سمى الله في كتابه، وما اخذ من أهل الذمة ومن أهل الحرب يوضع موضع الخراج في بيت المال للمقاتلة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے الهيثم "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ انس بن سیرین "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت انس بن مالک "رحمہ اللہ" کو زکوۃ وصول کرنے کے لئے اہل بصرہ کی طرف بھیجتے تھے حضرت انس بن سیرین "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک "رحمہ اللہ" نے ارادہ کیا کہ میں ان کے لئے کام کروں میں نے کہا نہیں (ایسا نہیں ہوسکتا) حتیٰ کہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" مجھے وہ اجازت نامہ لکھ دیں جس طرح انہوں نے آپ کو لکھ کر دیا ہے۔"

marfat.com

تو انہوں نے میرے لئے اجازت نامہ لکھ دیا کہ میں مسلمانوں کے مال سے چالیسواں حصہ وصول کروں ذمی جب وہاں تجارت کے لئے آئیں جائیں تو ان کے مالوں سے بیسواں حصہ اور حربیوں کے مالوں سے دسواں حصہ وصول کروں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان باتوں کو اختیار کرتے ہیں جو کچھ مسلمانوں سے لیا جائے گا وہ زکوۃ ہوگی پس اس کو مصارف زکوۃ پر خرچ کیا جائے (یعنی) فقراء اور مساکین اور ان لوگوں کو دیا جائے جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے اور جو کچھ ذمیوں اور حربیوں سے لیا جائے وہ خراج کی جگہ رکھا جائے یعنی مجاہدین کے لئے بیت المال میں جمع کیا جائے۔

باب كيف تعطي الزكوة! زکوۃ کیسے دی جائے!

٣١٦. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عمرو بن جبير عن إبراهيم النخعي: أن رجلا أراد أن يعطي الزكوة أربع مائة درهم، فذهب إلى إبراهيم يدله، فكان يعطي أهل البيت عشرة دراهم، فقال إبراهيم: لو كنت أنا كان أن أغني بها أهل بيت من المسلمين أحب إلي قال محمد: وبه نأخذ، أعطى من الزكوة مابينه و بين المائتين، ولا يبلغ بها مائتين، إلا أن يكون مغرما فيعطي قدر دينه، و فضل مائتي درهم إلا قليلا، وهذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے عمرو بن جبیر "رحمہ اللہ" نے حضرت ابراہیم نخعی "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ ایک شخص نے چار سو درہم زکوۃ دینے کا ارادہ کیا تو وہ حضرت ابراہیم نخعی "رحمہ اللہ" کے پاس گیا کہ وہ اس کی راہنمائی کریں وہ ایک ایک گھر والوں کو دس دس درہم دیتا تھا تو حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" نے فرمایا اگر میں ہوتا تو مسلمانوں کو اتنا دینا مجھے زیادہ پسند تھا کہ وہ مانگنے سے بے نیاز ہو جاتے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں زکوۃ (ایک شخص کو) دو سو درہموں سے کم دی جائے دو سو تک نہ پہنچے مگر وہ قرض دار نہ ہو تو اسے قرض کے مقدار کے مطابق دی جائے (کیونکہ اس کی فوری ضرورت ہے اور قرض کی ادائیگی کے بعد وہ صاحب نصاب نہیں رہتا ۱۲ ہزاروی)

باب زكوة الإبل! اونٹوں کی زکوۃ!

٣١٧. محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه أنه قال: في خمس من الإبل شاة إلى تسع، فإذا زادت واحدة ففيها شاتان إلى أربع عشرة، فإذا زادت واحدة ففيها ثلث شياه إلى تسع عشرة، فإذا زادت واحدة ففيها أربع شياه إلى أربع و

marfat.com

عشرين، فاذا زادت واحدة ففيها ابنة مخاض إلى خمس و ثلثين، فاذا زادت واحدة ففيها شياه ابنة لبون إلى خمس واربعين، فاذا زادت واحدة ففيها حقة إلى ستين، فاذا زادت واحدة ففيها جذعة إلى خمس و سبعين فاذا زادت واحدة ففيها بنتالبون إلى تسعين، فاذا زادت واحدة ففيها حقتان الى عشرين ومائة، ثم تستقبل الفريضة، فاذا كثرت الإبل ففي كل خمسين حقة.

قال محمد: وبهذا كله ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا پانچ اونٹوں میں نوتک ایک بکری ہے جب زیادہ ہوجائیں تو دو بکریاں ہیں یہ چودہ تک ہیں جب اس سے ایک بڑھ جائے تو ان میں تین بکریاں ہیں جب ان پر ایک کا اضافہ ہوجائے تو ان میں چار بکریاں ہیں یہ مقدار چوبیس تک ہے۔ جب ان سے ایک بڑھ جائے تو ان میں ایک بنت مخاض ہے یہ پچیس تک ہیں جب ایک بڑھ جائے تو ان میں پنتالیس تک ایک بنت لبون ہے جب ایک اونٹ زائد ہوجائے تو ان میں ایک حقہ ہے یہ ساٹھ تک ہے جب ساٹھ سے ایک اونٹ بڑھ جائے تو اس میں دو حقے ہیں یہ ایک سوبیس تک ہے نئے سرے سے سلسلہ شروع کیا جائے جب اونٹ زیادہ ہوجائیں تو ہر پچاس میں ایک حقہ ہوگا۔'' [1]

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۳۱۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه أنه قال: في مائة و خمسة و عشرين من الإبل حقتان و شاة، وفي الثلاثين والمائة حقتان و شاتان، و في خمس و ثلثين مائة حقتان و ثلث شياه، و في أربعين و مائة حقتان وأربع شياه، و في خمس و أربعين و مائة حقتان وابنة مخاض، و في خمسين ومائة ثلث حقاق، قال محمد: وبهذا كله ناخذ، ثم تستقبل الفريضة أيضا، فإذا بلغت خمسين أخرىٰ كانت فيها حقة ثم تستقبل الفريضة، وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک سوپچیس اونٹوں میں دو حقے اور ایک بکری ہے ایک سوتیس میں دو حقے اور دو بکریاں ہیں ایک سو

---

[1] اونٹنی کا بچہ ایک سال کا ہوکر دوسرے سال میں داخل ہوجائے تو اسے بنت مخاض یا ابن مخاض کہتے ہیں دو سال کا ہوجائے بنت لبون اور تین سال کا ہوجائے حقہ کہلاتا ہے۔

marfat.com

پینتیس میں دو حقے اور تین بکریاں ہیں۔ایک سو چالیس میں دو حقے اور چار بکریاں ہیں ایک سو پچاس میں دو حقے اور ایک بنت مخاض ہے ایک سو پچاس میں تین حقے ہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں، پھر نئے سرے سے فریضہ شروع کیا جائے جب مزید پچاس ہوں تو ان میں ایک حقہ ہوگا پھر نئے سرے سے حساب لگایا جائے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب زكوة الغنم! — بکریوں کی زکوۃ!

۳۱۹ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه أنه قال: ليس في أقل من الأربعين من الغنم زكوة، فاذا كانت أربعين ففيها شاة إلى مائة و عشرين فاذا زادت واحدة ففيها شاتان إلى مائتين فاذا زادت واحدة على مائتين ففيها ثلث شياه إلى ثلث مائة، فاذا كثرت الغنم ففي كل مائة شاة. قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔"

چالیس بکریوں سے کم میں زکوۃ نہیں جب چالیس بکریاں ہوں تو ان میں ایک بکری ہوگی یہ ایک سو بیس (بکریوں) تک ہے جب ان پر ایک بڑھ جائے تو ان میں دو بکریاں ہوں گی یہ دو سو تک ہے، جب دو سو سے ایک بڑھ جائے تو ان میں تین بکریاں ہیں جب بکریاں زیادہ ہو جائیں تو ہر سو بکری میں ایک بکری دینا ہوگی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۲۰ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطاء بن السائب عن الحسن عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه انه بعث سعدا او سعيد بن مالک مصدقا، فأتى عمر رضي الله عنه يستأذنه في جهاد، فقال: أو لست في جهاد؟ قال: ومن أين؟ والناس يزعمون أني أظلمهم، قال: ومم ذلک؟ قال: يقولون: تحسب علينا السخلة في العدد، قال: احسبها وإن جاء بها الراعي على كتفه، أو لست تدع لهم الماخض والربي، والأثيلة و تيس الغنم؟ قال محمد و بهذا نأخذ والماخض التي في بطنها ولدها والربي التي تربي ولدها، والأثيلة التي تسمن للأكل، وإنما ينبغي للمصدق ان ياخذ من أوسط الغنم، يدع المرتفع والرذال، ويأخذ من

marfat.com

الأوساط البين فصاعدا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عطاء بن سائب "رحمہ اللہ" نے حضرت حسن "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سعد یا حضرت سعید بن مالک "رضی اللہ عنہما" کو زکوۃ کی وصولی کے لئے بھیجا وہ حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جہاد کی اجازت مانگنے لگے تو انہوں نے فرمایا کیا تم جہاد میں نہیں ہو؟[1] انہوں نے عرض کیا وہ کیسے؟ لوگ خیال کرتے ہیں کہ میں ان پر ظلم کروں گا حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے پوچھا وہ ایسا کیوں سوچتے ہیں عرض کیا وہ کہتے ہیں چھوٹی بکری بھی شمار کی جائے فرمایا شمار کرو اگر چہ چرواہا اسے اپنے کاندھے پر لے کر آئے کیا تم ان کے لئے حاملہ اور دودھ پلانے والی بکری نہیں چھوڑتے اور کھانے کے لئے موٹی تازہ کی گئی بکری اور بکرا نہیں چھوڑتے؟"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

الماخض وہ بکری جس کے پیٹ میں بچہ ہو الربی وہ جو بچہ کی پرورش کرتی ہے۔ الاکیلہ جسے کھانے کے لئے پالا جاتا ہے اور زکوۃ وصول کرنے والے کو چاہئے کہ درمیانی قسم کی بکریاں لے زیادہ قیمتی اور ادنیٰ (دونوں قسم کی بکریوں) کو چھوڑ دے اور درمیانی قسم کی ہوں تو ان سے متوسط یا بہتر لے۔"

باب زكوة البقر! گایوں (گائیں) کی زکوۃ!

۳۲۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: ليس في أقل من ثلثين من البقر شيء، فإذا كانت ثلثين من البقر ففيها تبيع أو تبيعة إلى أربعين، فاذا كانت أربعين ففيها مسنة، ثم ما زاد فبحساب ذلك. قال محمد: و بهذا كله كان يأخذ أبو حنيفة، وأما في قولنا فليس في الزيادة على الأربعين شئ حتى تبلغ البقر ستين، فإذا بلغت ستين كان فيها تبيعان أو تبيعتان والتبيع الجذع الحولي، والمسنة الثنية فصاعدا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں!

تیس سے کم گایوں میں زکوۃ نہیں جب تیس گائے ہوں تو ان میں ایک تبیع یا تبیعہ ہوگی یہ چالیس تک ہے جب چالیس ہو تو ان میں ایک مسنہ ہوگی یوں اس سے زائد میں اسی حساب سے ہوگی۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اسی بات کو اختیار کرتے تھے۔"

اور ہمارا یہ قول کہ چالیس سے زائد میں کوئی چیز نہیں حتیٰ کہ ساٹھ کو پہنچ جائیں تو جب ساٹھ تک پہنچ

[1] اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کسی بھی حوالے سے دینی اور ملی خدمات انجام دیتے ہیں وہ درحقیقت جہاد میں ہی مصروف ہیں ۱۲ ہزاروی

marfat.com

جائیں تو ان میں دو تبیعہ نر یا مادہ ہوں گے' تبیع وہ جو ایک سال کا ہو جائے اور مسنہ جو دو سال یا زیادہ کا ہو۔''

باب الرجل يجعل ماله للماسكين!

٣٢٢۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا جعل الرجل ما له في المساكين صدقة فلينظر إلى ما يسعه و يسع عياله، فليمسكه و ليتصدق بالفضل، فإذا أيسر تصدق بمثل ما أمسك. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ. وإنما عليه أن يتصدق من ماله باموال الزكوٰة الذهب، والفضة، والمتاع للتجارة، والإبل، والبقر، والغنم السائمة: فأما المتاع، والرقيق، والدور، و غير ذٰلک مما ليس للتجارة فليس عليه أن يتصدق به: إلا أن يكون عناه في يمينه.

جو شخص اپنا مال مساکین کے لئے کردے!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنا مال مساکین کے لئے صدقہ کردے تو دیکھے خود اس کی اور اس کے اہل وعیال کی ضرورت کس قدر ہے پھر اتنی مقدار روک لے اور باقی صدقہ کردے جب آسانی پیدا ہو جائے تو جس قدر روکا ہے اتنی مقدار میں صدقہ کردے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے اور اپنے اس مال میں سے دے جو مال زکوۃ ہے یعنی سونا چاندی تجارتی سامان اونٹ گائے اور بکریاں جو چرتی ہیں۔''

گھر کے ساز وسامان غلاموں اور مکانات اور دوسری اشیاء جو تجارت کے لئے نہیں اس میں سے صدقہ لازم نہیں البتہ یہ کہ قسم میں اسی سے دینے کا ارادہ کرے۔

كتاب المناسک/ باب الإحرام والتلبية!

٣٢٣۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير قال: لما انبعث به بعيره قال: لبيک اللّٰهم لبيک، لبيک لا شريک لک لبيک، إن الحمد والنعمة لک والملک لا شريک لک، لبيک إلٰه الحق لبيک، غفار الذنوب لبيک. قال محمد: إن شآء الرجل أحرم حين ينبعث به بعيره، وإن شآء في دبر صلاته، والتلبية المعروفة إلى قوله: "والملک لا شريک لک" فما زدت فحسن، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

marfat.com

مناسک حج / احرام اور تلبیہ!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب اس کا اونٹ اسے لے کر اٹھے (سوار ہو) تو کہے۔"

لَبَّيْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْکَ لَبَّيْکَ لَا شَرِيْکَ لَکَ لَبَّيْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِيْکَ لَکَ لَبَّيْکَ اِلٰهُ الْحَقِّ لَبَّيْکَ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ لَبَّيْکَ.

ترجمہ! میں حاضر ہوں یا اللہ! میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں حمد اور نعمت تیرے لئے ہے اور بادشاہی بھی، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں سچے معبود میں حاضر ہوں گناہوں کو بخشنے والے میں حاضر ہوں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں اگر چاہے تو اس وقت احرام باندھے (نیت کرے) جب سواری لے کر اسے اٹھے اور اگر چاہے تو نماز کے بعد نیت کرے اور معروف تلبیہ والملک لاشریک لک تک ہے اس سے زائد اچھی بات ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۲۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا: عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال له رجل: يا أبا عبدالرحمٰن، رأيتک تصنع أربع خصال، قال: ماهن؟ قال: رأيتک حين أردت أن تحرم ركبت راحلتک ثم استقبلت القبلة، ثم أحرمت حين البعث بک بعيرک، ورأيتک إذا طفت بالبيت لم تجاوز الركن اليماني حتى تستلمه، ورأيتک تلون لحيتک بالصفرة ورأيتک تتوضأ في النعال السبتية، قال: إني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع ذٰلک كله فصنعته. قال محمد: وبهذا كله ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبیداللہ بن عمر "رضی اللہ عنہ" نے بیان کیا وہ حضرت نافع "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص نے ان سے کہا اے ابوعبدالرحمٰن "رضی اللہ عنہ"! میں آپ کو چار کام کرتے ہوئے دیکھتا ہوں انہوں نے پوچھا وہ کونسے ہیں؟

اس نے کہا میں دیکھتا ہوں جب آپ احرام باندھنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اپنی سواری پر سوار ہوتے ہیں پھر قبلہ رخ ہو کر اس وقت احرام کی نیت کرتے ہیں جب سواری آپ کو لے کر اٹھتی ہے اور میں آپ کو دیکھتا ہوں جب آپ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہیں تو رکن یمانی سے اس وقت تک نہیں گزرتے جب تک اس کو ہاتھ

marfat.com

نہ لگالیں (یا بوسہ نہ دے دیں) اور میں دیکھتا ہوں آپ اپنی داڑھی کو زرد رنگ لگاتے ہیں اور یہ بھی دیکھتا ہوں کہ آپ ایسے چمڑے کے جوتوں میں وضو کرتے ہیں جن سے بالوں کو دور کیا گیا ہو۔"

انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ تمام کام کرتے ہوئے دیکھا ہے پس میں بھی یہ کام کرتا ہوں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب القران و فضل الإحرام! حج قران اور احرام کی فضیلت!

۳۲۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا منصور بن المعتمر عن إبراهيم النخعي عن أبي نصر السلمي عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: إذا اهللت بالحج و العمرة فطف لهما طوافين، واسع لهما سعيين بالصفا و المروة. قال منصور: فلقيت مجاهدا وهو يفتي بطواف واحد أفتي الا بهما، قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے منصور بن المعتمر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم نخعی "رحمہ اللہ" سے وہ ابونصر سلمی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔"

جب تم حج اور عمرہ (دونوں) کا احرام باندھو تو دونوں کے لئے دو طواف کرو اور دونوں کے لئے صفا مروہ کی دو مرتبہ سعی کرو۔"

حضرت منصور "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میری ملاقات حضرت مجاہد "رحمہ اللہ" سے ہوئی اور وہ قران[۱] والے کو ایک طواف کا فتویٰ دیتے تھے میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا اگر میں نے یہ حدیث سنی ہوتو میں دو طوافوں کا فتویٰ ہی دیتا۔ اور آج کے بعد دو طوافوں کا فتویٰ ہی دوں گا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۲۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن طاووس قال: لو حججت ألف حجة لم أدع القران حتى لقد كنا ندعوه الحج الأكبر، والحج الأصغر، و نرى أن حج من لم يقرن لم يكمل. قال محمد: وبه نأخذ، القران عندنا أفضل من غيره، و كل جميل حسن، وهو قول ابى

---

[۱] جب حج اور عمرہ کی اکٹھی نیت کی ہو تو اسے حج قران کہتے ہیں اور ایسا شخص قارن کہلاتا ہے قارن عمرہ کرنے کے بعد احرام سے باہر نہیں نکل سکتا جب تک حج نہ کرے۔

marfat.com

حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت طاؤس "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اگر میں ایک ہزار حج بھی کروں تو قران کو نہیں چھوڑوں گا حتیٰ کہ ہم اسے حج اکبر کہتے تھے اور محض حج کو حج اصغر کہتے تھے اور ہمارا خیال ہے کہ جو قران نہیں کرتا اس کا حج مکمل نہیں ہوتا۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہمارے نزدیک قران دوسری قسم کے حج سے افضل ہے اور تمام صورتیں اچھی ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٣٢٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه إنما نهيٰ عن الإفراد، فأما القران فلا، يعني بقوله: "نهٰى عن الإفراد" إفراد العمرة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حج افراد سے منع فرمایا قران سے نہیں مطلب یہ ہے کہ صرف عمرہ سے منع فرمایا قران کی ترغیب کے لئے ایسا کیا۔"

٣٢٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عمرو بن مرة عن عبدالله بن سلمة عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: تمام الحج والعمرة أن تحرم بهما من جوف دويرتك. قال محمد: وبه نأخذ، ما عجلت من الإحرام فهو أفضل إن ملكت نفسك، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے عمرو بن مرہ "رحمہ اللہ" نے عبداللہ بن سلمہ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حج و عمرہ کی تکمیل یہ ہے کہ اپنے گھروں کے اندر سے احرام باندھو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اگر تم اپنے آپ کو کنٹرول کر سکتے ہو تو احرام میں جس قدر جلدی کرو اتنا ہی اچھا ہے۔"

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٣٢٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا شيخ من ربيعة عن معاوية بن إسحاق القرشي قال: إن الحاج مغفور له ولمن استغفر له إلىٰ انسلاخ المحرم.

---

[1] احناف کے نزدیک قران افضل ہے کیونکہ حج کی اس صورت میں مشقت زیادہ ہے اور ڈبل فائدہ ہے عمرہ بھی ہو جاتا ہے اور حج بھی۔

marfat.com

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے ایک شیخ "رحمہ اللہ" نے ربیعہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ معاویہ بن اسحاق قریشی "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حج کرنے والے اور جس کے لئے وہ بخشش مانگے بخشش ہو جاتی ہے یہاں تک کہ وہ احرام کھول دے۔"

۳۳۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أيوب بن عائذ الطائي عن مجاهد قال: حاج بيت الله والمعتمر والمجاهد في سبيل الله وفد الله، دعاهم فأجابوه، و يعطيهم ما سألوه.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے ایوب بن عائذ الطائی "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت مجاہد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے گھر کا حج اور عمرہ کرنے کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے اللہ تعالیٰ کا وفد ہیں اس نے ان کو بلایا تو وہ حاضر ہو گئے وہ ان کو وہ چیز عطا کرتا ہے جس کا وہ سوال کرتے ہیں۔"

۳۳۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن مالك الهمداني عن أبيه قال: خرجنا في رهط يريد مكة، حتى إذا كنا بالربذة رفع لنا خبآء فإذا فيه أبو ذر الغفاري رضي الله عنه، فأتيناه فسلمنا عله، فرفع جانب الخبآء فرد السلام، فقال: من أين أقبل القوم فقلنا من الفج العميق، قال: فأين تؤمون؟ قالوا: البيت العتيق، قال: الله الذى لا إله إلا هو ما أشخصكم غير الحج؟ فكرر ذٰلک علينا مرارا فحلفنا له فقال: انطلقوا نسككم ثم استقبلوا العمل.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے محمد بن مالک الہمدانی "رحمہ اللہ" نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم ایک جماعت میں مکہ مکرمہ کے ارادے سے نکلے حتیٰ کہ جب ہم مقام ربذہ میں تھے تو ہمارے لئے ایک خیمہ ظاہر کیا گیا (دکھایا گیا) اس میں حضرت ابوذر غفاری "رضی اللہ عنہ" تھے ہم نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے خیمے کا ایک کنارہ اٹھا کر سلام کا جواب دیا اور فرمایا یہ لوگ کہاں سے آئے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا دور سے آئیں ہیں فرمایا تم کہاں کا ارادہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کہ قدیم گھر (خانہ کعبہ) کا فرمایا اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تم صرف حج کی نیت سے آئے ہو؟ انہوں نے سوال بار بار کیا تو ہم نے ان کے سامنے قسم کھائی انہوں نے فرمایا احکام حج کی ادائیگی کرو پھر اپنے کام پر چلے جاؤ۔"

باب الطواف والقرآءة في الكعبة!

۳۳۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رمل من الحجر إلى الحجر. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

marfat.com

کعبہ شریف کا طواف اور اس میں قرات!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "ر
اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک ر
کیا۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٣٣٣. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن رجل عن عطاء بن أبي رباح قال: رمل رسول الله صلى الله عليه وسلم من الحجر إلى الحجر. قال محمد: وبه نأخذ الرمل في الأشواط الثلثة الأول من الحجر الأسود حين يبتدئ الطواف حتى ينتهي إليه ثلثة أطواف كاملة، و يمشي الأربعة الأواخر مشيا على هينته، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ ایک شخص سے اور وہ حضرت عطاء بن ابی رباح "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں پہلے تین چکروں میں حجر اسود سے جہاں طواف شروع ہوتا ہے رمل شروع کردیں حتیٰ کہ وہاں تک تین چکر مکمل ہو جائیں اور آخری چکروں میں عام حالت پر چلے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٣٣٤. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد أنه سعى بين الصفا والمروة مع عكرمة، فجعل حماد يصعد الصفا ولا يصعده عكرمة، و يصعد حماد المروة ولا يصعده عكرمة. قال: فقلت: يا أبا عبدالله: الا تصعد الصفا والمروة؟ فقال: هٰكذا طواف رسول الله صلى الله عليه وسلم. قال حماد: فلقيت سعيد بن جبير فذكرت ذٰلک له، فقال: إنما طاف رسول الله صلى الله عليه وسلم علٰى راحلته وهو شاک، يستلم الأركان بمحجن، فطاف بالصفا والمروة علٰى راحلته، فمن أجل ذٰلک لم يصعد. قال محمد: و بقول سعيد بن جبير نأخذ، ينبغي للرجل أن يصعد على الصفا والمروة، فيستقبل الكعبة حيث يراها، ثم يدعو، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

---

[1] کندھوں کو حرکت دیتے ہوئے قدرے تیزی سے چلنا رمل کہلاتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عکرمہ ''رضی اللہ عنہ'' کے ہمراہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تو حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' صفا پر چڑھتے تھے جب کہ حضرت عکرمہ ''رضی اللہ عنہ نہیں چڑھتے تھے، اسی طرح حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' مروہ پر تشریف لے جائے اور حضرت عکرمہ نہیں جاتے تھے۔''

حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں میں نے کہا اے ابوعبداللہ ''رضی اللہ عنہ'' (حضرت عکرمہ کی کنیت) کیا آپ صفا مروہ پر تشریف نہیں لے جاتے؟ تو انہوں نے فرمایا رسول اکرم ﷺ کا طواف اسی طرح تھا۔''

حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں میں حضرت سعید بن جبیر ''رضی اللہ عنہ'' سے ملا تو ان سے یہ بات عرض کی انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے سواری پر طواف کیا اور آپ علیل تھے آپ عصا مبارک سے استلام کرتے (حجر اسود پر عصا مبارک لگا کر اسے بوسہ دیتے) تو آپ نے صفا اور مروہ پر سعی بھی سواری کی حالت میں فرمائی اسی وجہ سے آپ صفا مروہ پر تشریف نہیں لے گئے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم حضرت سعید بن جبیر ''رضی اللہ عنہ'' کے قول کو اختیار کرتے ہیں پس وہ (سعی کرنے والا) قبلہ رخ ہو جہاں سے خانہ کعبہ کو دیکھ سکے پھر دعا مانگے۔

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۳۳۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير أنه قرأ في الكعبة في الركعة الأولى بالقرآن، وفي الركعة الثانية بقل هو الله أحد، قال محمد: ولسنا نرى بهذا بأسا إذا فهم ما يقول، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت سعید بن جبیر ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کعبہ شریف میں پہلی رکعت میں قرآن مجید مکمل پڑھا اور دوسری رکعت میں **قل هو الله احد** سورت پڑھی۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جب کہ سمجھ کر پڑھے۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب متى يقطع التلبية؟ والشرط في الحج!

۳۳۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: يقطع المحرم التلبية بالعمرة إذا استلم الحجر، و يقطع التلبية بالحج في أول حصاه يرمي بها جمرة العقبة. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى.

marfat.com

تلبیہ کب ختم کیا جائے؟ اور حج میں کوئی شرط رکھنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عمرہ کرنے والا محرم جب حجر اسود کا استلام کرے تو تلبیہ ختم کردے اور حج کرنے والا جمرہ عقبہ کو پہلی کنکری مارنے کے ساتھ ہی تلبیہ ختم کردے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٣٣٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل يشترط في الحج قال: ليس شرطه بشئ. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ کسی شخص کے حج میں کوئی شرط رکھنے کی کوئی حقیقت نہیں۔

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

باب العمرة في اشهر الحج و غيرها!

٣٣٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الرجل إذا أهل بالعمرة في غير أشهر الحج ثم أقام حتىٰ يحج، أو رجع إلىٰ أهله ثم حج فليس بمتمتع، وإذا أهل بالعمرة في أشهر الحج ثم رجع إلىٰ أهله ثم حج فليس بمتمتع، وإذا اعتمر في أشهر الحج ثم أقام حتىٰ يحج فهو متمتع. قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

حج کے مہینوں اور اس کے علاوہ عمرہ کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص حج کے علاوہ مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھے پھر وہاں مقیم ہو جائے حتیٰ کہ حج کرے یا گھر کی طرف واپس آجائے پھر حج کرے تو وہ متمتع نہیں ہے اور جب حج کے مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھے پھر گھر کی طرف واپس آجائے پھر حج کرے وہ بھی متمتع ہے اور جب حج کے مہینوں میں عمرہ کرے پھر وہاں ٹھہر جائے حتیٰ کہ حج کرے تو وہ متمتع ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

marfat.com

۳۳۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في رجل من أهل مكة اعتمر في اشهر الحج ثم حج من عامه ذٰلک قال: لیس عله هدي بمتعته. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابی حنیفة رحمه اللّٰه تعالٰی، و ذٰلک لقول اللّٰه تعالٰی، "ذٰلک لمن لم یکن أهله حاضری المسجد الحرام".

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو مکہ کا رہنے والا ہو اور حج کے دنوں میں عمرہ کرے پھر اسی سال حج کرے تو اس پر تمتع کی قربانی نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

اس کی وجہ ارشاد خداوندی ہے!

لِمَنْ لَّمْ یَکُنْ اَھْلُهٗ حَاضِرِ ی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. (سورۃ بقرہ آیت ۱۹۶)

ترجمہ! یہ حکم یعنی تمتع ان لوگوں کے لئے جو مسجد حرام کے قریب رہنے والے نہ ہوں۔"

۳۴۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهیم في الرجل یقدم متمتعا في شهر رمضان فلا یطوف حتٰی یدخل شوال قال: هو متمتع: لأنه طاف في أشهر الحج قال محمد: وبه ناخذ، عمرته في الشهر الذي یطوف فیه، ولیس في الشهر الذي یحرم فیه، وهو قول ابی حنیفة رحمه اللّٰه تعالی.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو ماہ رمضان میں تمتع کے طور پر آتا ہے اور طواف نہیں کرتا حتیٰ کہ شوال کا مہینہ داخل ہو جاتا ہے تو فرمایا وہ متمتع ہے کیونکہ اس نے حج کے مہینوں میں طواف کیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اس کا عمرہ اس مہینے میں ہوگا جس میں اس نے طواف کیا اس مہینے میں نہیں جس میں احرام باندھا۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۴۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنیفة عن حماد عن إبراهیم في الرجل یفوته صوم ثلثة أیام في الحج قال: علیه الهدي، لا بدمنه ولو أن یبیع ثوبه. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابی حنیفة رحمه اللّٰه تعالٰی.

marfat.com

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس سے حج کے دنوں میں تین دنوں کے روزے چھوٹ جائیں تو وہ فرماتے ہیں اس پر قربانی (لازم) ہے اگر چہ اسے اپنے کپڑے فروخت کرنا پڑیں۔"[!]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۴۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا يزيد بن عبدالرحمٰن عن عجوز من العتيک عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها أنها قالت: لا بأس بالعمرة في أي السنة شئت ما خلا خمسة أيام. يوم عرفة، و يوم النحر، وأيام التشريق. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى، إلا أنا نقول: عشية عرفة، فأما غداة عرفة فلا بأس بالعمرة فيها.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے یزید بن عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ عتیک (قبلہ) کی ایک خاتون (معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں اور وہ ام المومنین حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" سے روایت کرتی ہیں ام المومنین نے فرمایا سال کے جس حصے میں عمرہ کرو کوئی حرج نہیں سوائے پانچ دنوں کے، اور وہ یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) یوم نحر (قربانی کا دن دس ذوالحجہ) اور ایام تشریق ہیں۔" (گیارہ بارہ اور تیرہ ذوالحجہ)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے البتہ ہم نو ذوالحجہ کی صبح کی بات کرتے ہیں، اس کی رات (گذشتہ) رات میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔"

باب الصلوٰة بعرفة و جمع! عرفات اور مزدلفہ میں نماز!

۳۴۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا صليت يوم عرفة في رحلک فصل كل واحد من الصلوٰتين لوقتها، ولا ترتحل من منزلک حتیٰ تفرغ من الصلوٰة. قال محمد: وبهٰذا كان يأخذ أبو حنيفة رحمه الله تعالى، فأما في قولنا فإنه يصليها في رحله كما يصليها مع الإمام، يجمعهما جميعا بأذان وإقامتين: لأن العصر انما قدمت للوقوف، وكذٰلک بلغنا عن عائشة أم المؤمنين و عن عبدالله بن عمر، و عن عطاء بن أبي رباح، و عن مجاهد.

! اس کی وجہ یہ ہے کہ روزے بطور بدل رکھنا ہوتے ہیں جب بدل فوت ہو جائے تو اصل کی طرف رجوع ہوگا یعنی قربانی کرنا ہوگی۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی! وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم نو ذوالحجہ کو اپنی منزل (خیمہ وغیرہ) میں نماز پڑھو تو ہر نماز کو اس کے وقت پر پڑھو اور جب تک نماز سے فارغ نہ ہو جاؤ اپنی منزل سے کوچ نہ کرو۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

ہمارا یہ قول ہے کہ وہ اپنی منزل میں اسی طرح نماز پڑھے جس طرح امام کے ساتھ پڑھتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کہ دونوں کو ایک اذان اور دوبارہ اقامت کے ساتھ جمع کرے کیونکہ عصر کی نماز وقوف (عرفات) کے لئے مقدم کی گئی۔"

ام المومنین حضرت عائشہ "رضی اللہ عنہا" حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عطا اور حضرت مجاہد "رضی اللہ عنہم" سے ہم تک یہ بات پہنچی۔"

۳۴۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الصلوٰة بجمع قال: إذا صليتهما بجمع صليتهما بإقامة واحدة، وإن تطوعت بينهما فاجعل لكل واحدة إقامة، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ، ولا يعجبنا أن يتطوع بينهما.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب تم یہ دونوں نمازیں مزدلفہ میں پڑھو تو ایک اقامت سے پڑھو اور دونوں کے درمیان نوافل (اور سنتیں) پڑھو تو دونوں کے لئے الگ الگ اقامت کہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور ان کے درمیان نفل ہمیں پسند نہیں۔"

۳۴۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه لم يكن يخرج يوم عرفة من منزله، وقال أبو حنيفة: التعريف الذي يصنعه الناس يوم عرفة محدث، إنما التعريف بعرفات. قال محمد: وبه نأخذ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نو ذوالحجہ کو اپنی منزل (خیمے) سے نہیں نکلتے تھے[2]

---

[1] عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں اس صورت میں جمع ہوتی ہیں جب مسجد میں امام کے پیچھے ہوں ورنہ اپنے اپنے وقت پر ادا کی جائیں گی۔۱۲ ہزاروی

[2] یعنی لوگ نو ذوالحجہ گھروں سے باہر نکل کر کسی جگہ جمع ہوتے ہیں اور اسے عرفات منانا کہتے ہیں تو حضرت ابراہیم "علیہ السلام" اس طرح نہیں کرتے تھے کیونکہ یہ بدعت ہے۔۱۲ ہزاروی

marfat.com

اور امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں۔ لوگ جو نو ذوالحجہ کو عرفات مناتے ہیں یہ بدعت ہے عرفات کا وقوف تو عرفات میں ہوتا ہے۔'' (دوسری جگہ نہیں ہوتا)

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔''

باب من واقع أهله وهو محرم! حالت احرام میں ہمبستری کرنا!

۳۴۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عبدالعزيز بن رفيع عن مجاهد عن ابن عباس رضي الله عنهما: أن رجلا أتاه فقال: إني قبلت امرأتي وأنا محرم، فحذفت بشهوتي، فقال: إنك شبق. أهرق دماوتم حجك. قال محمد: وبه نأخذ، ولا يفسد الحج حتى يلتقي الختانان وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وكذلك بلغنا عن عطاء بن أبي رباح.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی وہ حضرت عبدالعزیز بن رفیع ''رحمہ اللہ'' سے وہ حضرت مجاہد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابن عباس ''رضی اللہ عنہما'' سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے حالت احرام میں اپنی بیوی کا بوسہ لیا اور یوں اپنی شہوت کو توڑا انہوں نے فرمایا یہ تو شدید شہوت ہے خون بہاؤ (قربانی کرو) اور اپنے حج کو پورا کرو۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے اور ہمیں حضرت عطا بن ابی رباح ''رضی اللہ عنہ'' سے بھی یہی بات پہنچی ہے۔''

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور جب تک دو شرمگاہیں باہم مل نہ جائیں حج فاسد نہیں ہوتا۔''

۳۴۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عطاء بن أبي رباح عن ابن عباس رضي الله عنهما قال إذا جامع بعد ما يفيض من عرفات فعليه بدنة، ويقضي ما بقي من حجه، وتم حجه. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی وہ حضرت عطاء بن ابی رباح ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابن عباس ''رضی اللہ عنہما'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب عرفات سے واپسی کے بعد جماع کرے تو اس پر بڑا جانور (گائے یا اونٹ) لازم ہے اور حج کے باقی ارکان کو پورا کر کے حج کو مکمل کرے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۳۴۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن سعيد بن جبير عن ابن عمر رضي الله

maktabah.org

عنهما قال اذا جامع بعد ما يفيض من عرفات فعليه دم، و يقضي ما بقي من حجه، و عليه الحج من قابل قال محمد: ولسنا ناخذ بهٰذا القول، والقول ما قال فيه ابن عباس رضي الله عنهما.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت سعید بن جبیر "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب عرفات سے واپسی کے بعد جماع کرے تو اس پر دم (قربانی) لازم ہے اور حج کے باقی افعال کو پورا کرے اور آئندہ سال حج کی قضا واجب ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور اس سلسلے میں حضرت ابن عباس "رضی اللہ عنہما" کا قول معتبر ہے۔" (یعنی حدیث نمبر ۳۴۷ میں جو کچھ بیان ہوا)

۳۴۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: من قبل وهو محرم فعليه دم.

قال محمد: وبه نأخذ إذا قبل بشهوة، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جو شخص حالت احرام میں بوسہ لے اس پر دم لازم ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب شہوت کے ساتھ بوسہ لے۔"
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من نحر فقد حل! جس نے قربانی کی وہ احرام سے نکل گیا!

۳۵۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد في المتمتع: إذا نحر الهدي يوم النحر فقد حل. قال محمد: وبه نأخذ إذا حلق إلا أنه لم يحل له النسآء خاصة حتٰى يزور البيت فيطوف طواف الزيارة وأما غير النسآء والطيب فقد حل ذٰلك له إذا حلق رأسه قبل أن يطوف البيت، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے متمتع کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جب قربانی کے دن قربانی کرے تو وہ احرام سے نکل گیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں، جب سر منڈا لے (تو احرام سے نکل گیا) لیکن اس کے لئے عورتیں حلال نہیں ہوں گی (جماع جائز نہ ہوگا) حتیٰ کہ بیت اللہ شریف کا طواف زیارت کر لے، عورتوں (یعنی جماع) اور خوشبو کے علاوہ سب کچھ جائز ہو جاتا ہے جب طواف سے پہلے سر منڈا لے۔" (کیونکہ سر منڈوانا احرام سے نکلنے کے اسباب میں سے ہے) حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

marfat.com

باب من احتجم وهو محرم والحلق!

٣٥١۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو السوار عن أبي حاضر: أن رسول الله صلى الله عليه وآلہ وسلم احتجم وهو صائم محرم. قال محمد: وبه ناخذ ولكن لا ينبغي للمحرم أن يحلق شعرا إذا احتجم، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

حالت احرام میں پچھنہ لگوانا اور سر منڈوانا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے فرمایا! ہم سے ابوالسوار "رحمہ اللہ" نے ابوحاضر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے روزے اور احرام کی حالت میں پچھنہ لگوایا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں لیکن محرم کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ پچھنہ لگواتے وقت سر منڈوائے، حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٣٥٢۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: من أخذ الرأس من النسآء فهو أفضل، والحلق للرجال أفضل يعني في الإحرام. وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ، وما أحب للمرأة أن تأخذ أقل من الأنملة من جوانب رأسها.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے ہمیں خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے، وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں عورتوں کا بالوں میں کچھ کاٹنا اور مردوں کے لئے سر منڈوانا افضل یعنی احرام کی صورت میں۔"

ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے اور عورت کے لئے پسندیدہ نہیں کہ سر کے کناروں سے (انگلیوں کے) پوروں سے کم بال کاٹے۔"

باب من احتاج من علة فهو محرم!

٣٥٣۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: في الشقاق إذا احرمت قال: ادهنه بالسمن والودک. وقال سعيد بن جبير بكل شئ تاكله. قال محمد: وبقول سعيد ناخذ مالم يكن فيه طيب، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالیٰ.

جو شخص حالت احرام میں کسی بیماری کی وجہ سے مجبور ہو جائے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ

marfat.com

اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں انہوں نے شقاق (بیماری جس سے جسم پھٹ جاتا ہے) کے بارے میں فرمایا کہ حالت احرام میں گھی اور چربی وغیرہ سے تر کر سکتا ہے (تیل لگا سکتا ہے) حضرت سعید بن جبیر ''رضی اللہ عنہ'' فرماتے ہیں ہر ایسی چیز (استعمال کر سکتے ہو) جسے تم کھاتے ہو۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم حضرت سعید ''رضی اللہ عنہ'' کے قول کو اختیار کرتے ہیں لیکن ایسی چیز جس میں خوشبو نہ ہو' حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۳۵۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد قال: قلت لإبراهيم: يغتسل المحرم؟ قال: ما يصنع الله بدرنه شيئا. قال محمد: وبه نأخذ، لا نرى بأسا، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے پوچھا کہ محرم غسل کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کی میل کو کیا کرے گا۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۳۵۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في ظفر المحرم ينكسر قال: يكسره. قال سعيد بن جبير: يقطعه. قال محمد: وكل ذلك حسن، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ محرم کا ناخن ٹوٹ جائے تو فرمایا اسے توڑ دے۔ حضرت سعید بن جبیر ''رضی اللہ عنہ'' فرماتے ہیں اسے کاٹ دے' دونوں طریقے بہتر ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۳۵۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: يستاك المحرم من الرجال والنساء. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضر امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں محرم مرد اور عورت مسواک کر سکتے ہیں۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

marfat.com

باب الصيد في الإحرام!　　حالت احرام میں شکار!

٣٥٧. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا أهللت بهما جميعا العمرة والحج فاصبت صيدا فإن عليك جزاء ين، فإن أهللت بعمرة كان عليك جزاء، فإن أهللت بالحج كان عليك جزاء. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب تم عمرہ اور حج دونوں کا احرام باندھو اور شکار کرو تو تم پر دو جزائیں ہوں گی اور اگر صرف عمرہ کا احرام باندھو تو ایک جزا ہوگی اور صرف حج کا احرام باندھو تو بھی تم پر ایک جزا ہوگی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٣٥٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا محمد بن المنكدر عن أبي قتادة رضي الله عنه قال: خرجت في رهط من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس في القوم إلا محرم غيرى فبعرت بعانة فرث الى فرسى فركبتها وعجلت عن سوطى فقلت لهم ناولونى فابوا فنزلت عنها فأخذت سوطي. ثم ركبتها فطلبت العانة، فأصبت منها حمارا، فأكلت وأكلوا معي.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے محمد بن منکدر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابوقتادہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں صحابہ کرام کی ایک جماعت میں نکلا اور ان میں میرے علاوہ سب محرم تھے میں نے جنگلی گدھوں کا ایک ریوڑ دیکھا تو اپنے گھوڑے پر کود کر سوار ہو گیا اور اپنی لاٹھی کی طرف جلدی کی اور لوگوں سے کہا مجھے میری لاٹھی دو انہوں نے انکار کیا تو میں نے اتر کر لاٹھی پکڑ لی پھر میں سوار ہو کر اس ریوڑ کی طلب میں چلا اور ایک گودخر کا شکار کر لیا پھر اس سے میں نے بھی کھایا اور انہوں نے بھی کھایا۔"

٣٥٩. محمد قال: أخبرنا ابو حنفية قال: حدثنا أبو سلمة عن رجل عن أبي هريرة رضي الله عنه قال مررت في البحرين فسالوني عن لحم الصيد يصيده الحلال هل يصلح للمحرم أن ياكله؟ فافتيتهم باكله وفي نفسي منه شئ، ثم قدمت على عمر بن الخطاب رضي الله عنه، فذكرت له ما قلت لهم، فقال: لو قلت غير هذا، ما أقتيت بين اثنين ما بقيت.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم

marfat.com

سے ابوسلمہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ایک شخص کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں بحرین میں گزر رہا تھا تو لوگوں نے مجھ سے اس شکار کے گوشت کے بارے میں پوچھا جسے کسی غیر محرم نے شکار کیا کہ کیا محرم اس سے کھا سکتا ہے؟ میں نے ان کو کھانے کا فتویٰ دیا لیکن میرے دل میں کچھ وسوسہ تھا پھر میں حضرت عمر بن خطاب "رضی اللہ عنہ" کی خدمت میں حاضر ہوا تو جو فتویٰ دیا تھا اس کے بارے میں ان کو بتایا انہوں نے فرمایا اگر تم اس کے علاوہ کوئی بات کہتے تو جب تک زندہ رہتے فتویٰ نہ دے سکتے۔"[1]

٣٦٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا هشام بن عروة عن أبيه عن جدة الزبير بن العوام رضي الله عنه قال: كنا نحمل لحم الصيد صفيفا، و نتزود و ناكله و نحن محرمون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے ہشام بن عروہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا حضرت زبیر بن عوام "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم شکار کا خشک گوشت اٹھاتے اور اسے محفوظ کر کے کھاتے تھے اور ہم رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ حالت احرام میں ہوتے تھے۔"

٣٦١. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن محمد بن المنكدر عن عثمان بن محمد عن طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه قال: تذاكرنا لحم الصيد ياكله المحرم والنبي صلى الله عليه وسلم نائم، فارتفعت أصواتنا، فاسيقظ النبي صلى الله عليه وسلم فقال: فيم تنازعون؟ فقلنا: في لحم الصيد ياكله المحرم، فأمرنا بأكله، قال محمد: وبهٰذا ناخذ، إذا ذبح الحلال الصيد فلا بأس بأن ياكله المحرم، وأن كان ذبحه من أجله، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. قال محمد: وأراهم في هٰذا الحديث قد تنازعوا في الفقه، فارتفعت أصواتهم، فاستيقظ النبي صلى الله عليه وسلم لذٰلک، فلم يعبه عليهم.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت محمد بن المنکدر "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت عثمان بن محمد "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں ہم شکار کے گوشت کے متعلق گفتگو کر رہے تھے جسے محرم کھاتا ہے اور نبی اکرم ﷺ آرام فرما رہے تھے ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو آپ بیدار ہو گئے پوچھا تم کس بات میں جھگڑ رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا شکار کے گوشت کے بارے میں جسے محرم کھاتا تو آپ نے ہمیں کھانے کی اجازت دی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب غیر محرم شکار کرے تو محرم کے

[1] مطلب یہ ہے کہ آپ کا فتویٰ درست ہے اگر تم اس کے خلاف فتویٰ دیتے تو میں تمہیں زندگی بھر فتویٰ دینے سے روک دیتا۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

کھانے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ وہ اس (محرم) کے لئے ذبح کرے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ ان لوگوں نے اس حدیث میں فقہی حوالے
بحث کی تو ان کی آوازیں بلند ہوگئیں اس پر رسول اکرم ﷺ بیدار ہوگئے اور آپ نے کوئی عیب نہ لگایا۔" (اعتراض نہ

٣٦٢۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عنه حماد عن إبراهيم قال: إذا اشترك القوم المحرمون في صيد فعلىٰ كل واحد منهم جزاؤه. قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، ألا ترى ان القوم يقتلون الرجل جميعا خطأ فعلىٰ كل واحد كفارة عتق رقبة مؤمنة، فإن لم يجد فصيام شهرين متتابعين؟

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "ر
اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کئی احرام والے ایک شکار میں
شریک ہوں تو ہر ایک پر اس کی جزا ہوگی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب کچھ لوگ غلطی سے کسی کو قتل کردیں تو ہر ایک پر ایک مومن غلام (لونڈی) بطو
کفارہ لازم ہو جاتا ہے اگر غلام نہ پائے تو دو مہینے کے مسلسل روزے رکھے۔"

٣٦٣۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الهيثم بن أبي الهيثم عن الصلت بن حنين عن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما قال: أهدي له ظبيان و بيض نعام في الحرم، فأبىٰ أن يقبله وقال: هلا ذبحتهما قبل أن تجئني بهما؟ قال محمد: وبه نأخذ، إذا أدخل شئ من الصيد الحرم حيالم بحل ذبحه، ولا بيعه، وخلى سبيله، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم
سے ھیثم بن ھیثم "رحمہ اللہ" نے صلت بن حنین "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت عبداللہ بن عمر
"رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ انہیں حرم میں دو ہرن اور شتر مرغ کا انڈہ بطور ہدیہ پیش کیا
گیا تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کردیا اور فرمایا تم نے ان کو لانے سے پہلے ذبح کیوں نہیں کیا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی چیز کو اختیار کرتے ہیں جب کوئی چیز حرم میں زندہ لائی
جائے تو اس کو ذبح کرنا اور بیچنا جائز نہیں اسے چھوڑ دیا جائے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

marfat.com

باب من عطب هديه فی الطريق!

۳۶۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا منصور بن المعتمر عن إبراهيم النخعي عن خاله عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها قالت: سألتها عن الهدي إذا عطب في الطريق كيف يصنع به؟ قالت: أكله أحب إلىّ من تركه للسباع. وقال أبو حنيفة: فإن كان واجبا فاصنع به ما أحببت وعليك مكانه، وإن كان تطوعا فتصدق به على الفقرآء فإن كان ذلك في مكان لا يوجد فيه الفقرآء فانحره، واغمس نعله في دمه، ثم اضرب به صفحته، ثم خل بينه و بين الناس يأكلون، فإن أكلت منه شيئا فعليك مكان ما أكلت وإن شئت صنعت به ماأحببت و عليك مكانه. قال محمد: وبهذا نأخذ.

قربانی کا جانور راستے میں عاجز ہو جائے!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے منصور بن معتمر ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ حضرت ابراہیم نخعی ''رحمہ اللہ'' سے وہ اپنے ماموں سے اور وہ حضرت عائشہ ''رضی اللہ عنہا'' سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ام المومنین سے قربانی کے اس جانور کے بارے میں پوچھا جو راستے میں عاجز ہو جاتے ہیں (اور ہلاکت کے قریب ہو جائیں) تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟ انہوں نے فرمایا اسے درندوں کے لئے چھوڑنے کی بجائے کھانا زیادہ پسندیدہ ہے۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں اگر وہ واجب (قربانی) ہے تو تم جیسے چاہو کرو اور اس کی جگہ دوسرا جانور تم پر لازم ہوگا اور اگر نفلی ہو تو فقراء پر صدقہ کرو اگر وہ ایسی جگہ ہو جہاں فقراء نہ پائے جاتے ہوں تو اسے ذبح کر دو اور اس کی نعل (ہار وغیرہ) کو خون میں غوطہ دو پھر اس کے ایک پہلو پر مارو اور اس کے بعد اسے لوگوں کے لئے چھوڑ دو وہ اسے کھائیں اگر تم اس سے کچھ بھی کھاؤ گے تو جس قدر کھایا ہے اس کا بدلہ دینا ہوگا اور اگر چاہو تو اپنی مرضی کا عمل کرو اور اس کی جگہ دوسرا جانور تم پر لازم ہو جائے گا۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔''

باب ما يصلح للمحرم من اللباس و الطيب!

۳۶۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن خارجة بن عبدالله قال: سألت سعيد بن المسيب عن الهميان يلبسه المحرم؟ فقال: لا بأس به. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

marfat.com

محرم کے لئے لباس اور خوشبو سے کیا درست ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ خارجہ بن عبداللہ "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعید بن مسیب "رضی اللہ عنہ" سے ھمیانی[1] کے بارے میں پوچھا جسے محرم پہنتا ہے انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

٣٦٦۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطاء بن السائب عن كثير بن جمهان قال: بينما عبدالله بن عمر رضي الله عنهما في المسعى و عليه ثوبان لون الهروي إذا عرض له رجل فقال: أتلبس هذين المصبوغين وأنت محرم؟ قال: إنما صبغنا بمدر. قال محمد: وبه ناخذ، لا نرى به بأسا لأنه ليس بطيب ولا زعفران، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عطاء بن سائب "رحمہ اللہ" نے کثیر بن جمہان "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر "رضی اللہ عنہ" سعی کے مقام پر تھے اور ان پر ایسے دو کپڑے تھے جن کا رنگ ہروی تھا (زرد رنگ کے تھے جو ہرات کے مقام کی طرف منسوب ہیں اور وہ خراسان کا ایک شہر ہے) ایک شخص سامنے آیا اور اس نے کہا آپ یہ رنگدار کپڑے پہنتے ہیں حالانکہ آپ محرم ہیں؟ فرمایا ہم نے سرخ مٹی سے رنگ لگایا ہے۔" (اس میں خوشبو نہیں)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کیونکہ یہ خوشبو بھی نہیں اور زعفران بھی' حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

٣٦٧۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه قال: سالت عبدالله بن عمر رضي الله عنهما عن طيب الرجل وهو محرم، قال لأن اصبح أنتضح قطرانا أحب إلى من أن أصبح أنتضح طيبا. قال محمد: وبه ناخذ، لا ينبغي للمحرم أن يتطيب بشئ من الطيب بعد الإحرام.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے ابراہیم بن محمد بن منتشر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر "رضی اللہ عنہما" سے محرم کے خوشبو لگانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھ سے تارکول کی بو آئے یہ اس سے بہتر ہے کہ مجھ سے خوشبو کی مہک آئے۔"

---

[1] جس میں رقم رکھی جاتی ہے آج کل بیلٹ کی صورت میں ہوتی ہے اس کو باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں محرم کے لئے مناسب نہیں (جائز نہیں) کہ وہ احرام کے بعد کسی قسم کی خوشبو لگائے۔"

باب ما يقتل المحرم من الدواب!

٣٦٨. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: يقتل المحرم الفارة، والحية، والكلب العقور، والحداة، والعقرب. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وما عدا عليك من السباع فقتلته فلا شيء عليك.

محرم کن کن جانوروں کو مار سکتا ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے نافع "رضی اللہ عنہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں!

محرم آدمی، چوہے، سانپ، باؤلے کتے، چیل اور بچھو کو مار سکتا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا قول ہے اور جو بھی درندہ تم پر حملہ آور ہو اور تم اسے قتل کر دو تو تم پر کوئی حرج نہیں۔"

٣٦٩. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا سالم الأفطس عن سعيد بن جبير قال صحبت ابن عمر رضي الله عنهما فبصر بحداة على دبرة بعيره، فأخذ القوس فرماها وهو محرم. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وما عدا عليك من السباع فقتلته فلا شئ عليك.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے سالم الافطس "رحمہ اللہ" نے بیان کیا اور وہ حضرت سعید بن جبیر "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہ" کا ہم سفر ہوا انہوں نے اونٹ کے پچھلے حصے پر چیل بیٹھی ہوئی دیکھی تو کمان لی اور اس پر تیر مار دیا حالانکہ آپ محرم تھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور جو درندہ تم پر حملہ آور ہو پس تم اسے قتل کر دو تو تم پر کچھ بھی لازم نہیں ہوگا۔"

باب تزويج المحرم! محرم کا نکاح کرنا!

٣٧٠. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم بن أبي الهيثم: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة بنت الحارث رضي الله عنها بعسفان وهو محرم. قال محمد: وبه نأخذ: لا نرى بذلك بأسا، ولكنه لا يقبل، ولا يلمس، ولا يباشر حتى يحل، وهو قول أبي حنيفة

marfat.com

رحمه الله تعالیٰ.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت الهيثم بن ابی الهيثم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت میمونہ بنت حارث "رضی اللہ عنہا" سے مقام عصفان میں نکاح کیا اور آپ محرم تھے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے لیکن نہ تو وہ بوسہ لے اور نہ (شہوت کے ساتھ) ہاتھ لگائے اور نہ اس کے ساتھ ہمبستر ہو جب تک احرام نہ کھولے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب بيع بيوت مكة و أجرها!

۳۷۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عبدالله بن أبي زياد عن ابن أبي نجيع عن عبدالله بن عمر و رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من أكل من أجور بيوت مكة شيئا فإنما يا كل نارا. و كان أبو حنيفة يكره أجور بيوتها في الموسم، وفي الرجل يعتمر ثم يرجع، فأما المقيم و المجاور فلا يرىٰ يأخذ ذٰلك منهم بأسا. قال محمد: و به نأخذ.

مکہ مکرمہ کے مکانات فروخت کرنا اور کرائے پر دینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، حضرت عبداللہ بن ابی زیاد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ ابن ابی نجیح "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمرو "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔

جس نے مکہ مکرمہ کے مکانات میں کچھ بھی بیچا وہ آگ کھاتا ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" موسم حج میں مکہ مکرمہ کے مکانات کا کرایہ لینا مکروہ جانتے تھے اسی طرح جو عمرہ کر کے واپس چلا جائے البتہ جو لوگ وہاں مقیم ہیں تو ان سے کرایہ لینے میں آپ کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں۔"

۳۷۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبدالله بن أبي زياد عن ابن أبي نجيح عن عبدالله بن عمر و رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: إن الله حرم مكه، فحرام بيع رباعها وأكل ثمنها. قال محمد: وبه نأخذ، لا ينبغي أن تباع الأرض، فأما البنآء فلاباس به.

---

[1] حضرت امام ابو یوسف، امام شافعی اور امام احمد "رحمہم اللہ" کے نزدیک مکہ مکرمہ کی زمین بیچنا اور کرایہ پر دینا جائز ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

marfat.com

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبردی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عبد اللہ بن ابی زیاد "رضی اللہ عنہ" نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی نجیح "رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا وہ حضرت عبد اللہ بن عمرو "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم (قابل احترام مقام) بنایا لہٰذا اس کے مکانات کو بیچنا اور ان کی قیمت کھانا حرام ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں یہ بیچنا مناسب نہیں لیکن عمارت بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔"

باب الإيمان! ایمان کا بیان!

۳۷۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبدالله بن أبي حبيبة قال: سمعت أبا الدرداء رضي الله عنه صاحب رسول الله صلى الله عليه سلم يقول: بينا أنا رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يا أبا الدرداء: من شهد أن لا إله الا الله واني رسول الله وجبت له الجنة، قال قلت له: وإن زنى وإن سرق؟ فسكت عني، ثم سار ساعة، ثم قال: من شهد أن لا إلا إلا الله واني رسول الله وجبت له الجنة، قلت وإن زنى وإن سرق؟ قال: وإن زنى وإن سرق، وإن رغم أنف أبي الدرداء. قال: فكاني أنظر إلى إصبع أبي الدرداء السبابة يومي بها إلى أرنبته.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبردی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عبد اللہ بن ابی حبیبہ "رضی اللہ عنہما" نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے صحابی رسول حضرت ابوالدرداء "رضی اللہ عنہ" سے سنا وہ فرماتے ہیں اس دوران کے میں سواری پر رسول اکرم ﷺ کے پیچھے تھا آپ نے فرمایا اے ابوالدرداء "رضی اللہ عنہ" جو شخص گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس کے لئے جنت واجب ہوگئی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اگر چہ زنا اور چوری کرے؟ تو آپ خاموش رہے پھر فرمایا جو شخص گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس کے لئے جنت واجب ہوگئی میں نے عرض کیا اگر چہ زنا اور چوری کرے؟ فرمایا اگر چہ زنا کرے اور اگر چہ چوری کرے اور اگر چہ ابودرداء کی ناک خاک آلود ہو' راوی فرماتے ہیں!

گویا میں حضرت ابودرداء "رضی اللہ عنہ کی شہادت والی انگلی کو دیکھ رہا ہوں آپ اس ناک کے کنارے کی طرف اشارہ کر رہے ہے۔"

۳۷۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عبدالكريم بن أبي المخارق عن طاؤس قال: جاء رجل إلى ابن عمر رضي الله عنهما فقال: يا أبا عبدالرحمٰن: أرايت هٰؤلاء الذين يسرقون أغلاقنا و يفتحون أبوابنا، أكفارهم؟ قال: لا، قال أرايت هٰؤلاء الذين يتاولون من القرآن، و

marfat.com

يشهدون علينا بالكفر، و يستحلون دمآئنا، أكفارهم؟ قال: لا فكيف إذا قال: لا حتّٰى يجعلوا مع اللّٰه شريكا مثنٰى مثنٰى. قال طاؤس: كأني أنظر إلٰى إصبع ابن عمر رضي الله عنهما وهو يحر كها.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عبدالکریم بن ابی المخارق "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت طاؤس "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" کے پاس آیا اور اس نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ نے ان لوگوں کو دیکھا یہ ہمارے تالے چوری کر لیتے ہیں اور ہمارے دروازے کھول دیتے ہیں کیا یہ کافر ہیں؟ فرمایا نہیں کیا تم نہیں دیکھتے وہ لوگ قرآن مجید کی تاویل کرتے ہیں اور ہمارے خلاف کفر کا فتویٰ دیتے ہیں اور ہمارے خون کو حلال جانتے ہیں کیا وہ کافر ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں تو کیسے ہوگا جب انہوں نے "لا" (نہیں) کہا۔ حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور دو شریک ٹھہرائیں۔" [1]

حضرت طاؤس "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں گویا میں حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" کی انگلی کو دیکھ رہا ہوں اور وہ اسے حرکت دے رہے ہیں۔

٣٧٥. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا علقمة بن مرثد عن ابن بريدة الأسلمي عن أبيه رضي الله عنه قال: كنا جلوسا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: اذهبوا بنا نعوذ جارنا هٰذا اليهودي، قال: فأتيناه، فقال: كيف أنت؟ و كيف؟ فسأله ثم قال: يا فلان: إشهد أن لا إلٰه إلا اللّٰه، وأني رسول اللّٰه، فنظر الرجل إلٰى ابيه و كان عند رأسه، فلم يرده عليه شيئا، فسكت، فقال: يا فلان: إشهد أن لا إلٰه الا اللّٰه، وأني رسول اللّٰه، فنظر الرجل إلٰى ابيه فلم يكلمه فسكت ثم قال يا فلان إشهد ان لا إلٰه الا اللّٰه وإني رسول اللّٰه فقال له أبوه: إشهد له فقال: أشهد أن لا إلٰه إلا اللّٰه، وأنک رسول اللّٰه، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الحمد للّٰه الذي أعتق بي نسمة من النار. قال محمد: وبه نأخذ، لا نرٰى بعيادة اليهودي والنصراني والمجوسي باسا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت علقمہ بن مرثد "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت ابن بریدہ اسلمی "رحمہ اللہ" سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا ہمیں لے جاؤ کہ

---

[1] کیونکہ گناہ کبیر کا مرتکب کافر نہیں ہوتا یہ اہل سنت کا عقیدہ ہے۔

marfat.com

ہم اپنے پڑوسی اس یہودی کی بیمار پرسی کریں فرماتے ہیں پس ہم اس کے پاس گئے تو آپ نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ مزید کیفیت پوچھی پھر فرمایا اے فلاں! گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے سرہانے تھا اس نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ خاموش رہا۔''

نبی اکرم ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا تو اس نے کوئی بات نہ کی بلکہ خاموش رہا۔''

آپ نے پھر فرمایا اے فلاں! گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس کا رسول ہوں۔ اب اس کے باپ نے کہا گواہی دو تو اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی حمد ہے جس نے ایک ذی روح کو میری وجہ سے جہنم سے آزاد کر دیا۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں، ہم کسی یہودی، عیسائی اور مجوسی کی بیمار پرسی میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔''[1]

۳۷۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا قيس بن مسلم الجدلي عن طارق بن شهاب الأحمسي قال: جاء يهودي إلى عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال أرأيت قوله: "سارعوا إلى مغفرة من ربكم و جنة عرضها السموات والأرض" فأين النار؟ قال عمر رضي الله عنه لأصحاب محمد صلى الله عليه وسلم: اجيبوه، فلم يكن عندهم فيها شئ، فقال عمر رضي الله عنه: أرأيت النهار إذا جاء أليس يملؤ السموات والأرض؟ قال: بلى، قال: فأين الليل؟ قال حيث شاء الله قال عمر والنار حيث شآء الله، فقال اليهودي: والذي نفسک بيده يا أمير المؤمنين إنها لفي كتاب الله المنزل كما قلت.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت قیس بن مسلم جدلی ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ طارق بن شہاب الاحمس ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک یہودی حضرت عمر بن خطاب ''رضی اللہ عنہ'' کے پاس آیا اور کہا قرآن مجید کی اس آیت کے حوالے سے بتائیں کہ جہنم کہاں ہے۔''

ارشاد خداوندی ہے!

سَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ. (پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۳۳)

[1] خصوصاً جب مقصد یہ ہو کہ وہ دین اسلام کی طرف آئے اور اسلام قبول کرے تو اس صورت میں یہ نہایت مستحسن اقدام ہے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

اپنے رب کی طرف سے بخشش کی جلدی کرو اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی تمام آسمان اور زمین ہے۔"

حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے صحابہ کرام سے فرمایا اسے جواب دو تو ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب دن آجاتا ہے تو آسمانوں اور زمین کو بھر نہیں لیتا؟ اس نے کہا ہاں ایسا ہی ہے فرمایا رات کہاں ہے؟ اس نے کہا جہاں اللہ تعالیٰ چاہے حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا جہنم بھی وہاں ہے جہاں اللہ تعالیٰ چاہے۔"

یہودی نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں آپ کی جان ہے اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب میں اسی طرح ہے۔ (شاید تورات مراد ہو)

۳۷۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: بينا أنا عند عطاء بن أبي رباح فسأله علقمة بن مرثد الحضرمي قال: إن بمصرنا قوما صالحين، يقولون: شهدنا إنا مؤمنون شهدنا إنا من أهل الجنة، قال: فقولوا: إنكم مؤمنون: ولا تقولوا: إنا من أهل الجنة، فو الله ما في السمآء ملك مقرب ولا من نبي مرسل ولا عبد صالح إلا الله عليه السبيل والحجة، أما ملك أطاع الله طاعة حسنة، فالله من عليه بتلك الطاعة فهو مقصر علىٰ شكرها، وأما نبي مرسل أو عبد صالح أذنب، فلله عليه السبيل والحجة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں اس دوران کے میں حضرت عطاء بن ابی رباح "رحمہ اللہ" کے پاس تھا تو حضرت علقمہ بن مرثد الحضرمی "رحمہ اللہ" نے ان سے سوال کرتے ہوئے کہا ہمارے شہر میں نیک لوگوں کی ایک جماعت ہے وہ کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم مومن ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم جنتی ہیں۔"

فرمایا یوں کہو ہم مومن ہیں اور یہ نہ کہو کہ ہم جنتی ہیں اللہ کی قسم! آسمان میں جو بھی مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا نیک بندہ ہے تو اللہ تعالیٰ کا اس سے سوال اور حجت ہوگی فرشتے نے اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح اطاعت کی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر اس اطاعت کے بدلے احسان کیا تو اس کے شکر ادا کرنے میں کمی ہے اور نبی مرسل یا نیک بندوں سے لغزش ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی ان سے پوچھ گچھ اور ان کے خلاف حجت و دلیل ہے۔" [1]

۳۷۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا عطاء بن أبي رباح عن عبدالله بن رواحة رضي الله عنه: أنه سمىٰ شاة من غنمه لرسول الله صلى الله عليه وسلم و أوصىٰ بها جارية له كانت في الغنم، وكان يتعاهدها و ينظر إليها كلما أتى الغنم، حتىٰ سمنت وصلحت، فجآء يوما ففقدها من الغنم، فسألها عنها، فقالت: ضاعت ولطم وجهها فلما سرى ذالک عند اتى

---

[1] یعنی انبیاء کرام ورسل عظام علیہم السلام سے خلاف کام ہو ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتا کیونکہ وہ معصوم ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

النبي صلى الله عليه وسلم فأخبره بالقصة فقال لم املک نفسی ان لطمتها قال: فأعظم ذٰلک النبي صلى الله عليه وسلم وقال: لعل ها مؤمنة، قال: يارسول الله: إنها سوداء، قال: إيت بها، فلما جاء بها قال لها النبي صلى الله عليه وسلم: أمؤمنة أنت؟ قالت: نعم، قال: فأين الله؟ قالت: في السمآء قال: من أنا؟ قالت: أنت رسول الله، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: هي مؤمنة، قال: فقال عبدالله بن رواحة رضي الله عنه: فهي حرة يارسول الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے عطاء بن ابی رباح ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ عبداللہ بن رواحہ ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ایک بکری رسول اکرم ﷺ کے لئے موٹی تازی کی اور اپنی اس لونڈی کو وصیت کی جو بکریوں کے سلسلے میں مقرر تھی وہ اس کا خیال رکھتے اور جب بھی بکریوں کے پاس جاتے اس کو دیکھتے۔''

حتیٰ کہ وہ موٹی ہوگئی اور ٹھیک ٹھاک ہوگئی ایک دن وہ تشریف لائے تو اسے گم پایا اس لونڈی سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا وہ ضائع ہوگئی انہوں نے اس کے چہرے پر تھپڑ مارا۔ جب غصہ ٹھنڈا ہوا تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ بتایا اور یہ بھی کہا کہ میں اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکا اور اسے تھپڑ مار دیا نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو بہت بڑا جرم قرار دیا اور فرمایا شاید وہ مومنہ ہو۔''

حضرت عبداللہ بن رواحہ ''رحمہ اللہ'' نے عرض کیا حضور! وہ سیاہ فام ہے۔'' (اس کے ایمان کا علم نہیں ہے)

آپ ﷺ نے فرمایا! اسے لاؤ جب وہ اس لونڈی کو لے کر حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تو مومنہ ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے پوچھا اللہ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا آسمان میں۔''

آپ ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ مومنہ ہے۔''

راوی فرماتے ہیں! حضرت عبداللہ بن رواحہ ''رضی اللہ عنہ'' نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ آزاد ہے۔'' (یعنی میں نے آزاد کر دیا)

باب الشفاعة!

شفاعت کا بیان!

۳۷۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: سألته عن قول الله: "ربما يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين" قال: يعذب الله قوما ممن كان يعبده ولا يعبد غيره، و قوما ممن كان يعبد غيره، ثم يجمعهم في النار فيعير الذين كانوا يعبدون غير الله الذين كانو يعبدونه، فيقولون: عذبنا لأنا عبدنا غيره، فما أغنت عنكم عبادتكم إياه وقد عذبتم معنا، فيأذن الرب تبارک و تعالیٰ للملئكة والنبيين، فيشفعون، فلايبقي في النار أحد ممن كان يعبده

marfat.com

إلا أخرجه، حتى يتطاول للشفاعة إبليس لعبادته الأولىٰ، قال: فيقول: "ربما يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں' حضرت حماد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میں نے ان سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کے بارے میں پوچھا!

رُبَمَا یَوَ دُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوا مُسْلِمِیْنَ (پ۱۴ الحجر۲)

بہت آرزوئیں کریں گے کافر کاش مسلمان ہوتے۔" (ترجمہ کنز الایمان)

تو حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو عذاب دے گا جو اس کی عبادت کرنے اور اس کے غیر کی پوجا نہ کرنے والوں میں سے ہوں گے اور اس قوم کو بھی (عذاب دے گا) جو اس کے غیر کی پوجا کرتے تھے پھر ان کو جہنم میں جمع کرے گا تو جو لوگ اللہ تعالیٰ کے غیر کی پوجا کرتے ہیں وہ ان کو عار دلائیں گے جو اس کی عبادت کرتے تھے اور کہیں گے ہمیں تو اس لئے عذاب ہوا کہ ہم نے غیر اللہ کی پوجا کی اور تمہیں اس کی عبادت نے کوئی فائدہ نہ دیا اور ہمارے ساتھ تمہیں بھی عذاب دیا گیا۔"

تو اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انبیاء کرام کو اجازت دے گا تو وہ شفاعت کریں گے اور جہنم میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا مگر اسے نکال لے گا حتیٰ کہ شیطان بھی اپنی سابقہ عبادت کی وجہ سے شفاعت کی طرف متوجہ ہوگا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ. (پ۱۴ الحجر۲)

۳۸۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ربعي بن حراش العبسي عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال: يدخل الجنة قوم منتنين قد امتحشتهم النار.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ربعی بن حراش العبسی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت حذیفہ بن یمان "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں وہ لوگ (بھی بالآخر) جنت میں جائیں گے' جن کے جسموں سے بدبو آئے گی اور آگ نے ان کے چمڑے اور گوشت کو جلا دیا ہوگا۔"

۳۸۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء عن عبدالله بن مسعود رضي الله تعالىٰ عنهما قال: يعذب الله قوما من أهل الايمان بذنوبهم، ثم يخرجهم بشفاعة محمد صلى الله عليه وسلم حتىٰ لا يبقىٰ في النار إلا من ذكر الله. "ما سلككم في سقر؟ قالوا: لم نك من المصلين، ولم نك نطعم المسكين، وكنا نخوض مع الخائضين، و

marfat.com

كنا نكذب بيوم الدين حتى أتانا اليقين، فما تنفعهم شفاعة الشافعين".

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت سلمہ بن کھیل سے وہ ابوالزعراء "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اہل ایمان میں سے ایک جماعت کو ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دے گا پھر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت سے ان کو نکالے گا حتیٰ کہ جہنم میں صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے آیت میں کیا۔

مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ٥ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ٥ وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ ٥ وَکُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ وَکُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ حَتّٰی اَتَانَا الْیَقِیْنُ ٥ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِیْنَ ٥ (پ ۲۹ المدثر ۴۲ تا ۴۸)

"تمہیں جہنم میں کونسی بات لے گئی؟ وہ کہیں گے ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور اہل باطل کے ساتھ باطل میں مشغول ہوتے تھے اور ہم قیامت کے دن کو جھٹلاتے تھے حتیٰ کہ ہمارے پاس موت آ گئی پس شفاعت کرنے والوں کی شفاعت نے ان کو کوئی نفع نہ دیا۔"

۳۸۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار. قال: و سألته عن هذه الآية: "ومن الليل فتهجد به نافلة لک عسى أن يبعثک ربک مقاما محمودا" قال: المقام المحمود الشفاعة. قال: يعذب الله قوما من أهل الإيمان بذنوبهم، ثم يخرجهم بشفاعة محمد صلى الله عليه وسلم فيؤتى بهم نهرا يقال له، الحيوان، فيغتسلون فيه غسل الشعارير، ثم يدخلون الجنة فيسمون الجهنميين، ثم يطلبون إلى الله فيذهب ذلک الاسم عنهم.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت عطیہ عوفی "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا! مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔"

جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم بنانا چاہیے۔"

فرماتے ہیں آپ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔

وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّکَ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ٥

(پ ۱۵ الاسراء ۷۹)

marfat.com

اور رات کے وقت تہجد کی نماز پڑھیں یہ آپ کے لئے (فرائض سے) زائد نماز ہے یقیناً آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔"

تو آپ نے فرمایا مقام محمود سے شفاعت مراد ہے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ اہل ایمان میں سے ایک جماعت کو ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دے گا۔"

پھر حضرت محمد ﷺ کی شفاعت سے ان کو نکالے گا اور ان کو ایک نہر پر لایا جائے گا جسے "حیوان" کہا جاتا ہے (یعنی آب حیات) اور ان کو چھوٹی ککڑیوں (خربوزہ) کی طرح غسل دیا جائے گا پھر جنت میں داخل کیا جائے گا تو ان کے جہنمیوں کے نام سے پکارا جائے گا (جہنمی کہا جائے گا) پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کریں تو پھر وہ ان سے اس نام کو لے جائے گا۔"[1]

۳۸۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن شداد بن عبدالرحمٰن عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه بمثل ذلك.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ شداد بن عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری "رضی اللہ عنہ" سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۸۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن يزيد بن صهيب (الذي يقال له: الفقير) عن جابر بن عبدالله الأنصاري رضي الله عنه قال: سألته عن الشفاعة، فقال: يعذب الله قوما من أهل الإيمان، ثم يخرجهم بشفاعة محمد صلى الله عليه وسلم. قال: قلت له: فأين قول الله: "يريدون أن يخرجوا من النار وماهم بخارجين منها ولهم عذاب مقيم"؟ فقال: هذه في الذين كفروا، إقرأ ما قبلها.

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت یزید بن صہیب "رحمہ اللہ" سے (جن کو فقیر کہا جاتا تھا) روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر "رضی اللہ عنہ" سے شفاعت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل ایمان میں سے ایک قوم کو عذاب دے گا پھر ان کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت سے نکالے گا حضرت صہیب "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہاں گیا۔"

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَاهُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ

(پ ٦ المائدہ ٣٧)

وہ جہنم سے نکلنا چاہیں گے لیکن وہ اس سے نکلنے والے نہیں اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے۔"

---

[1] جس طرح خربوزے کو لوگ دھو کر صاف کرتے ہیں ان کو بھی غسل دے کر صاف کیا جائے گا۔ ۱۲ ہزاروی

فرمایا یہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جو کافر ہیں اس سے پہلے کی آیت پڑھو۔"[1]

باب التصديق بالقدر! — تقدیر کی تصدیق!

۳۸۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أبو الزبير عن جابر بن عبدالله الأنصاري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: سأله سراقة بن مالك بن جعشم المدلجي رضي الله عنه فقال: يارسول الله، أخبرنا عن عمرتنا هذه، ألعامنا هذا أم للأبد؟ قال: للأبد، أخبرنا عن ديننا هذا كأنما خلقنا له، في أي شيئ العمل؟ في شيئ قد جرت به الاقلام، و ثبتت به المقادير؟ أم في شيئ نستأنف فيه العمل؟ قال: في شيئ قد جرت به الأقلام، و ثبتت به المقادير، قال: ففيم العمل يا رسول الله؟ فقال: إعملوا، فكل عامل ميسر، من كان من أهل الجنة يسر لعمل أهل الجنة ومن كان من أهل النار يسر لعمل أهل النار، ثم تلا هذه الآية: فأما من أعطى واتقى و صدق بالحسنى فسنيسره لليسرى، وأما من بخل واستغنى و كذب بالحسنى فسنيسره للعسرى".

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے ابوالزبیر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم المدلجی "رضی اللہ عنہ" نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہمارے اس عمرہ کے بارے میں ہمیں بتائیں کیا یہ اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا ہمیشہ کے لئے ہے پوچھا ہمارے دین کے بارے میں بتائیے گویا کہ ہم اس کے لئے پیدا کئے گئے تو عمل کی کیا ضرورت ہے گویا یہ ایسے کام کے بارے میں ہے جس کے ساتھ قلمیں جاری ہو چکی ہیں اور اس کے ساتھ تقدیر ثابت ہو چکی ہیں۔"

یا اس چیز میں ہے جس میں ہم عمل کا آغاز کریں گے فرمایا اس میں جس میں قلمیں چل چکی ہیں اور تقدیریں ثابت ہو چکی ہیں پوچھا یارسول اللہ ﷺ! پھر عمل کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا تم عمل کرو ہر عمل والے کے لئے عمل آسان کر دیا گیا جو آدمی اہل جنت ہے اسے اعمال جنت کے لئے آسانی دی گئی اور جو جہنمیوں میں سے ہے اس کے لئے اہل جہنم کے کام آسان ہیں پھر یہ آیت پڑھی۔"

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى۔ (پ ۳۰ الليل ۵ تا ۱۰)

---

[1] یعنی جو لوگ کافر نہیں ہیں وہ جہنم میں ہمیشہ نہیں رہیں گے ان کے بارے میں فرمایا وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ اور اس (شرک و کفر) کے علاوہ جو کچھ ہے وہ جس کے لئے چاہے بخش دے۔

marfat.com

تو وہ جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اور سب سے اچھی (ملت) کو سچ مانا تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے اور وہ جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور سب سے اچھی (ملت) کو جھٹلایا تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کریں گے۔"

۳۸۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن عبدالعزيز بن رفيع عن مصعب بن سعد بن أبي وقاص عن أبيه رضي الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: ما من نفس إلا قد كتب الله مدخلها و مخرجها وما هي لاقية، فقال رجل من الأنصار، ففيم العمل يارسول الله؟ قال: كل من كان من أهل الجنة يسر لعمل أهل الجنة، ومن كان من أهل النار يسر لعمل أهل النار، فقال الأنصاري الآن حق العمل.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت عبدالعزیز بن ربیع "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص "رحمہ اللہ" سے وہ اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص "رحمہ اللہ") سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کے داخل ہونے اور نکلنے کی جگہ اور جو کچھ اسے ملنے والا ہے (سب کچھ) لکھ دیا ہے انصار میں سے ایک شخص نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! پھر عمل کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا جو جنتی ہوگا اس کے لئے اہل جنت کے اعمال آسان کر دیئے گئے اور جو جہنمیوں میں سے ہے اس کے لئے جہنمیوں کے اعمال آسان کر دیئے گئے انصار نے کہا اب عمل ثابت ہو گیا۔"

۳۸۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا علقمة بن مرثد الحضرمي عن يحيى بن يعمر قال: بينا نحن في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ رأيت ابن عمر رضي الله عنهما قاعدا في جانبه، فقلت لصاحبي هل لک أن تأتي ابن عمر فتسأله عن القدر؟ فقال: نعم فقلت: دعني حتى أكون أنا الذي أسأله فإني أرفق به منک، فأتيناه فقعدنا إليه، فقلت له: يا أبا عبدالرحمٰن: إنا قوم نتقلب في هذه الأرضين، فربما قدمنا البلد به قوم يقولون: لا قدر، قال: أبلغوهم أني منهم بريء، وأني لو أجد أعوانا لجاهدتهم، قال: ثم أنشأ يحدثنا قال: بينا نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم في ناس من أصحابه، إذا أقبل شاب جميل حسن اللمة طيب الريح، عليه ثوب بيض فقال: السلام عليک يارسول الله: السلام عليكم، فرد النبي صلى الله عليه وسلم ورددنا، ثم قال: أدنو يارسول الله: فقال: أدنه، فدنا دنوة أو دنوتين، ثم قام موقرا له، ثم قال: أدنو يارسول الله فقال: أدنه، فدنا دنوة أو دنوتين، ثم قام موقرا له، ثم قال: أدنو يارسول الله: فقال أدنه فدنا دنوة أو دنوتين ثم قام موقرا له ثم قال أدنو يارسول الله فقال أدنه

marfat.com

حتی جلس، فالصق رکبتیه بر کبتي رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ثم قال: أخبرني عن الإیمان ما هو؟ قال: الإیمان باللّٰه وملائکته و کتبه ورسله والیوم الآخر والقدر خیره و شره من اللّٰه، قال: صدقت، فتعجبنا لقوله: صدقت، کأنه یعلم. قال: فأخبرني عن شرائع الإسلام ماهي؟ قال: إقام الصلوٰة وإیتاء الزکوٰة، وحج البیت، و صوم شهر رمضان، والاغتسال من الجنابة، قال: صدقت، فتعجبنا لقوله: صدقت، کأنه یعلم. قال: فأخبرني عن الإحسان ماهو؟ قال: تعمل للّٰه کأنک تراه، فإن لم تکن تراه فإنه یراک، قال: صدقت، فتعجبنا لقوله: صدقت، کأنه یعلم. قال: فأخبرني عن قیام الساعة متٰی هو؟ قال: ما المسؤل عنها بأعلم من السائل، قال صدقت، فتعجبنا لقوله: صدقت، فانصرف و نحن نراه، إذ قال النبي صلی اللّٰه علیه وسلم: علی بالرجل، فسرنا في اثره، فما ندري أین توجه؟ ولا رأینا منه شیئا، فذکرنا ذٰلک للنبي صلی اللّٰه علیه وسلم فقال: هٰذا جبریل، أتاکم یعلمکم معالم دینکم، ما أتاني في صورة قط إلا وأنا أعرفه فیها قبل هٰذه الصورة.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے علقمہ بن مرثد الحضرمی ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ یحییٰ بن یعمر ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں اس دوران کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی مسجد میں تھے تو میں نے اچانک دیکھا حضرت ابن عمر ''رضی اللہ عنہما'' اس کے ایک کنارے میں تشریف فرما ہیں میں نے اپنے ساتھی سے کہا کیا تم حضرت ابن عمر ''رضی اللہ عنہما'' کے پاس جا کر ان سے تقدیر کے بارے میں پوچھ سکتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! میں نے کہا رہنے دو میں خود جا کر ان سے پوچھتا ہوں تمہاری نسبت میرا ان سے زیادہ تعارف ہے پس ہم ان کے پاس آئے اور ان کے پاس بیٹھ گئے۔''

میں نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمٰن ''رحمہ اللہ''! ہم ایسی قوم ہیں کہ اس زمین پر سفر کرتے رہتے ہیں تو بعض اوقات ہم ایسے شہر میں جاتے ہیں جہاں ایک قوم تقدیر کا انکار کرنے والی ہوتی ہے۔''

انہوں نے فرمایا ان لوگوں سے کہہ دو کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں اور اگر مجھے مددگار (ساتھی) مل گئے تو میں ان کے خلاف جہاد کروں گا۔''

راوی فرماتے ہیں! پھر انہوں نے ہم سے بیان کرنا شروع کیا فرمایا ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس صحابہ کرام کی ایک جماعت میں تھے کہ اچانک ایک خوبصورت نوجوان آیا اس کی زلفیں بہت حسین تھیں اور خوشبو بھی اچھی تھی' اس نے سفید لباس پہن رکھا تھا'' اس نے کہا السلام علیک یارسول اللہ! ''السلام علیکم'' نبی اکرم ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور ہم نے بھی جواب دیا پھر کہا یارسول اللہ ﷺ! میں قریب ہو جاؤں؟ آپ نے فرمایا قریب ہو جاؤ تو وہ ایک یا دو قدم قریب ہوا پھر وہ رسول اکرم ﷺ کی تعظیم کرتے ہوئے کھڑا ہوا پھر پوچھا یارسول اللہ ﷺ!

marfat.com

میں قریب ہو جاؤں؟ حتیٰ کہ وہ بیٹھ گیا اور اس نے اپنے گھٹنوں کو رسول اکرم ﷺ کے گھٹنوں سے ملا دیا پھر کہا مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں کہ وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ تم اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے رسولوں آخرت کے دن اور تقدیر کے خیر و شر کی دل سے تصدیق کرو اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔''

ہمیں اس قول ''آپ نے سچ فرمایا'' پر تعجب ہوا گویا وہ جانتا ہے' اس نے کہا مجھے ارکان اسلام کے بارے میں بتائیے؟ آپ نے فرمایا نماز قائم کرنا' زکوۃ ادا کرنا' بیت اللہ شریف کا حج کرنا' ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور جنابت سے غسل کرنا۔''

اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور راوی فرماتے ہیں! ہمیں اس کی تصدیق پر تعجب ہوا گویا وہ جانتا ہے۔''

(پھر) اس نے کہا مجھے احسان کے بارے میں بتائیے کہ وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ کے لئے عمل کرو گویا اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے ہو تو وہ تمہیں دیکھتا ہے۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا ہمیں اس کی تصدیق پر تعجب ہوا گویا وہ جانتا ہے۔''

پھر اس نے کہا مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے کہ کب قائم ہوگی آپ نے فرمایا جس سے پوچھا گیا وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا[1] اس نے کہا آپ نے ٹھیک فرمایا ہمیں اس کے قول آپ نے سچ فرمایا پر تعجب ہوا وہ چلا گیا اور ہم اسے دیکھ رہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس شخص کو بلاؤ ہم اس کے پیچھے گئے لیکن ہمیں پتہ نہ چلا کہ وہ کدھر گیا ہے اور نہ ہم نے اس کی کوئی علامت پائی ہم نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا یہ جبرئیل (علیہ السلام) تھے جو تمہارے پاس آئے تھے وہ تمہیں تمہارے دین کے احکام سکھانے آئے تھے' اس صورت سے وہ پہلے جس صورت میں بھی آئے میں نے ان کو پہچان لیا۔''

۳۸۸. محمد قال: اخبرنا أبو حنيفة عن عبدالأعلىٰ التيمي عن أبيه عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه، قال: بينا هو يخطب الناس بالجابية اذ قال في خطبة: إن الله يضل من يشآء، و يهدي من يشآء، فقال قس من تلك القسوس: ما يقول أمير المؤمنين؟ قالوا: يقول: إن الله يضل من يشآء و يهدي من يشآء فقال: بر گشت، الله أعدل من أن يضل احدا، فبلغت عمر بن الخطاب رضي الله عنه مقالته فقال: كذبت، بل الله أضلك، والله لو لا عهدك لضربت عنقك.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت عمر بن خطاب ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ''رضی اللہ عنہ'' مقام جابیہ (دمشق کی ایک بستی) میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ آپ نے خطبہ میں فرمایا اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہے ہدایت

[1] بعض لوگ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ حضور ''علیہ الصلوۃ والسلام'' کو قیامت کا علم نہیں تھا حالانکہ یہ استدلال درست نہیں کیونکہ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھے علم نہیں بلکہ یہ بتایا کہ تم سے زیادہ نہیں جانتا اور جب آپ نے نشانیاں بتا دیں تو وقت کے بارے میں بھی بتا سکتے تھے لیکن حکمت خداوندی کے تحت اس کو مخفی رکھا گیا ہے۔ ۱۲ہزاروی

marfat.com

دیتا ہے۔"

تو وہاں علماء میں سے ایک عالم نے پوچھا امیر المومنین کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا وہ فرماتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اس نے کہا وہ پھر گیا اللہ تعالیٰ کسی کو گمراہ کرنے سے زیادہ عدل کرنے والا ہے حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" تک اس کی بات پہنچی تو آپ نے فرمایا تم نے جھوٹ کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں گمراہ کر دیا اگر تم سے معاہدہ نہ ہوتا تو میں تمہاری گردن مار دیتا۔"

٣٨٩۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا يزيد بن عبدالرحمٰن عن أبي واثلة أو ابن واثلة (شک محمد) عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما قال: تكون النطفة في الرحم أربعين يوما، ثم تكون علقة أربعين يوما، ثم تكون مضغة أربعين يوما، ثم ينشأ خلقه، فيقول: رب، أذكر وأنثى؟ شقي أو سعيد؟ وما رزقه؟ قال محمد: وبه نأخذ، الشقي من شقى في بطن أمه، والسعيد من وعظ بغيره.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے یزید بن عبدالرحمٰن "رحمہ اللہ" نے بیان کیا انہوں نے ابو واثلہ یا ابن واثلہ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کیا (حضرت امام محمد رحمہ اللہ کو شک ہے) وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مادہ منویہ رحم میں چالیس دن ٹھہرتا ہے پھر جما ہوا خون بن جاتا ہے پھر گوشت کا لوتھڑا ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی تخلیق فرماتا ہے پھر وہ (فرشتہ) کہتا ہے اے میرے رب! مذکر ہے یا مونث، بد بخت ہے یا نیک بخت؟ اور اس کا رزق کیا ہے؟

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بد بخت لکھا گیا ہے اور نیک بخت وہ ہے جس کو اس کے غیر سے نصیحت حاصل ہوتی ہے۔"

باب ما يحل للرجل الحر من التزويج!

٣٩٠۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا قيس بن مسلم الجدلي عن الحسن بن محمد بن علي بن أبي طالب رضي الله عنه في قال الله: "والمحصنات من النسآء إلا ما ملكت أيمانكم" قال: كان يقول: "فانكحوا ما طاب لكم من النسآء مثنٰى و ثلاث و رباع" قال: أحل لكم أربع، و حرمت عليكم أمهاتكم إلى آخر الآية، قال: حرمت عليكم المحصنات إلا ما ملكت أيمانكم بعد الأربع.

آزاد مرد کتنی بیویاں رکھ سکتا ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے فرمایا ہم سے قیس بن مسلم

marfat.com

الجد لی "رضی اللہ عنہ" نے بیان کیا وہ حضرت حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) سے اللہ عزوجل کے اس قول

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ (پ۵ النساء ۲۴)

اور بے خاوند عورتیں مگر جن لونڈیوں کے تم مالک بن جاؤ۔"

اور ارشاد خداوندی ہے!

فَانْکِحُوْا مَاطَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (پ۴ النساء ۳)

پس نکاح کرو ان عورتوں سے جو تمہیں پسند آئیں دو دو تین تین اور چار چار۔"

اور فرمایا حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّهٰتُکُمْ (پ۴ النساء ۲۳) آیت کے آخر تک (محرمات کا ذکر کیا) تو فرماتے ہیں تم اس پر چار عورتوں کے بعد وہ عورتیں حرام کر دی گئیں جو کسی کے نکاح میں البتہ لونڈیاں رکھ سکتے ہو۔" [1]

۳۹۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: إذا نكح الرجل الأمة على الحرة فنكاح الأمة فاسد، وإذا نكح الحرة على الأمة أمسكهما جميعا، و يقسم للحرة ليلتين، وللأمة ليلة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب کوئی شخص آزاد عورت کے بعد لونڈی سے نکاح کرے تو لونڈی کا نکاح فاسد ہو جائے گا اور جب لونڈی سے نکاح کے بعد آزاد عورت سے نکاح کرے تو دونوں کو رکھ لے اور آزاد عورت کے لئے دو راتیں اور لونڈی کے لئے ایک رات مقرر کرے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۹۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: للحر أن يتزوج أربع مملوكات و ثلثا واثنتين و واحدة قال محمد: وبه نأخذ له أن يتزوج من الإماء ما يتزوج من الحرائر، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں آزاد مرد چار لونڈیوں تین دو اور ایک لونڈی سے نکاح کر سکتا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کہ جتنی تعداد میں آزاد عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے اسی تعداد میں لونڈیوں سے بھی نکاح کر سکتا ہے۔"

[1] مطلب یہ ہے کہ نکاح صرف چار عورتوں سے ہو سکتا ہے اس سے زیادہ تعداد میں نہیں رکھ سکتے البتہ لونڈیاں رکھنے پر کوئی پابندی نہیں۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب ما يحل للعبد من التزويج!

٣٩٣. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: ليس للعبد أن يتزوج إلا حرتين أو مملوكتين. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

غلام کے لئے کتنی بیویاں رکھنا جائز ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غلام صرف دو آزاد عورتوں یا دو لونڈیوں سے نکاح کرسکتا ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

٣٩٤. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: لا يحل للعبد أن يتسرى، ولا يحل له فرج إلا بنكاح يزوجه مولاه. قال محمد: وبه نأخذ وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غلام کے لئے کسی کو لونڈی کے طور پر رکھنا جائز نہیں اور اس کے لئے کسی (عورت) سے جماع بھی جائز نہیں البتہ یہ کہ اس کا مالک اس کا نکاح کرے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

٣٩٥. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا اسماعيل بن امية المكى عن سعيد ابن أبي سعيد المقبرى عن ابن عمر رضي الله عنهما قال لا يحل فرج من المملكات إلا من ابتاع، أو وهب، أو تصدق، أو أعتق جاز، يعني بذلك المملوك. قال محمد: وبه نأخذ، يعني أن المملوك لا يحل له فرج إلا بنكاح، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے اسماعیل بن امیہ المکی ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا وہ حضرت سعید بن ابی سعید مقبری ''رحمہ اللہ'' سے اور حضرت ابن عمر ''رضی اللہ عنہما'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں لونڈیوں کی شرمگاہیں اسی کے لئے جائز ہیں جو ان کو خرید لے

marfat.com

یا لونڈی کو ہبہ کیا جائے یا صدقہ کیا جائے یا غلام کو آزاد کیا جائے تو وہ لونڈی سے جماع کر سکتا ہے۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ مملوک (غلام) کے لئے نکاح کے علاوہ جماع کرنا جائز نہیں، حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۹۶. محمد قال: اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: لا يصلح للعبد أن يتسرى، ثم تلى هذه الآية: "إلا على أزواجهم أو ما ملكت أيمانهم" فليست له بزوجة ولا ملك يمين، قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں غلام کسی کو لونڈی نہیں بنا سکتا پھر انہوں نے یہ آیت کریمہ پڑھی .الا علی ازواجھم او ما ملکت ایما نھم (سورۃ المومنون آیت ٦)

مگر جو ان کی بیویاں ہیں یا ان کی ملک میں ہوں تو اس کے لئے نہ یہ بیوی ہے اور نہ ہو لونڈی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۹۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في العبد: إذا زوجه مولاه فالطلاق بيد العبد، وإذا تزوج العبد بغير اذن مولاه فالطلاق بيد مولاه، و يأخذ من المرأة ما أخذت من عبده قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں اس غلام کے بارے میں کہ جب اس کا مالک اس کا نکاح کرے تو طلاق (اسی) غلام کے اختیار میں ہے اور جب غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو طلاق کا اختیار اس کے مالک کو ہوگا اور وہ عورت سے لے لے جو کچھ اس نے اس کے غلام سے لیا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۳۹۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا تزوج العبد بغير إذن مولاه فنكاحه فاسد، وإن أذن له بعد ما تزوج فنكاحه ثابت. قال محمد: وبه نأخذ وانما يعني بقوله إن أذن له بعد ما تزوج يقول: إن أجازما صنع فهو جائز، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

[1] جب تک وہ غلام ہے لونڈی سے جماع نہیں کر سکتا کیونکہ لونڈی سے جماع ملک کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کی اجازت صرف مالک کو ہے غلام (مملوک) تو خود کسی کی ملکیت میں ہے وہ لونڈی کا مالک کیسے ہو سکتا ہے ہاں آزاد کر دیا جائے تو پھر ہو سکتا ہے۔۱۲ہزاروی

marfat.com

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح فاسد ہے اور اگر وہ اسے نکاح کرنے کے بعد اجازت دے تو یہ ثابت ہو جائے گا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور نکاح کرنے کے بعد اجازت دینے کا مطلب یہ ہے کہ کہے جو کچھ غلام نے کہا وہ درست ہے تو جائز ہو جائے گا۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب الرجل يزوج أم ولده![1]

۳۹۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: ولد أم الولد من غير سيدها إذا ولدته وهي أم ولد بمنزلتها. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

کسی شخص کا اپنی ام ولد کو کسی کے نکاح میں دینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں۔"

ام ولد کی اس کے آقا کے علاوہ کسی سے اولاد جب وہ اسے جنے اور وہ ام ولد ہو تو وہ (حکم میں) اسی کی طرح ہے۔" (جو حکم ام ولد کا ہے وہی اسی کی اولاد کا ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت اماابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۰۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في الرجل يزوج أم ولده عبدا فتلد أولادا ثم يموت قال: هي حرة، و أولادها أحرار، وهي بالخيار، إن شاء ت كانت مع العبد، وإن شاء ت لم تكن. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ، ولها الخيار أيضا وإن كانت تحت حر.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی ام ولد کا نکاح کسی غلام سے کرے پھر اس عورت کے ہاں اولاد پیدا ہو پھر وہ شخص (مالک) مرجائے تو وہ عورت آزاد ہوگی اس کی

[1] جب کسی شخص کا بچہ اس کی لونڈی سے پیدا ہو تو اس لونڈی کو ام ولد کہتے ہیں۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

اولاد بھی آزاد ہوگی اور عورت کو اختیار حاصل ہوگا چاہے تو اس کے غلام کے ساتھ رہے اور چاہے تو نہ رہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے اور اگر وہ کسی آزاد کے نکاح میں ہو تب بھی اسے اختیار رہو گا۔''

باب الرجل يتزوج وبه العيب والمرأة!

۴۰۱۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن ابراهيم أنه قال في الرجل يتزوج وهو صحيح أو يتزوج وبه بلاء: لم تخير امرأته ولا أهلها، إنها امرأته ابدا، لا يجبر على طلاقها. قال: وإن تزوجها وهي هكذا فهي بتلك المنزلة. قال محمد: وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، وأما في قولنا فإن كانت المرأة بها العيب فالقول ما قال أبو حنيفة، وإن كان الرجل به العيب فكان عيبا يحتمل فالقول عندنا ما قاله أبو حنيفة رحمه الله تعالى، وإن كان عيبا لا يحتمل فهو بمنزلة المجبوب والعنين، تخير أمرأته، فإن شائت أقامت معه، وإن شاء ت فارقته.

عورت یا مرد نکاح کے وقت عیب دار ہوں!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو طلاق پر مجبور نہیں کیا جائے گا' حالت صحت میں نکاح کرتا ہے یا نکاح کرتے وقت اس میں کوئی خرابی ہے تو اس کی بیوی یا اس کے گھر والوں کو کوئی اختیار نہیں ہوگا وہ ہمیشہ کے لئے اس کی بیوی اور اس شخص کو طلاق پر مجبور نہیں کیا جائے گا' وہ فرماتے ہیں اگر نکاح کے وقت عورت کی یہ حالت ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔''

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

اور ہمارا یہ کہنا کہ عورت میں عیب ہو تو اس میں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا یہ قول معتبر ہے فرماتے ہیں اگر مرد میں عیب ہو اور وہ قابل برداشت ہو تو اس سلسلے میں ہمارے نزدیک حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کے قول پر عمل ہوگا اور اگر وہ عیب قابل برداشت نہ وہ تو وہ مجبوب اور عنین کی طرح ہے عورت کو اختیار ہوگا اگر چاہے تو اس کے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو علیحدگی اختیار کرلے۔''

۴۰۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في الرجل يتزوح المرأة وبها عيب أو داء: إنها امرأته، طلق أو أمسک: ولا تكون في هذا بمنزلة الإمآء أن يردها من عيب، وقال: أرايت لو كان بالرجل عيب أكان لها أن ترده؟ قال محمد: وبه نأخذ، لان الطلاق بيد الزوج،

marfat.com

إن شاء طلق، وإن شاء أمسک، الا ترى أنه لو وجدها رتقآء لم يكن له خيار، لأن الطلاق بيده، ولو وجدته مجبوبا كان لها الخيار، لأن الطلاق ليس بيدها و كذلک إذا وجدته مجنونا موسوسا يخاف عليها قتله، أو وجدته مجذوما منقطعا لا تقدر على الذنو منه وأشباه هذا من العيوب التي لا تحتمل فهذا أشد من العنين والمجبوب وقد جآء في العنين أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: انها تؤجل سنة ثم تخير، وجآء ايضا في الموسوس اثر عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه، أنه أجلها ثم خيرها، و كذلک العيوب التي لا تحتمل هي اشد من المجبوب والعنين.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی شخص ایسی عورت سے نکاح کرے جس میں کوئی عیب یا بیماری ہو تو وہ اس کی بیوی رہے گی چاہے طلاق دے چاہے روک لے یہ لونڈیوں کی طرح نہیں ہوگی کہ عیب کی وجہ سے واپس کردے۔''

اور فرماتے ہیں بتاؤ اگر مرد میں عیب ہو تو عورت کو اسے رد کرنے کا حق ہے؟

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ طلاق کا اختیار مرد کو حاصل ہوتا ہے چاہے تو طلاق دے اور چاہے تو روک لے کیا تم نہیں دیکھتے اگر وہ اسے یوں پائے کہ اس سے جماع ممکن نہ ہو تو مرد (رد کرنے کا) دکو اختیار نہیں ہوتا کیونکہ اس کو طلاق کا حق حاصل ہے اور اگر عورت اس کو مجبوب پائے تو (اس عورت) کو اختیار ہے کیونکہ اسے طلاق (دینے) کا اختیار نہیں ہے اس طرح جب عورت اپنے خاوند کو پاگل یا وسوسوں کا شکار پائے اور قتل کرنے کا خوف ہو یا وہ کوڑھ کا رہو یعنی عورت کے پاس جانے کے قابل نہ ہو یا اس قسم کا کوئی اور نا قابل برداشت عیب ہو تو یہ عنین اور مجبوب سے بھی زیادہ سخت ہو اور عنین کے بارے میں آیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ''رضی اللہ عنہ'' نے فرمایا اسے ایک سال کی مہلت دی جائے علاج وغیرہ کرائے پھر عورت کو اختیار ہو گا۔''

وسوسوں کے شکار آدمی کے بارے میں بھی حضرت عمر بن خطاب ''رضی اللہ عنہ'' سے مروی ہے کہ آپ نے اسے مہلت دی عورت کو اختیار دیا گیا اسی طرح وہ عیب جو نا قابل برداشت ہیں تو وہ شخص مجبوب اور عنین سے زیادہ سخت ہے۔''

۴۰۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنفية عن حماد عن إبراهيم في الرجل يتزوج المرأة فيجدها مجذومة أو برصآء قال هي امرأته، ان شاء طلق إن شآء أمسک. قال محمد: وبه ناخذ لأن الطلاق بيده.

marfat.com

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے پس اس کو کوڑھ کی مریضہ پائے یا برص (جسم پر سفید) داغ تو فرمایا وہ اس کی بیوی ہے چاہے اسے طلاق دے اور چاہے تو روک لے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ طلاق کا اختیار تو اسی (مرد) کو ہے۔"

باب مانهي عنه من التزويج واستيمار البكر!

۴۰۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة رحمه الله تعالى قال: حدثنا عبدالملك بن عمير عن رجل من أهل الشام عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: أتاه رجل فقال: يارسول الله أتزوج فلانة؟ فنهاه عنها، ثم أتاه ثلٰث مرات، فنهاه، ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: سوداء ولود أحب إلى من حسناء عاقر، إني مكاثر بكم الأمم، حتى أن السقط يظل محبنطئا يقال له: ادخل الجنة، فيقول لا، حتى يدخل أبواى.

جس نکاح سے منع کیا گیا اور کنواری لڑکی سے اجازت لینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے عبدالملک بن عمیر "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ شام کے ایک شخص سے اور وہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں فلاں عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں آپ نے اسے روک دیا پھر تین مرتبہ حاضر ہوا تو آپ نے اسے منع فرما دیا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سیاہ رنگ کی بچے جننے والی مجھے خوبصورت بانجھ کے مقابلے میں پسند ہے، بیشک میں باقی امتوں کے مقابلے میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا حتیٰ کہ نا تمام بچہ رک جائے گا اس سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ تو وہ کہے گا نہیں حتیٰ کہ میرے ماں باپ داخل ہوں۔" [1]

۴۰۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: لا تنكح البكر حتى تستامر، ورضائها سكوتها، وقال: وهي أعلم بنفسها، لعل بها عيبا لا يستطيع لها الرجال معه، قال محمد: وبه نأخذ، لا نرىٰ أن تتزوج البكر البالغة إلا بإذنها، زوجها والد أو غيره، ورضاها سكوتها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

[1] اس بات کی ترغیب ہے کہ ان عورتوں سے نکاح کیا جائے جن میں بچہ جننے کی صلاحیت ہے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کنواری عورت سے اس کی اجازت لئے بغیر نکاح نہ کیا جائے اور اس کی رضا اس کا خاموش رہنا ہے۔ وہ فرماتے ہیں وہ نفس کے بارے میں زیادہ جانتی ہے شاید اس میں کوئی عیب ہو جس کی وجہ سے مرد اس کا قرب اختیار نہ کر سکے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہمارے خیال میں کنواری بالغہ عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر جائز نہیں اس کا باپ نکاح کرلے یا کوئی دوسرا اس کی رضا اس کی خاموشی ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من تزوج ولم يفرض لها صداقها حتى مات!

۴۰۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما: أن رجلا أتاه، فسأله عن رجل تزوج امرأة ولم يفرض لها صداقا، ولم يدخل بها حتى مات، قال: ما بلغني في هذا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم شئ قال: فقل فيها برأيك، قال: أري لها الصداق كاملا، ولها الميراث، و عليها العدة. فقال رجل من جلسآئه قضيت والذي يحلف به بقضآء رسول الله صلى الله عليه وسلم في بروع بنت واشق الاشجعية، قال: ففرح عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما فرحة ما فرح قبلها مثلها، لموافقة رأيه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم. قال محمد: وبه نأخذ، لا يجب الميراث والعدة حتى يكون قبل ذلك صداق، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. قال محمد والرجل الذي قال لعبد الله بن مسعود رضي الله عنهما ما قال معقل بن يسار الأشجعي رضي الله عنه، و كان من أصحاب رسول الله صلى الله عليه سلم.

نکاح کے وقت مہر مقرر نہ ہوا اور پھر خاوند فوت ہو گیا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کے لئے مہر مقرر نہیں کیا اور جماع سے پہلے فوت ہو گیا انہوں نے فرمایا اس سلسلے میں رسول اکرم ﷺ کی طرف سے مجھے کوئی بات نہیں پہنچی اس نے کہا اپنی رائے سے فرمادیں آپ نے فرمایا میرے خیال میں اس کے لئے کامل مہر نہیں ہے البتہ اس کے لئے وراثت بھی ہے اور اس پر عدت بھی لازم ہے۔"

marfat.com

وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا اس ذات کی قسم جس کے نام سے قسم کھائی جاتی ہے آپ نے وہی فیصلہ فرمایا جو رسول اکرم ﷺ نے بروع بنت واشق الاشجعیہ "رضی اللہ عنہا" کے بارے میں فرمایا تھا۔" راوی فرماتے ہیں (اس پر) حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" اس قدر خوش ہوئے کہ اس سے پہلے کبھی اتنے خوش نہ ہوئے تھے کیونکہ ان کی رائے رسول اکرم ﷺ کے قول کے موافق ہوگئی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں، وراثت اور عدت اس وقت تک واجب نہیں ہوتی جب تک اس سے پہلے مہر واجب نہ ہو اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ" سے یہ گفتگو کرنے والے حضرت معقل بن یسار "رضی اللہ عنہ" ہیں اور وہ رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کرام "رضوان اللہ علیہم" میں سے ہیں۔"

باب من تزوج امرأة في عدتها ثم طلقها!

۴۰۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في الرجل يتزوج المرأة في عدتها ثم يطلقها قال: لا يقع عليها طلاقه، وإن قذفها لم يجلد ولم يلاعن. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

کسی عورت سے عدت کے دوران نکاح کرنا پھر اسے طلاق دے دینا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی عورت سے اس کی عدت کے دوران نکاح کر کے پھر اسے طلاق دے دیتا ہے آپ فرماتے ہیں اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی اور اگر وہ اس پر الزام لگائے تو اسے کوڑے نہیں لگائیں جائیں گے اور نہ لعان ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"[1]

۴۰۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في امرأة تزوجت في عدتها فولدت: إن ادعاه الأول فهو ولده، وإن نفاه الأول فادعاه الآخر فهو ولده، وإن شكافيه فهو ولدهما، يرثهما و يرثانه قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكنا نرىٰ إذا طلقها فتزوجها غيره في عدتها فدخل بها، فإن جاءت بولد ما بينها و بين سنتين منذ دخل بها الآخر وهو ابن الأول، وإن كان

[1] اس لئے کہ دوسرے آدمی کی عدت گزارنے والی عورت سے نکاح حرام ہے لہٰذا جب نکاح نہیں ہوا تو عدت بھی نہیں اور چونکہ نکاح شبہ بھی ہے لہٰذا قطعی طور پر زنا نہیں کہا جا سکتا اس لئے کوڑے نہیں لگیں گے اور لعان تب ہوتا ہے جب وہ اس کی بیوی ہوتی۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

لأكثر من سنتين فهو ابن الآخر، وكان أبو حنيفة يقول نحوا من ذلک في الطلاق البائن ایضا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" اس عورت کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو عدت کے دوران نکاح کرے اور اس کے ہاں بچہ پیدا ہو جائے اگر اس کا پہلا خاوند اس بچے کا دعویٰ کرے تو وہ اس کا ہوگا اور اگر وہ اس کی نفی کرے اور دوسرا خاوند دعویٰ کرے تو دوسرے کا ہوگا اور اگر دونوں شک کریں تو دونوں کا بچہ قرار پائے گا وہ ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اس کے وارث ہوں گے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے بلکہ ہمارے نزدیک جب ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور عدت کے دوران دوسرے آدمی نے اس سے نکاح کر کے جماع بھی کیا تو اگر وہ بچہ اس وقت سے لے کر دو سالوں کے اندر اندر پیدا ہوا تو پہلے خاوند کا ہوگا اور دو سال سے زیادہ مدت کے بعد پیدا ہو تو دوسرے خاوند کا ہوگا اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" طلاق بائن کے بارے میں بھی اسی قسم کی بات فرماتے ہیں۔

۴۰۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أنه قال في المرأة تتزوج في عدتها قال: يفرق بينها و بين زوجها الآخر، ولها الصداق منه بما استحل من فرجها، و تستكمل ما بقي من عدتها من الأول، و تعتد من الآخر عدة مستقلة، ثم يتزوجها الآخر إن شآء. قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ: إلا أنا نقول: تستكمل عدتها من الأول، و تحتسب بما مضىٰ من ذلک من عدة الآخر إلىٰ استكمالها عدة الأول، و تعتد ما بقي من عدة الآخر.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس عورت کے بارے میں جو عدت کے دوران نکاح کرے فرمایا اس کے اور اس کے خاوند کے درمیان تفریق کر دی جائے اور اس کے لئے مہر ہوگا کیونکہ اس شخص نے اس کی شرمگاہ کو اپنے لئے حلال کیا اور پہلے خاوند کی بقیہ عدت پوری کر کے دوسرے کی مستقل عدت گزارے پھر دوسرے سے نکاح کرے اگر چاہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں البتہ ہم کہتے ہیں کہ پہلے خاوند کی عدت مکمل کرے اور جس قدر وقت گزرا ہے اس کو پہلی عدت کی تکمیل میں شمار کر کے باقی کو دوسری عدت میں شمار کرے۔"

۴۱۰. محمد قال: أخبرنا سعيد بن أبي عروبة عن أبي معشر عن إبراهيم النخعي قال: إذا

marfat.com

دخلت عدة في عـدة كـانـت عدة واحدة. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. قال محمد: وبهذا نأخذ: وهو تفسير قولنا في الحديث الأول.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت سعید بن ابی عروبہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' انہوں نے ابومعشر "رحمہ اللہ" سے اور انہوں نے حضرت ابراہیم نخعی "رحمہ اللہ" سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں جب ایک عدت دوسری میں داخل ہو جائے تو وہ ایک ہی عدت ہوتی ہے۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور یہ پہلی حدیث میں ہمارے قول کی وضاحت ہے۔"

باب ما إذا أدخلت المرأتان كل واحدة منهما علىٰ زوج صاحبتها!

۴۱۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا أدخلت المرأتان كل واحدة منـهـمـا عـلـىٰ أخ زوجـهـا فوطئت كل واحدة منهما فإنه ترد كل واحد منهما إلىٰ زوجها، ولها الـصداق بما استحل من فرجها، ولا يقربها زوجها حتىٰ تنقضي عدتها. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

جب دو بہنیں بدل کر ایک دوسرے کے خاوند کے پاس چلی جائیں!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب دو عورتیں اپنے اپنے خاوند کے بھائی (دوسری کے خاوند) کے پاس چلی جائیں اور ان میں سے ہر ایک جماع بھی کرلے تو دونوں کو ان کے خاوندوں کی طرف لوٹایا جائے اور اس جماع کی وجہ سے مہر بھی لازم ہوگا اور جب تک عدت ختم نہ ہو خاوند اس کے قریب نہ جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من تزوج مختلعة أو مطلقة!

۴۱۲. مـحـمـد قـال: أخبـرنـا أبـو حـنيفة عن حماد عن إبراهيم: أن المولىٰ منها والمختلعة إن زوجهـا لا يـقـدر عـلىٰ أن يرجعها إلا بنكاح جديد، وإن ماتا لم يوارثا، لأن الطلاق بائن، ولكنه يطلق ما دامت في العدة، قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

marfat.com

خلع کرنے والی یا مطلقہ سے نکاح کرنا!

ترجمہ! امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ جس عورت سے ایلاء[1] کیا جائے یا خلع ہو جائے تو اس کا خاوند جب تک جدید نکاح نہ کرے رجوع نہیں کر سکتا اور اگر وہ مرجائیں تو ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں۔ (یعنی ان میں سے کوئی ایک مرجائے) کیونکہ یہ طلاق بائن ہے البتہ جب تک (عورت) عدت میں ہو اسے (مزید) طلاق دی جا سکتی ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۴۱۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا تزوج الرجل المختلعة، والمولى منها، والتي أعتقت في عدتها، ثم طلق قبل أن يدخل بها فلها الصداق. قال محمد: هذا قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى و كذلك قوله في كل امرأة كانت من رجل في عدة من نكاح جائز أو فاسد أو غير ذلك مثل عدة أم الولد، فيتزوجها في عدتها منه ثم يطلقها قبل أن يدخل بها تطليقة: فعليه الصداق كاملا، والتطليقة يملك فيها الرجعة عليها، والعدة مستقبلة من يوم طلقها. قال محمد: ولسنا نأخذ بهذا، ولكنه إذا طلقها قبل أن يدخل بها فلها عليه نصف الصداق، ولا رجعة له عليها، وتستكمل ما بقي من عدتها، وهو قول الحسن البصري، و عطاء بن أبي رباح، واهل الحجاز، و رواة بعضهم عن الشعبي.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص ایسی عورت سے نکاح کرے جس نے خلع کیا یا اس سے ایلاء کیا گیا یا اسے عدت کے دوران آزاد کیا گیا پھر جماع سے پہلے اسے طلاق دے تو اس کے لئے مہر ہوگا۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں یہ حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا قول ہے اسی طرح آپ نے فرمایا ہر وہ عورت جو کسی شخص سے نکاح صحیح یا فاسد کے بعد اس کی عدت میں ہو یا اس کے علاوہ کوئی صورت ہو مثلاً ام ولد کی عدت ہو اور عدت کے دوران اس سے نکاح کر کے جماع سے پہلے ایک طلاق دے دے' تو اس شخص پر پورا مہر لازم ہوگا اور اس طلاق میں رجوع کا مالک ہوگا اور طلاق والے دن سے مستقل عدت شروع ہوگی۔''

---

[1] جب کوئی شخص قسم کھائے کہ وہ اپنی بیوی سے جماع نہیں کرے گا تو اس قسم کو ایلاء کہا جاتا ہے ایسے شخص کا حکم یہ ہے کہ وہ قسم کھانے کے بعد چار مہینے کے اندر اندر رجوع کرے اور قسم کا کفارہ ادا کرے ورنہ عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اس بات کو اختیار نہیں کرتے لیکن جب وہ جماع سے پہلے طلاق دے تو اس پر نصف مہر لازم ہوگا وہ رجوع بھی نہیں کر سکے گا اور عورت باقی عدت کو مکمل کرے۔"

حضرت امام حسن بصری "رحمہ اللہ" حضرت عطاء بن ابی رباح "رحمہ اللہ" اور اہل حجاز کا یہی قول ہے ان میں بعض نے اسے حضرت امام شعبی "رحمہ اللہ" سے روایت کیا۔"

باب من تزوج اليهودية أو النصرانية أنها لا تحصن!

۴۱۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: لابأس بنكاح اليهودية والنصرانية على الحرة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

یہودی اور عیسائی عورت سے نکاح کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں آزاد عورت پر یہودی اور عیسائی عورت سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۱۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه أنه تزوج يهودية بالمدائن، فكتب إليه عمر بن الخطاب: أن خل سبيلها، فكتب إليه: أحرام هي يا أمير المؤمنين؟ فكتب إليه: أعظم عليک أن لا تضع كتابي حتىٰ تخلىٰ سبيلها، فإني أخاف أن يقتدي بک المسلمون، فيختاروا نسآء أهل الذمة لجمالهن، و كفىٰ بذٰلک فتنة لنسآء المسلمين، قال محمد: وبه نأخذ، لا نراه حراما، ولكنا نرىٰ أن يختار عليهن نسآء المسلمين، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت حذیفہ بن یمان "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مدائن میں یہودی عورت سے نکاح کیا تو حضرت عمر فاروق "رضی اللہ عنہ" نے ان کو لکھا کہ اسے چھوڑ دو انہوں نے آپ کی طرف لکھا کہ کیا یہ حرام ہے امیر المومنین! حضرت عمر فاروق "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" نے انہیں لکھا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ میرا خط رکھنے سے پہلے اس کو طلاق دے دو مجھے ڈر ہے کہ مسلمان تمہاری اقتدا کرتے ہوئے ذمی لوگوں کی عورتوں کو ان کے حسن و جمال کی وجہ سے اختیار کریں گے اور مسلمان عورتوں کے فتنہ کے لئے اتنی بات

marfat.com

ہی کافی ہے۔‘‘[1]

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں ہم اس عمل کو حرام نہیں سمجھتے لیکن ہم اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ان (ذمی عورتوں) پر مسلمان عورتوں کو ترجیح دی جائے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۴۱۶. محمد قال: أخبرنا ابو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم قال: لا يحصن المسلم باليهودية ولا بالنصرانية، ولا يحصن إلا بالحرة المسلمة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي ابو حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' نے حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مسلمان (مرد) یہودی اور عیسائی عورت (سے نکاح کی وجہ) سے محصن نہیں ہوتا اور وہ صرف مسلمان آزاد عورت کی وجہ سے محصن ہوتا ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب من تزوج في الشرک ثم أسلم!

۴۱۷. محمد قال: أخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الذي يتزوج في الشرک و يدخل بامرأته، ثم أسلم بعد ذلک ثم يزني: أنه لا يرجم حتیٰ يحصن بامرأة مسلمة. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

حالت شرک میں نکاح کرنے کے بعد اسلام لانا!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص حالت شرک میں نکاح کر کے جماع بھی کرے پھر اس کے بعد اسلام قبول کرے پھر زنا کا مرتکب ہو تو اسے رجم نہ کیا جائے حتیٰ کہ وہ مسلمان عورت سے (نکاح کر کے) محصن ہو۔''[2]

---

[1] جب مسلمان عورتوں کو چھوڑ کر اہل کتاب سے نکاح کیا جائے تو مسلمان عورتوں کے دلوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے اور ان کی طرف سے بغاوت کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے مسلمان عورتوں کو ترجیح دی جائے۔ ۱۲ ہزاروی

[2] جب نکاح صحیح کے بعد عورت سے ایک بار بھی جماع کرے تو یہ شخص محصن کہلاتا ہے اور اب اگر وہ زنا کا مرتکب ہو تو اس سے رجم کیا جانا کہلاتا ہے۔'' ۱۲ ہزاروی

marfat.com

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۱۸۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: إذا كانا يهوديين أو نصرانيين فاسلم الزوج فهما على نكاحهما، اسلمت المرأة أو لم تسلم، فإذا أسلمت المرأة عرض على الزوج الإسلام، فإن أسلم أمسكها بالنكاح الأول، وإن أبي أن يسلم فرق بينهما. فإن كانا مجوسيين فاسلم احدهما عرض على الآخر الإسلام، فإن أسلم كان على نكاحهما الأول، فإن أبي أن يسلم فرق بينهما. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب دو یہودی (مرد وعورت) ہو یا دو عیسائی (مرد وعورت) ہوں اور خاوند اسلام قبول کرے تو دونوں نکاح پر برقرار رہیں گے عورت اسلام قبول کرے یا نہ کرے اور اگر عورت اسلام قبول کر لے تو پہلے نکاح کے ساتھ برقرار رہیں گے اور اگر اسلام لانے سے انکار کرے تو ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے اور اگر دونوں مجوسی (ستارہ پرست) ہوں اور ان میں سے ایک اسلام قبول کر لے تو دونوں پہلے نکاح پر برقرار رہیں گے اور اگر اسلام قبول کرنے سے انکار کرے تو دونوں میں تفریق کر دی جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۱۹۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم أنه سئل عن اليهودي واليهودية يسلمان، أو النصراني والنصرانية، قال: هما على نكاحهما، لا يزيدهما الإسلام إلا خيرا. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں ان سے پوچھا گیا کہ یہودی مرد وعورت یا عیسائی مرد وعورت اسلام قبول کریں (تو کیا حکم ہے) فرمایا وہ پہلے نکاح پر برقرار رہیں گے اسلام تو بھلائی ہی بڑھاتا ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۲۰۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: إذا أسلم الرجل قبل أن يدخل بامرأته وهي مجوسية عرض عليها الإسلام، فإن أسلمت فهي امرأته، وان ابت أن تسلم فرق

marfat.com

بينهما، ولم يكن لها مهر، لأن الفرقة جآء ت من قبلها، وإذا أسلمت قبل زوجها ولم يدخل بها عرض على الزوج الإسلام، فإن أسلم فهي امرأته، وإن أبى فرق بينهما، و كانت تطليقة بائنا، و كان لها نصف الصداق. قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة إذا جآء ت الفرقة من قبل الزوج كان ذٰلک طلاقا و كان لها نصف الصداق، لأنه هو الذي أبى الإسلام، وإذا كانت المرأة هي التي أبت الإسلام فالفرقة من قبلها، فلا شئ لها من الصداق، وليست فرقتها بطلاق.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی مجوسیہ عورت سے جماع کرنے سے پہلے مسلمان ہو جائے تو اس عورت کو اسلام کی دعوت دی جائے اگر وہ اسلام قبول کرلے تو اس کی بیوی رہے گی اور اگر اسلام لانے سے انکار کردے تو دونوں کے درمیان تفریق کردی جائے اور اس کے لئے مہر نہیں ہوگا کیونکہ یہ جدائی عورت کی جانب سے آئی ہے اور جب وہ (عورت) خاوند سے پہلے اسلام قبول کرلے اور اس نے اس سے جماع بھی نہ کیا ہو تو خاوند کو اسلام کی دعوت دی جائے اگر وہ اسلام قبول کرلے تو یہ اس کی بیوی شمار ہوگی اور اگر وہ انکار کرے تو دونوں میں جدائی کردی جائے یہ طلاق بائن ہوگی اور عورت کے لئے آدھا مہر ہوگا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے کہ جب جدائی خاوند کی جانب سے ہو تو یہ طلاق ہوگی اور عورت کے لئے نصف مہر ہوگا کیونکہ اسی (خاوند) نے اسلام (لانے) سے انکار کیا ہے اور جب عورت اسلام (لانے) سے انکار کرے تو تفریق اس کی جانب سے ہوگی اور اسے مہر میں کچھ بھی نہیں ملے گا اور یہ تفریق طلاق نہیں ہوگی۔"

۴۲۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم قال: إذا جاء ت الفرقة من قبل الرجل فهي طلاق، وإذا جاء ت من قبل المرأة فليست بطلاق، فإن كان دخل بها فلها المهر كاملا، وإن لم يكن دخل بها فلا صداق لها إن كانت الفرقة من قبلها. قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، إلا في خصلة واحدة، فإن أبا حنيفة قال إذا ارتد الزوج عن الإسلام بانت المرأة منه، ولم يكن ذٰلک طلاقا، وأما في قولنا فهو طلاق وهو قول إبراهيم.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب تفریق مرد کی جانب سے ہو تو

marfat.com

یہ طلاق ہے اور جب عورت کی طرف سے ہو تو یہ طلاق نہیں ہے اور اگر جماع کرے تو پورا مہر ہوگا اور اگر جماع نہ کرے تو عورت کے لئے مہر نہیں ہوگا اگر جدائی کا باعث وہ (عورت) ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان تمام باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے البتہ امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" (ان میں سے) ایک بات کا انکار کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب خاوند اسلام سے پھر جائے (مرتد ہو جائے) تو عورت اس سے جدا ہو جائے گی اور طلاق نہیں ہوگی لیکن ہمارے نزدیک یہ طلاق ہے اور حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" کا یہی قول ہے۔"

باب الرجل يتزوج الأمة ثم يشتريها أو تعتق!

۴۲۲۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في الرجل يتزوج الأمة ثم يطلقها واحدة ثم يشتريها قال: يطأها، وإن أعتقها فله أن يتزوجها، وإن طلقها اثنتين ثم اشتراها فلا تحل له حتىٰ تنكح زوجا غيره. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو وقل أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ.

لونڈی سے نکاح کرنے کے بعد اسے خریدنا یا آزاد کرنا!

ترجمہ! حضرت امام "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی لونڈی سے نکاح کرتا ہے پھر اسے ایک طلاق دے کر خرید لیتا ہے تو وہ فرماتے ہیں وہ اس سے (بطور لونڈی) جماع کر سکتا ہے اور اگر آزاد کرے تو اس کے لئے اس سے نکاح کرنا جائز ہے اور گر دو طلاقیں دینے کے بعد خریدے تو جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے اس کے لئے حلال نہیں ہوگا۔" (حلالہ ضروری ہے)

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۲۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم إذا طلق الحر الأمة تحته فإنها تبين بتطليقتين وعدتها حيضتان إن كانت تحيض، فإن لم تكن تحيض فشهر و نصف، ولا تحل له حتىٰ تنكح زوجا غيره. وإن طلق العبد امرأته وهي حرة بانت منه بثلث منه، وعدتها ثلث حيض إن كانت تحيض، فإن لم فإن لم تكن تحيض فعدتها ثلثة أشهر. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، الطلاق بالنسآء، والعدة بالنسآء، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے

marfat.com

اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب آزاد آدمی اپنی بیوی کو جو کسی کی لونڈی ہے طلاق دے تو وہ دو طلاقوں سے جدا ہو جاتی ہے اور اس کی عدت دو حیض ہیں اگر اسے حیض آتا ہے اور اگر حیض نہ آتا ہو تو ڈیڑھ مہینہ عدت ہے اور جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے اس (پہلے خاوند کے لئے) حلال نہیں ہوگی اور اگر غلام اپنی بیوی کو طلاق دے اور وہ (عورت) آزاد ہو تو وہ تین طلاقوں سے بائن (جدا) ہوتی ہے اور اس کی عدت تین حیض ہیں اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت تین مہینے ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں طلاق (کی تعداد) اور عدت کا تعلق عورتوں سے ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۲۴۔ محمد قال أخبرنا إبراهيم بن يزيد المكي قال: سمعت عطاء بن أبي رباح يقول: قال علي ابن أبي طالب رضي الله عنه: الطلاق بالنسآء و العدة، فبهذا نأخذ، نقول: إذا كانت المرأة حرة فطلاقها ثلث تطليقات وعدتها ثلث حيض إن كان زوجها حرا أو عبدا: وإن كانت أمة فطلاقها اثنتان وعدتهما حيضتان إن كان زوجها حرا أو عبدا.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت ابراہیم بن یزید المکی "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عطا بن ابی رباح "رحمہ اللہ" سے سنا وہ فرماتے ہیں حضرت علی بن ابی طالب "رضی اللہ عنہ" نے فرمایا طلاق (کی تعداد) اور عدت کا تعلق عورتوں سے ہے۔"

ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب عورت آزاد ہو تو اس کی طلاق (طلاق مغلظہ) تین طلاقیں ہیں اور اس کی عدت تین حیض ہیں اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام ہو اور اگر عورت لونڈی ہو تو اس کی طلاق دو طلاقیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔ خاوند آزاد ہو یا غلام ہو۔"

۴۲۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم في الرجل يتزوج الأمة فتعتق قال: تخير فإن اختارت زوجها فهي امرأته، وإن اختارت نفسها فليس له عليها سبيل، وإن مات وقد اختارته فعدتها أربعة أشهر و عشرا، ولها الميراث، وإن مات وقد اختارت نفسها فعدتها ثلث حيض، ولا ميراث لها قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو کسی لونڈی سے نکاح کرتا ہے پھر لونڈی کو آزاد کر دیا جاتا ہے اس کو اختیار ہوگا اگر اپنے خاوند کو اختیار کرلے تو یہ اس کی بیوی ہے اور اگر اپنے آپ کو اختیار کرے تو اس شخص کا اس سے کوئی تعلق نہیں رہے گا۔"

اور اگر اس صورت میں جب اس نے خاوند کو اختیار کیا تھا خاوند مر جائے تو اس کی عدت چار مہینے دس

marfat.com

دن ہوگی اور اس (عورت) کو وراثت ملے گی اور اگر خاوند مر جائے جب کہ عورت نے اپنے آپ کو اختیار کیا ہو تو اس کی عدت تین حیض ہوں گے اور اسے وراثت نہیں ملے گی۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۲۶۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال: إذا أعتقت المملوكة ولها زوج خيرت، فإن اختارت زوجها فهما على نكاحهما، فإن كان دخل بها فلها الصداق لمولاها، وإن اختارت نفسها ولم يدخل بها فرق بينهما، ولم يكن لها صداق ولا لمولاها، لأن الفرقة جاء ت من قبلها، ولم تكن فرقتها طلاقا ولها أن تتزوج من يومها إن شاء ت. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب لونڈی کو آزاد کیا جائے اور اس کا خاوند ہو تو اسے (لونڈی کو) اختیار ہوگا اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو ان کا نکاح برقرار رہے گا اب اگر وہ اس سے جماع کر چکا ہے تو اس کے لئے مہر ہوگا جو اس کے آقا کو ملے گا اور اگر وہ اپنے آپ کو اختیار کرتی ہے اور اس نے اس سے جماع بھی نہیں کیا تو دونوں میں تفریق کر دی جائے اور اسے مہر نہیں ملے گا اور نہ ہی اس کے مالک کو ملے گا۔ کیونکہ یہ تفریق عورت کی جانب سے آئی ہے اور یہ طلاق نہیں ہے اور اس عورت کے لئے جائز ہے کہ اگر چاہے تو اسی دن نکاح کر لے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۲۷۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في الأمة يموت عنها زوجها فتعتق في عدتها: إنها تعتد عدة الأمة، ولا ترث، فإن طلقها تطليقتين ثم أعتقت اعتدت عدة الأمة، قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ جس لونڈی کا خاوند مر جائے پس وہ عدت کے دوران آزاد کر دی جائے تو وہ لونڈی والی عدت گزارے اور وہ وارث نہیں ہوگی اور اگر وہ اسے دو طلاقیں دے پھر اسے آزاد کیا جائے تو وہ لونڈی والی عدت گزارے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور

marfat.com

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۲۸. محمد واسد قالا: أخبرنا أبو حنيفة عن سلمة بن كهيل عن المستورد بن الأحنف عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما: أن رجلا أتاه فقال: إني تزوجت وليدة لعمي فولدت لي جارية، وإن عمي يريد بيعها، فقال: كذب، ليس له ذلک قال محمد: وبه نأخذ، ليس له أن يبيع، من ملک ذا رحم محرم فهو حر.

ترجمہ! حضرت محمد "رحمہ اللہ" اور حضرت اسد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت سلمہ...... "رحمہ اللہ" سے وہ مستورد بن احنف "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے اپنے چچا کی لونڈی سے نکاح کیا اور اس سے میرے لئے ایک بچی پیدا ہوئی اور میرا چچا اسے (اس بچی) کو فروخت کرنے کا ارادہ کرتا تو انہوں نے فرمایا وہ جھوٹ کہتا ہے اسے اس بات کا حق نہیں ہے۔" [1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں وہ اسے بیچ نہیں سکتا جو شخص کسی ذی رحم محرم کا مالک ہو تو وہ آزاد ہے۔"

۴۲۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا طلق الأمة زوجها طلاقا يملک الرجعة فاعتقت فعدتها عدة الحرة، وإن كان الزوج لا يملک الرجعة فعتقت فعدتها عدة الأمة. قال محمد: وبهذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کسی لونڈی کو اس کا خاوند ایسی طلاق دے جس میں رجوع کا مالک ہو۔ پھر وہ آزاد کردی جائے تو اس کی عدت آزاد عورت والی عدت ہے اور اگر خاوند رجوع کا مالک نہ ہو اور اسے آزاد کیا جائے تو اس کی عدت لونڈی والی عدت ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔

باب من تزوج ثم فجر أحدهما!

۴۳۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن علي أبي بن طالب رضي الله عنه قال: إذا تزوج الرجل المرأة ولم يدخل بها ثم زنى جلد وأمسک امرأته، وإن زنت هي ولم يدخل بها حتى يقام عليه الحد فرق بينهما. قال محمد: وأما في قول أبي حنيفة وما عليها

[1] اسے بیچنے کا اختیار اس لئے نہیں تھا کہ وہ اس شخص کی پوتی ہونے کی وجہ سے ذی رحم محرم ہے اور وہ خود بخود آزاد ہو گئی۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

العامة فهي امرأته على كل حال، إن شآء طلق وإن شاء امسک، وهو قولنا.

نکاح کے بعد میاں بیوی میں سے کوئی گناہ (زنا) کرے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت علی المرتضیٰ "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور (ابھی) اس سے جماع نہ کرے پھر زنا کرے تو اسے کوڑے لگائے جائیں اور وہ اپنی بیوی کو (اپنے پاس) روک سکتا ہے اور اگر وہ عورت زنا کرے اور مرد پر حد نافذ ہونے تک جماع بھی نہ ہوا ہو تو دونوں میں تفریق کردی جائے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" اور عام فقہاء کے نزدیک وہ ہر حال میں اس کی بیوی ہی رہے گی چاہے تو طلاق دے اور چاہے تو روک لے اور یہی ہمارا قول ہے۔"

۴۳۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: جاء رجل إلى علقمة بن قيس فقال: رجل فجر بامرأة، أله أن يتزوجها؟ قال: نعم، ثم تلا هذه الآية: "وهو الذي يقبل التوبة عن عباده و يعفو عن السيات و يعلم ما تفعلون" قال محمد: وبه ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک شخص حضرت علقمہ بن قیس "رضی اللہ عنہ" کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے پوچھا کہ ایک شخص نے کسی عورت سے زنا کیا تو کیا وہ اس سے نکاح کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔"

وَهُوَ الَّذِىْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْ عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ .

(پ ۲۵ شوریٰ ۲۵)

وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا اور ان کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب من تزوج المتعة! نکاحِ متعہ!

۴۳۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم عن ابن مسعود رضي الله عنهما في

marfat.com

متعة النسآء قال: إنما رخصت لأصحاب محمد صلى الله عليه وسلم في غزاة لهم شكوا إليه فيهما العزوبة، ثم نسختها آية النكاح والميراث والصداق.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابن مسعود "رضی اللہ عنہ" سے عورتوں کے ساتھ متعہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ایک غزوہ کے موقع پر جب صحابہ کرام نے عورتوں سے دوری کی شکایت کی تو حضور "علیہ الصلوٰۃ والسلام" نے ان کو اجازت دی پھر نکاح' میراث اور مہر کی آیت سے یہ حکم منسوخ ہو گیا۔"[1]

۴۳۳۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عام غزوة خيبر عن لحوم الحمر الأهلية، وعن متعة النسآء، وما كنا مسافحين.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت نافع "رحمہ اللہ" نے حضرت ابن عمر "رضی اللہ عنہما" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے سال گھریلو گدھوں کے گوشت اور عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا اور ہم مادہ منویہ کو ضائع کرنے والے نہیں تھے۔"

۴۳۴۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن محمد بن شهاب الزهري عن محمد بن عبيد الله عن سبرة الجهني رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهىٰ عن متعة النسآء يوم فتح مكة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ حضرت محمد بن شہاب زہری "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت محمد بن عبد اللہ "رحمہ اللہ" سے وہ حضرت سبرہ جہنی "رضی اللہ عنہ" سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فتح مکہ کے دن عورتوں سے متعہ کرنے سے منع فرمایا۔"

۴۳۵۔ محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا يونس عن ربيع بن سبرة الجهني عن أبيه رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله في متعة النسآء، قال محمد: وبهٰذا كله نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے یونس "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ ربیع بن سبرہ جہنی سے اور وہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے

---

[1] فتح خیبر سے پہلے متعہ حلال تھا پھر خیبر کے دن منع کر دیا گیا اس کے بعد فتح مکہ کے دن یعنی اوطاس کے دن اجازت دی گئی پھر تین دن بعد ہمیشہ کے لئے حرام کر دیا گیا متعہ یہ ہے کہ چند دنوں کے لئے کچھ رقم دے کر نکاح کر لیا جائے۔ اب یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہے۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

عورتوں کے متعہ کے بارے میں پہلی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب ما يحرم على الرجل من النكاح!

۴۳۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الحكم بن عتيبة عن عراک بن مالک أن أفلح بن أبي قعيس استاذن على عائشة رضي الله عنها فاحتجبت منه فقال: أتحتجبين مني وأنا عمک؟ قالت: من اين؟ قالت: أرضعت بلبن اخي. فلما دخل عليها النبي صلى الله عليه وسلم ذكرت ذلک له، فقال: يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب. قال محمد: وبهٰذا كله ناخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

مرد کے لئے کن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے!

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہم سے حکم بن عتیبہ "رحمہ اللہ" نے بیان کیا وہ حضرت عراک بن مالک "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت افلح بن ابی قعیس "رضی اللہ عنہ" حضرت عائشہ صدیقہ "رضی اللہ عنہا" کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان سے پردہ کیا انہوں نے کہا آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں اور میں آپ کا چچا ہوں ام المومنین نے پوچھا کس طرح فرمایا آپ نے میرے بھائی کی بیوی کا دودھ پیا ہے۔"

جب حضور "علیہ الصلوٰۃ والسلام" تشریف لائے تو انہوں نے آپ سے یہ واقعہ ذکر کیا آپ نے فرمایا رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔"[1]

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم ان سب باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۳۷. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا إبراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه عن مسروق قال: بيعوا جاريتي هٰذه، أما أني لم أصب منها إلا ما يحرمها على ابنى من لمس أو نظر. قال محمد: وبه ناخذ، إلا أنا لا نرى النظر شيئا إلا أن ينظر إلى الفرج بشهوة، فإن نظر

---

[1] بعض رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں لیکن رضاعت کے اعتبار سے حرام نہیں ہوتے مثلاً کسی شخص کے اپنے سگے بھائی کی سگی بہن سے نکاح حرام ہے جب کہ بھائی کی رضاعی بہن سے نکاح جائز ہے مثلاً زید کے بھائی عمرو کی سگی بہن ہے زید کا نکاح جائز نہیں کیونکہ وہ اس کی سگی بہن ہے لیکن عمرو کی رضاعی بہن زید کی بہن نہیں جب عمرو نے لڑکی کی ماں کا دودھ پیا ہو لہٰذا اس سے زید کا نکاح جائز ہوگا مزید تفصیل کتب فقہ میں دیکھیں۔۱۲ہزاروی

marfat.com

إليه بشهوة حرمت على أبيه وابنه، و حرمت عليه أمها و ابنتها، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں ہم سے ابراہیم بن محمد بن المنتشر "رحمہ اللہ" نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا اور وہ حضرت مسروق "رضی اللہ عنہ" سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا!

میری اس لونڈی کو بیچ دو میں نے اس سے وہ پایا جس کی وجہ سے یہ میرے بیٹے پر حرام ہے یعنی ہاتھ لگانا اور دیکھنا۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں البتہ ہمارے نزدیک محض دیکھنے سے حرام نہیں ہوتی جب تک شہوت کے ساتھ اس کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اگر اس کو شہوت ساتھ دیکھے گا تو اس کے باپ اور بیٹے پر حرام ہو جائے گی۔"

اور اس شخص پر اس عورت کی ماں اور بیٹی حرام ہو جائیں گی۔"

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

۴۳۸. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال: إذا قبل الرجل أم امرأته، أو لمسها من شهوة حرمت عليه امرأته. قال محمد: وبه نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کی ماں کو شہوت کے ساتھ بوسہ دے یا اس کو ہاتھ لگائے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے۔"

حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" کا بھی یہی قول ہے۔"

باب تزويج السكران! نشہ والے کا نکاح کرنا!

۴۳۹. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه قال في السكران يتزوج قال: يجوز عليه كل شئ صنعه، قال محمد: وبه نأخذ، إلا في خصلة واحدة، إذا ذهب عقله من السكر فارتد عن الإسلام، ثم صحا فذكر أن ذلك كان منه بغير عقل؛ قبل منه، ولم تبن منه إمرأته. وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی، وہ حضرت حماد "رحمہ اللہ" سے اور وہ حضرت ابراہیم "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نشے والے آدمی کے بارے میں جو شادی کر

marfat.com

لیتا ہے فرمایا اس کا ہر عمل جائز ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں البتہ ایک بات کو اختیار نہیں کرتے وہ یہ کہ اگر نشے کی وجہ سے اس کی عقل زائل ہو جائے پھر وہ اسلام سے پھر جائے (مرتد ہو جائے) پھر ٹھیک ہونے پر کہے یہ بات اس سے سمجھے بغیرہ صادر ہوئی تھی تو اس کی بات قبول کی جائے گی اور اس کی بیوی اس سے جدا نہیں ہوگی۔''

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب من تزوج امرأة فلم يجدها عذراء!

۴۴۰. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن الهيثم بن أبي الهيثم عن عائشة رضي الله عنها: أنها تزوجت مولاة لها رجلا فلم يجدها عذراء، فخرج الرجل لذٰلک حزينا شديد الحزن، حتیٰ عرف ذٰلک في وجهه، فرفع ذٰلک إلیٰ عائشة رضي الله عنها فقالت: وما يحزنه؟ إن العذرة ليذفعها الحيض، والإصبع، والوضوء والوثبة.

کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اسے کنواری نہ پائے!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت ہیثم بن ابی ہیثم ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت عائشہ ''رضی اللہ عنہا'' سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی ایک لونڈی کسی شخص کے نکاح میں آئیں تو اس نے اسے کنواری نہ پایا (پردہ بکارت زائل تھا یہ مطلب نہیں کہ شادی شدہ تھیں) وہ شخص اس پر نہایت غمگین ہوا اور باہر آیا حتیٰ کہ یہ غم اس کے چہرے پر ظاہر ہو رہا تھا یہ بات حضرت عائشہ ''رضی اللہ عنہا'' کو بتائی گئی تو انہوں نے فرمایا وہ کیوں غمگین ہوتا ہے بکارت حیض' انگلی' عضو اور اچھل کود سے بھی زائل ہو جاتی ہے۔''[1]

۴۴۱. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن أبراهيم أنه قال: إذا قال الرجل لامرأة قد تزوجها: لم أجدها عذراء فلا حد عليه، قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله.

ترجمہ! امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی کے بارے میں کہے کہ میں نے اسے کنواری نہیں پایا تو اس پر حد نافذ نہیں ہوگی۔''[2]

---

[1] عورت کی شرمگاہ میں ایک باریک پردہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ پاکیزہ (کنواری) کہلاتی ہے اور وہ پردہ ان امور سے بھی زائل ہو سکتا ہے جن کا اس حدیث میں ذکر کیا گیا۔

[2] اگر کوئی آدمی کسی عورت پر زنا کا الزام لگائے اور ثابت نہ کر سکے تو اس پر حد قذف واجب ہوتی ہے چونکہ اس نے یہ کہا کہ میں نے اسے کنواری نہیں پایا اور اس کا مطلب یہ ہے کہ پردہ بکارت زائل ہو گیا زنا کا الزام نہیں لگایا لہٰذا حد قذف نہیں ہوگی۔ ۱۲ ہزاروی

marfat.com

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

باب تزويج الأكفآء و حق الزوج علىٰ زوجته!

۴۴۲. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن رجل عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه قال: لأمنعن فروج ذوات الأحساب إلا من الأكفآء. قال محمد: وبهٰذا نأخذ، إذا تزوجت المرأة غير كفوء فرفعها وليها إلى الإمام فرق بينهما، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

کفو میں نکاح کرنا اور خاوند کا بیوی پر حق!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ حضرت عمر بن خطاب ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں حسب ونسب والی عورتوں کو ان کے کفو (ہم پلہ) کے علاوہ نکاح کرنے سے ضرور منع کروں گا۔''[1]

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جب کوئی عورت غیر کفو میں نکاح کرے پھر اس کا ولی امام (عدالت) کے پاس مقدمہ لے جائے تو وہ ان میں تفریق کردے۔''
حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔''

۴۴۳. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا الحكم بن زياد، يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم: أن امرأة خطبت إلىٰ أبيها، فقالت: ما أنا بمتزوجة حتىٰ ألقى النبي صلى الله عليه وسلم فأسأله ما حق الزوج علىٰ زوجته؟ فأتته فقالت يارسول الله ما حق الزوج علىٰ زوجته؟ قال: إن خرجت من بيتها بغير إذن منه لم يزل الله يلعنها والملائكة، والروح الأمين، و خزنة الرحمة، وخزنة العذاب حتىٰ ترجع، قالت: يارسول الله وما حق الزوج علىٰ زوجته؟ قال: إن سألها عن نفسها وهي علىٰ ظهر قتب لم يكن لها أن تمنعه، قالت: يارسول الله: ما حق الزوج علىٰ زوجته؟ قال: إن غضب فلترضه، فقال رجل من القوم: وان كان ظالما؟ قال نعم وان كان ظالما قالت: ما أنا بمتزوجة بعد ما أسمع.

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی' وہ فرماتے ہیں ہم سے حکم بن زیاد ''رحمہ اللہ'' نے بیان کیا اور وہ حضور ''علیہ الصلوۃ والسلام'' سے مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں (آپ نے

---

[1] عورت کا نکاح ہم پلہ میں کیا جائے تو یہ کفو میں نکاح کہلاتا ہے اگر کوئی عورت غیر کفو میں خود نکاح کر لے اور اس کے خاندان والے اپنی توہین سمجھیں تو نکاح کو فسخ کرا سکتے ہیں۔

marfat.com

فرمایا) ایک عورت کے باپ کو منگنی کا پیغام ملا تو اس نے کہا میں اس وقت تک نکاح نہیں کروں گی جب تک حضور "علیہ الصلوٰۃ والسلام" سے ملاقات کر کے آپ سے پوچھ نہ لوں کہ خاوند کا بیوی کے ذمہ کیا حق ہے۔"

چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! خاوند کا بیوی کے ذمہ کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! اگر وہ اس کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے تو اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے جبریل امین رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے اس پر واپسی تک مسلسل لعنت بھیجتے ہیں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! خاوند کا عورت پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا اگر وہ اس کا قرب چاہے اور وہ (اونٹ کی پیٹھ پر) کجاوے میں ہو تو اسے روکنے کا حق نہیں (اس نے پھر) پوچھا' یا رسول اللہ ﷺ! خاوند کا بیوی پہ کیا حق ہے؟ فرمایا اگر وہ ناراض ہو جائے تو اسے راضی کرے۔"

حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا اگر چہ ظالم ہو؟ فرمایا ہاں اگر چہ ظالم ہو اس عورت نے کہا یہ بات سننے کے بعد اب بھی نکاح نہیں کروں گی۔"[1]

۴۴۴. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا أيوب بن عائذ الطائي عن مجاهد قال: أتت امرأة النبي صلى الله عليه وسلم معها ابن رضيع وابن هي آخذته بيده وهي حبلى، فلم تسأله شيئا إلا أعطاها إياه رحمة لها، فلما أدبرت قال: حاملات والدات مرضعات رحيمات باولادهن، لو لا ما يأتين على أزواجهن دخلت مصلياتهن الجنة.

ترجمہ! حضرت امام محمد "رحمہ اللہ" فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابو حنیفہ "رحمہ اللہ" نے خبر دی وہ فرماتے ہیں ہمیں ایوب بن عائذ الطائی "رحمہ اللہ" نے حضرت مجاہد "رحمہ اللہ" سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ایک عورت' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ساتھ ایک دودھ پیتا بچہ تھا ایک بچے کا اس نے ہاتھ پکڑ رکھا تھا اور وہ حاملہ بھی تھی اس نے حضور "علیہ الصلوٰۃ والسلام" سے کچھ بھی نہ مانگا بلکہ آپ نے خود ہی اس پر رحم کھاتے ہوئے اسے عطا فرمایا جب وہ چلی گئی تو آپ نے فرمایا۔"

حاملہ عورتیں، دودھ پلانے والی مائیں اپنی اولاد پر رحم کرنے والی نہیں اگر یہ اپنے خاوند کی نافرمانی نہ کرتیں تو ان میں نمازی (مسلمان) عورتیں جنت میں جاتیں۔

باب من تزوج امرأة نعى إليها زوجها!

۴۴۵. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة قال: حدثنا حماد عن إبراهيم عن عمر بن الخطاب رضي

---

[1] اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ عورت خاوند کے حقوق سن کر گھبرا گئی کہ شاید یہ حقوق ادا نہ کر سکوں یہاں یہ بات بھی یاد رکھنا ضروری ہے جس طرح عورت کے ذمہ خاوند کے حقوق ہیں اس طرح خاوند کے ذمہ بیوی کے حقوق بھی ہیں قرآن مجید میں ہے ولھن مثل الذی علیھن با المعروف (ان عورتوں کے لئے اس کی مثل ہے جوان کے ذمہ ہے معروف طریقے سے) ۱۲ ہزاروی۔

marfat.com

الله عنه في الرجل ينعى إلى امرأته فتتزوج ثم يقدم الأول قال: يخير الأول، فإن شآء امرأته، وإن شآء الصداق قال أبو حنيفة: هي إمرأة الأول على كل حال. وقال محمد: وبلغنا نحو ذلک عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه فيه، وبه نأخذ.

جس عورت کے خاوند کے فوت ہونے کی اطلاع آئے اس سے نکاح کرنا!

ترجمہ! حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ حضرت عمر بن خطاب ''رضی اللہ عنہ'' سے روایت کرتے ہیں کہ کسی عورت کے پاس اس کے خاوند کے فوت ہونے کی اطلاع آئے اور وہ (دوسری جگہ) نکاح کرلے پھر پہلا خاوند آجائے پس اگر وہ چاہے تو یہ اس کی بیوی ہے اور اگر چاہے تو مہر (واپس) لے لے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں یہ عورت ہر حالت میں پہلے خاوند کی بیوی ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہمیں حضرت علی المرتضیٰ ''رضی اللہ عنہ'' کی طرف سے بھی اس قسم کی بات پہنچی ہے اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔''

۴۴۶. محمد قال: أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم في المرأة تفقد زوجها قال: بلغني الذي ذكر الناس أربع سنين، والتربص أحب إلي. قال محمد: وبهذا نأخذ، وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى.

ترجمہ! امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں! ہمیں حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' نے خبر دی، وہ حضرت حماد ''رحمہ اللہ'' سے اور وہ حضرت ابراہیم ''رحمہ اللہ'' سے روایت کرتے ہیں اس عورت کے بارے میں جس کا خاوند گم ہو جائے آپ فرماتے ہیں مجھے جو بات پہنچی ہے اور جس کا لوگ ذکر کرتے ہیں اور وہ چار سال کا عرصہ ہے اور انتظار مجھے زیادہ پسند ہے۔''

حضرت امام محمد ''رحمہ اللہ'' فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور

حضرت امام ابوحنیفہ ''رحمہ اللہ'' کا بھی یہی قول ہے۔ (چار سال کا قول حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے منقول ہے)

۴۴۷. وكذلک بلغنا عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أنه قال في المفقود زوجها: إنها امرأة ابتليت، فلتصبر حتٰى يأتيها وفاته أو طلاقه.

ترجمہ! طرح ہمیں حضرت علی بن ابی طالب ''رضی اللہ عنہ'' سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے اس عورت کے بارے میں جس کا خاوند گم ہو جائے فرمایا یہ ایسی عورت ہے جو آزمائش میں ڈالی گئی پس اسے صبر کرنا چاہے حتیٰ کہ اس (خاوند) کی موت کی خبر آجائے یا طلاق (کی اطلاع) آئے۔''

marfat.com